پیر حسام الدین امیراکدل کشمیر

دی کشمیر ناول ایجنسی

نام   مصنف

نمبر کتاب   قیمت

پروپرائٹر

پیر حسام الدین جنرل مرچنٹ امیراکدل کشمیر

ناول

ہشو

مصنفہ

پنڈت رتن ناتھ در مصنف فسانہ آزاد - کڑم دھم

پی کہاں وغیرہ وغیرہ واسطے یادگار بقاء نام مصنف مرحوم

سید محمد اطہر علی نگینوی نے

منشی محمد علی کے اہتمام سے

فضل احمد محمدی پریس باغ مہا نرائن لکھنؤ میں چھپوایا

۵ جز قیمت ۱۲/

خوبصورتی اجسام و صلاح طاقت دماغ

حاصل کرنے کو استعمال کرو

آتنک نگرہ گولیان

ناتوان - پریشان اور بات کی بات مین تکان شدہ اور طرح طرح کے ہزارہا امراض اُٹھائے ہوئے اشخاص کو آتنک نگرہ گولیون کے استعمال سے نیا تازہ خون بھر آیا - اور قوت حاصل ہوئی - اور جسم کی پیدایش اور دماغی پر جو اس طاقت نمودار ہوئی - ۳۲ گولیون سے معمولی ڈبیہ سولہ روز چلتی ہی - اور قیمت اس کی صرف ایک روپیہ ہی - اس حساب سے ماہانہ صرف دو روپے کے خرچ سے لاکھون روپئے صرف کرکے کسی اور ذریعہ سے عمدہ زندگی ملنا دشوار ہی -

یاد رکھو آتنک نگرہ گولیان از حد طاقت بخش عمدہ اور مجرب ہین اور ان کی عمدگی کا اس وقت تمام دنیا مین شہرہ ہو رہا ہی منگوا کر تجربہ فرمالین -

المشتہر

ویدشاستری منی شنکر گوبندجی آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاوار

ایجنٹ اندر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ -

پہلا دورہ

بے تکی ہانک

ہوے ہے کچھ غرض ہے نہ حاجت ہے تاڑ کی
ساقی کو جھونک دونگا میں بھٹی میں بھاڑ کی
ہات تیرے پینے والے کی دُم میں
پُرانی بھٹی کا زنگ لگا ہوا بھبکا۔
او گیدی ہات تیرے شرابخوار کی دُم
مین میان اکو سنجارا عطار کی قرنبیق۔
او گیدی ہات تیرے متوالے کی پگڑی کے
دونون سرون مین کٹھپتلی کا ناچ —
تاک دھنا دھن تاک دھنا دھن۔ ہات
تیرے کی اور لے گا۔؟ ابے تم لوگون کے
ہم ویسے ہی دشمن ہین جیسے مور سانپ
کا۔ کتا بلی کا۔ گینڈا ہاتھی کا۔ گینڈے نے
ہاتھی کو دیکھا اور زنجیر توڑا کے
دوڑا اور سینگ مارا اور ہاتھی کا
پیٹ چاک کر ڈالا۔ ہات
تیرے کی۔ اور لے گا میان
ستونا صاحب کجلی بن کے
مہاراجہ سب نے اچھلے جاتے ہین
مگر دشمن سے نہین چلتی۔ سانپ
کے نام سے لوگ کانپ کانپ
اُٹھتے ہین۔ یہان تک کہ عورتین
رات کو سانپ کا نام نہین
لیتین۔ کوئی ماموں جی کہتی ہے
کوئی رسی۔ گر مور نے پکڑا
اور جھوڑا اور نگل گیا۔ ہات تیرے
کی۔ اور لے گا۔ بلی ظلمی جنور مشہور
ہے۔ باگ کی موسی۔ شیر کی خالہ۔
مگر کتے نے جہان دبوچا بلی مع میاؤن
کے غائب غلہ۔ ہات تیرے کی۔
اور لے گا۔

اسی طرح ہم جانی دشمن تم
لوگون کے ہین۔ بس چلے تو کچا ہی
کھا جائین کبھی نہ چھوڑین۔ اور
کبھی چھوڑنے لگے جی۔ نہ پیو تو
ہم کاہیکو بولین غرض ما۔ مگر یہہ
ممکن نہین کہ پیو اور ہم چھوڑ دین
یہ تو سیکھا ہی نہین یہان۔ پینے
کے نام پر تین حرف۔ ل۔ ع۔ ن

ہین اوسنے ہنسکے جواب دیا اری شمری
آج گھرے ہین ایک لالہ ہین نراین داس
وہ دو سو بوتل ایک دم سے بیچ ڈالتے ہین
چٹھی لیے انکے گھر جاتا ہون ایک بوتل نارنگی
کی لا رکھنا اور کلیجی بھی کلواری کھلنے سے
لبھتی آنا اور چٹنی خوب چٹپٹی بنا رکھنا
بی بی کی بھی بلیھین کہا گئین یا تو جون کی
طرح رینگتی ہوئی چلتی تھی یا اب تن کے
سینہ ابھار کے چلنے لگین دفعہ بوتل والے
کا نفرے اوجھل ہونا تھا کہ لالہ جوتی پرشاد
صاحب متخلص بہ مشتو صراف کی دوکان سے
اوٹھے اور بوتل کے جھبے کے پاس جاکر
ایک بوتل اوٹھائی اور اوس کا لیبل پڑھا
پلسنر بیر دو چار دفعہ پیر کو تکیہ زور سے
پٹکا تو اٹھارہ ٹکڑے ہات تیرے گیدی کی
اسکے بعد دوسری بوتل اوٹھائی فائین اولڈ
کاگ نیگ تین چار دفعہ یہ نام پکار کر پٹکی
سترہ ٹکڑے ہوگئے ہات تیرے کی اسکے بعد تیسری
بوتل پر نظر شفقت ڈالی اولڈ ٹام بہت
ہنسے فرمایا ولایتی اچھلنے تو بھی سے
کارلو ونیز) اسکو زور سے دیوار پر پٹکا تو
چکنا چور۔ فرمایا اسمین کھٹمل کی بو آتی ہے
پانچوین بوتل کو بڑی عنایت کی نظر سے دیکھا
اور (سینٹ جولین) پڑھکر کہا خوبصورت
اوٹھائی اور درخت کے تنے پر پھینکا اور

اوڑے کے ٹوٹنے کی آواز سے بہت
ہی محظوظ ہوے گویا لاکھون روپیہ ملگئے
چھٹی بوتل اوٹھائی تھی کہ اتنے مین صراف
نے دوکان سے اوترکے کہا (لالہ نراین داس
صاحب یہ آپ کیا کرتے ہین) اونہون نے
بوتل والے سے کہا تھا کہ میرا نام نراین
داس ہے لہذا وہ سمجھانے لگا کہ لالہ نراین
داس صاحب آپ کیا کررہے ہین اتنے مین
انکا جنون دیکھکر کئی راہ چلتے کھڑے
ہوگئے اور اونہون نے یہ بھیڑ اور میلا دیکھکر
جھبے کو اوٹھاکے ایک دفعہ ہی دے پٹکا
اور بھاگے۔ اب بوتل والے کی سنیے کہ
خوش خوش چھاؤلال گئے پر میرزا حیدر علی
بیگ صاحب وکیل کی کوٹھی پر پہونچا دیکھا
مرزا صاحب ٹہل رہے ہین۔ سلام کرکے
کہا حضور یہان نراین داس لالہ کا مکان کہان ہے
مرزا۔ نراین داس؟ نراین داس تو یہان
کوئی نہین رہتے ان مکانون مین تو کوئی نراین
داس نہین ہین۔
ب۔ حضور وہ پکا نوکر رگا جنڈیل ہے۔
مرزا (ہنسکر) یہان نہ کوئی کرنٹیل ہے
نہ جنڈیل ہے۔
ب۔ پتا تو یہان کا دیا تھا۔ صافٹرے سے
ہین ناٹا قد ہے۔
مرزا۔ ارے بھئی یہان کوئی نراین داس نہین رہتے

وہ پرچہ لیکر بوتل والا تپ ساتھ لیے
ہوئے۔ بیرنگ واپس آیا یہاں آیا تو سے
دیکھا لالہ ہوا ہوا ہے
جھوا اوندھا پڑا ہوا ہے
ارے کوئی بوتل ادھر ٹوٹی پڑی ہے کوئی
اُدھر چکنا چور۔ کسی کے اٹھارہ کسی کے
دس ٹکڑے۔ سر پیٹ لیا صراف سے پوچھا
اوسنے کہا کوئی مسخرہ معلوم ہوتا ہے۔
بوتلوں کو اُٹھائے پڑھے اور زمین پہ دے
پھر دیوار پر دے پٹکے اور ہنسے۔ بوتل والا
آبدیدہ ہو گیا۔ صراف نے کہا اوسکا آدمی
کہاں ہے وہ بولا ارے آدمی کیسا جیب
اوسکے مکان کا کہیں پتا بھی ہو وہاں تو
کوئی اس نام کا رہتا ہی نہیں۔ آج اچھے
کا مُنہ دیکھ کر اُٹھے تھے۔ رونے نہیں
بنتی۔ اس مصیبت کے ساتھ گھر گیا
جورو خوش ہوئی کہ دو سو بوتلیں لے کے
آیا۔ شراب کی بوتل میں سے چوتھائی یعنی
پاؤ بوتل پی چکی تھی جوان عورت کوئی سترہ
برس کا سن اور رنگت بھی کھلتی تھی۔ بن
ٹھن کے بیٹھی تھی کہ میاں آنے کے ساتھ
ہی ریجھ جائینگے۔ دیکھا تو چہرے پر پھٹکار
برس رہی ہے روا سا۔ اوداس جھوا دیکھا
تو جل بھنا لہ۔
بی بی۔ ارے اُلٹی بوتلیں!

(میاں اخاموش بیٹھے ہے جیسے سیکڑوں
جوتے پڑے ہوئے)
بی بی۔ یہ ہوا کیا۔
میاں۔ تھوڑی سی پلاؤ۔
بی بی۔ تمہر کے پیالے میں بہت سی انڈیل کر
لو۔ یہ ٹوٹی بوتلیں کیسی۔
دیکچی سامنے رکھدی۔
میاں نے شراب پی اور ٹھنڈا پانی خوب
تن کے پیا اور مارے رنج کے پڑ کے سوئے
تو تڑکے کی خبر لائے۔
بی بی بیچاری بنی ٹھنی سنگار کیے تیار میاں
بیزار جل جلالہ سمجھی کیا تھی ہوا کیا لالہ جوتی
پرشاد صاحب ہشو نے نیند کر بال [illegible]
غلہ اگایا۔ دو بجے میاں کی آنکھ کھلی
بی بی کو جگا کر ساری کیفیت سنائی اوسکو
بھی ازبس ملال ہوا اور رونے لگی میاں نے
اوٹھ کر آنسو پوچھے منہ دھویا سمجھایا کہ جو
اب جو کچھ ہوا وہ ہوا تُستیان مالک ہے میں
کہکر بوتل کی بچی ہوئی شراب دونوں نے
پی اور لالہ نراین داس صاحب کو بھی کر
دونوں نے پانی پی کے کوسا۔ اسکے بعد
خدا جانے کیا ہُوا۔ روائی تمھوں واللہ اعلم بالصواب

تیسرا دورہ

کلواری خانہ اور تین کانا

ہات تیرے گیدی کی ۔

شراب ہے جو کہ پیتے ہی عقل وفا ماری ہے
بڑی خراب یہ مردار آبکاری ہے

دوسرا دورہ

توڑ پھوڑ کھٹ پٹ

ناول کے پڑھنے والے بڑے پریشان ہونگے کہ یا الٰہی اس بے تکی ہانک کے کیا معنی ۔ مگر اسمین پریشانی اور خرابی کی کیا بات ۔ سرخی ملاحظہ فرمایئے ہم تو خود اسکے قائل ہین کہ بے تکی ہانک ہے ۔ اب اسکی تشریح ہم سے سنیئے ۔ لالہ جوتی پرشاد نامی ایک بزرگوار بڑے شراب خوار بدست سیہ کار تھے ۔ انکے عزیزون دوستون بڑون چھوٹون نے سمجھایا کہ بھائی ۔

ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے ۔

آدمی کی طرح پیا کرو یہ نہین کہ دن رات دھت ہر دم غین جب دیکھو نشے مین چور روز و شب مخمور یہ کیا بات ہے اعتدال کو کیون ہاتھ سے چھوڑو بہت سے آدمی برسون سے پیتے ہین مگر انسانیت کے جامے سے خارج نہین ہو جاتے خاصے توانا تندرست ہٹے کٹے سرخ سفید بنے ہوئے ہین ۔ لاکھ لاکھ لوگون نے سمجھایا انھون نے ایک کی نہ مانی ایک روز اتفاق سے ایک لکچر سننے گئے جسمین امریکہ کی ایک مس نے شراب خواری کی بڑی مذمتین کین اور کہا کہ ہندوستان سے گرم ملک کے لیے شراب بڑی مضر چیز ہے یہان اسکی کوئی ضرورت ہی نہین جب انگلستان اور کشمیر سے ٹھنڈے ملکون مین لوگ بغیر شراب کے رہتے ہین تو ہندوستان سے گرم ملک مین کیون نہین رہ سکتے ۔ تم لوگون کو لازم ہے کہ شراب کے نام سے متنفر ہو بھاگو اور جہان اسکی بوتل دیکھو فوراً توڑ ڈالو ۔ اس لکچر کا اثر اینپر ایسا پڑا کہ شراب کے دشمن ہو گئے ۔ آدمی مین حواس ہی حواس ہوتے ہین انکے حواس بلا اجازت ایسے چپت ہوگئے کہ لندن تک پتا نہین لکچر کے کمرے سے غل مچانا شروع کیا ۔ اور وہین سے لکچر دیتے ہوئے چلے ۔ آدمی طبیعت دار تھے ۔ پڑھے لکھے ۔ ام ۔ اے ۔ فلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی موزونی طبع سے جابجا شعر بھی بطن زاد فرماتے تھے اور داد سخن دیتے جاتے تھے لکچر کے کمرے سے چلے تو غل مچاتے اور اسپیچ دیتے ہوئے چلے ۔ جدھر سینگ سمائے ادھر نکل گئے ۔ پاگل کی داد نہ فریاد پاگل بر بستہ گلا چلتے چلتے ایک دفعہ یاد آیا کہ راہ مین کلوار کی دوکان ہے دوڑتے بھاگے

اور اس رات سے گبرائے چلے تاکہ کلواری خانے کے پاس بھی نہ پھٹکین - سایہ بھی کسی شرابی کا نہ پڑنے پائے چلتے چلتے راہ مین ایک اور کلواری خانہ یاد آیا - وہان سے بھی رسّیان توڑا کے بھاگے یہ جا وہ جا اتفاق سے ایک آدمی جو بوتلین مول لیتا پھرتا تھا اپنی شامت اعمال سے انکو ملا - بس غضب ہی تو ہو گیا -

جوتی (ج) ارے یار بوتلین بیچتے ہو کہ مول لیتے ہو -

ب + ہجور مول لیتے ہین -

ج + ہمارے پاس کوئی دو سو خالی بوتلین ہین کس حساب سے لوگے -

ب - ہجور سپید ایک آنے کو اور کالی تین پیسے کو اور ادھا آدھ آنے کو -

ج - دو سو کی دو سو خرید لوگے -

ب - جی ہان دو سو ہون چاہے پانسو -

ج - اچھا ہم رقعہ لکھے دیتے ہین تم بوتلون کا ٹوکرا رہنے دو ہم یہان صراف کی دوکان پر بیٹھے ہین ہمارے آدمی کو رقعہ دو اور سب بوتلین لدوا لاؤ دام چاہے آج دو چاہے کل مگر ہمارے آدمی کو اپنا مکان دکھا دو -

ب - اور ہجور کا مکان کہان پر ہے -

ج - جھاؤ لال کا پل دیکھا ہے - کہو ہان -

ب - جی ہان دیکھا ہو وہان کس جگہون پر ہے -

ج - وہان مرزا حیدر علی بیگ وکیل کی کوٹھی اور باغ پوچھ لینا وہین ہم بھی رہتے ہین

ب - ہجور کا نام کیا لون -

ج - ہمارا نام نراین داس اور ہمارے آدمی کا نام درگا جرنیل -

صراف کی دوکان پر پہونچکر آپ نے کاغذ کے ایک پرچے پر یہ عبارت لکھی (اگر کہین شراب کی بوتل دیکھ پاؤ تو فوراً توڑ ڈالو شرابی کو مار بیٹھو متوالے کو چار ج سے ٹیپ لگاؤ - پھر ہاتھ مل کے ایک اور دو پڑاق - ہات تیرے کی - اورے گا گیدی سے

چھانسا دیا تم نے خوب ہشو
بوتل والے کی ایسی تیسی
چلا ہے وہان سے بڑا مخادین بنکے -
بوتل لینے چلے ہین - دو سو بوتلون کی چاٹ پر جھانسے مین آگیا - خوش تو بہت ہوگے بچہ جی بوتل مول لین گے - پانچ جوتے اور حقے کا پانی - ہات تیرے کی -
سنبھلے رہنا بچہ جی ہشیار
بوتل کے عوض ملے گی پیزار

یہ لکھکر اوس آدمی کو دیا اور وہ خوش خوش جھاؤ لال کے پل کی طرف چلا راستے مین اسکی بی بی ملی پوچھا ٹوکرا اور بوتلین کہان

بلکہ چار حروف - ل - ح - ن - ت جنکو
بعض جہلا ناکت بولتے ہین تم وہ شخص ہین جو
تمہارا نام سنکے اسطرح بھاگین جیسے لاحول
کہنے سے شیطان بھاگتا ہی - جیسے گدھے
یعنے مسکین خر کے سر سے سینگ
ندارد - کہین پتہ ہی نہین بالکل کمندے
ہوا - ہات تیرے گیدہی کی اور
لے گا؟ اور لے اسہ

یہ دختر رز حرامزادی مردار
مینا بازار کی ہے رہنے والی

ان مالزادیون کو بھلے مانس کہین منھ لگایا
کرتے ہین - اسکی ایسی کی تیسی ہم کسی شریف
کو کب مانتے ہین - لاحول! ہات تیرے کی
اور تیرے ساتھ ہی ایرے غیرے کی اسہ

دن رات گفتگو ہی شراب و کباب کی
کیا منھ لگون نے یار کی قسمت خراب کی

بہت ٹھیک - بہت درست - نہایت
صحیح -

شراب تھوڑی ہی سہی ملتی تو ہم قصور کرتے
خدا کے سامنے پیدا کچھ آبرو کرتے

یہ غلط - اسکا باپ غلط - یون کہنا چاہیئے

شراب تھوڑی سہی پیتے تو مست ہوتے ہم
خراب ہوتے ہم اور مے پرست ہوتے ہم

جتنے شعر شراب کی تعریف مین ہین سب کی تردید
کی ہو تو ہماری دم مین بھی بھر اپچ کا ندا

اور خدا ایسی کون چیز - آگ سے زیادہ
گرم - دھوان نکلتا ہوا -

شراب کہنہ کہ رشکگر روان من است
مصاحب من و پیر من و جوان من است

یہ بھی از سر تا پا غلط - غلط - غلط العام
فصیح نہین - بلکہ غلط العوام ... فصیح -
یعنے فضیحتا - یون اسکو بدلنا چاہیئے -

شراب کہنہ کہ غارت گر روان من است
عدو دین من است عدو جان من است

حافظ کے دیوان کی تردید نہ کی ہو تو ہماری
اور ہمارے نانا جان مرحوم دونون کی ایسی
کی تیسی - ہات تیرے کی - نانا ہون چاہے دادا
ہون - کسے باشد - حافظ تبہ از کہتے ہین -

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

واہ جو نہامی نہین - وہان نہین یون ہو

ساقیا برخیز و بشکن جام را -
رو سیہ کن بادۂ گلفام را

اہو ہو ہو - واہ رے مین اور واہ ری
میری طبیعت داری - سب ہمہ ہی مین ہون
جو کچھ ہون - جواب کا ہیکو رکھتا ہون
چور ہو میرا دوست - یا اگر ہو میرا یار -
اٹھائی گیرا ہو میرا جگر - ہجی ہو میری جان
شہدی ہون مین تجھ پر سے قربان پیسوا ہو
کہ بیٹھا ہی ہو - تیکی ایک ایک نوا ہو میری جان واری

مگر شرابی کی صورت سے نفرت چاہیے
تھوڑی پیے چاہے بہت اس سے بحث
نہیں آدمی وہ اچھا جو اس مردار کے پاس
نہ پھٹکے دور دور رہے۔ ہنزلون دور شراب کے
نام سے طبیعت تقور۔ شراب پر تیخ تفت
جہان پاؤ اسکی بوتل توڑ ڈالو۔ اسکی بھٹی کو پھاڑ
ہین ڈالو۔ اسکی دوکان کا تختہ ادلٹ دو۔
کلواری خانے کو آگ لگادو کلوار کو پھونک دو
کلوار کا نام صفحہ ہستی سے مثل حرف غلط
حک کر ڈالو۔ اگر منھ لگی ہو تو طلاق دیدو حافظ
کہتے ہین ؎

عروس بس خوشی اے دختر رز
ولے گہ گہ سزاوار طلاقی

ہم ہزار بار کہین گے کہ سزاوار طلاقی تو صحیح ہو
اس سے ہمین پورا پورا اتفاق ہے مگر
(گہہ گہہ) سے اختلاف ہے گہگہ نہین
بلکہ ہمیشہ قابل طلاق ہو اور اسکی سزاوار
کہ لفظ طلاقتک اسکی نسبت کہا جائے مگر
اسکو عروس خوش کہنا بھی جہ۔ا۔ تو یہ یون
کہو۔

یہ بوتل ہے کہ اک ٹلو ہے کانی
چڑیلون کی چچی ڈاین کی نانی

اگر ڈاکٹر دوا میں شراب دے تو دوا کو پھینکدو
پڑیا کو پھونک دو۔ شیشی کو توڑ دو۔ بوتل
کو پھوڑ دو۔ اور اگر انسانیت مزاج میں ہو

آؤ دیکھو تماشا کہ کیا ہو۔ بات تیری
کی۔ ادر لیگا گیدی۔

یہ سب ہے ہر حال ہین ماہر سے بدتر
خدائی مار اس دارو معنی پر
خواص دو ہو بتش ہو جس سے فقر و ا
اُسے پی کر نہ کیون آدمی خر
نہ کپڑون کی خبر نے تن کی کچھ سُدھ
کہین پگڑی کہین جوتا کہین سر
بھلے مانس سے جنا نے ہین پاجی
پٹے ہین عقل پر کیسے یہ پتھر
ذرا سی پی کے یہ کم ظرف رانشی
اوٹھا لیتے ہین سارا شہر سر پر
کریہا مقیمان سے نہین کام
سبق دیوان حافظ کا ہو ازبر
جو ہو جائین یہ اک چلو مین الو
سُنائین لاکھ ساقی نامے فرفر
سمجھتے ہین کہ ہے اکسیر دارو
بنے ہین کیا انوکھے کیمیاگر
اوچکتے پھاندتے ہین پی کے کُترا
ہین انسان شکل میں سیرت مین بندر
نہین کچھ تھا اُنکے پاجی پن کی
بھرے عیبون سے ہین دفتر کے دفتر
الغرض جہان کہین شراب کیوچھین لو شرابی
ملے تو عر۔
سوالا دیکھو تو چٹاخ سے دو۔

پہلا سین

ادھو کم ہچ آدھر جوتی ادھر ہزار ادھر ہو گا
ہی کلوار خانے ہین [illegible] آئی گیتا
بوتل والے اور بوتل والی انکو کھڑیا ہین
پڑے رہنے دیجیے - وہ جانین اونکا کام ع
محتسب را درون خانہ چہ کار

اب میان ہشو صاحب کا حال سُنیے کہ
بوتل والے کی بوتلین توڑ پھوڑ اوندھا کر کے
جو سیدھی بھری تو ایک کلواری خانے
مین پہونچے کلوار صاحب موٹے توندل
ڈبل آدمی - لالہ درگاہی لال - دوکان کی
راجہ بنے ہوے بیٹھے تھے - میان ہشو
بھی دھنس ہی تو پڑے - مرد مشین - بھلے
مانس امیر دیکھ کر اوسنے مونڈھا دیا -
کپڑے بھی اچھے پہنے تھے -

پوچھا حکم - کہا - بھائی صاحب پہنے آئے
ہین - اوسنے اپنے آدمی چھبی سے کہا
وہ پہلا سے کی جو ن کدار پور کے تحصیلدار
کے بیٹے بھیجی ہے رگھو کے گھر رکھی ہے
ایک بوتل بھروا لا - لالہ جوتی پرشاد صاحب
نے کہا اسکی سند نہین ہے لالہ - تم خود
جاؤ - اور ایک بوتل کیا ہوگی - ہاتھی کے
منھ مین زیرہ نہ گیلن نہ دو گیلن - ڈھائی
بوتل روز کا تو میرے یہان خرچ ہے - لالہ
ایک مین پیتا ہون ایک فیتلہ چڑھاتی ہین

آدھی مین بال بچے کھا جاتے ہین گیلن تو لا
لالہ خوش خوش اٹھے کہا جی ہی دیر ہوگی تب
تلک آپ کنڈی (قندی) کا شغل (شغل) کیجیے
انھون نے کہا بھی ہین کچھ جلدی نہین ہے
اب تو ہم آج رات کو یہان سے جانے
والے کو کچھ کہتے ہین کلواری خانے سے ہم چلے
جائین تو ہمپر لعنت اب ہم یہین ہیر ہونگے مگر بھی ہماری
سونے کی گھڑی اور نوٹون کی فکر رکھنا لالہ
مارے خوشی کے پھول کے کپا ہو گئے سمجھے کہ سونے
کی چڑیا ہاتھ آئی نوکر سے کہا لالہ کی بڑی کھاطر
کرنا اور کان مین کہا انکو جری (ذری) تیج
تیز کر رکھنا - یہ کہکر لالہ درگاہی لال روانہ
ہوئے - راستے مین سوچتے جاتے
تھے کہ یون دھت کر دونگا اور گھڑی اٹھا لونگا
ور نوٹ دید ونگا جسمین کسی کو شک نہو اب
سُنیے کہ اس شراب کے صرف دو گیلن تھے
مگر انھون نے تین بنائے - اب ادھر کا حال
سُنیے کہ لالہ نے چھبی سے کہا کہ جیبی کا تم
ایک اکا کرایہ کر تیز سا - ہم اُسکو آٹھ آنہ
دینگے دوڑ کے جاؤ بیل کی چال جاؤ اور
کتے کی چال آؤ ہرن کی سرا کے پاس
اکا کی دوکان ہے وہان سے کلیجی کے
کباب ایک روپیے کے لو اور آگرہ سے
والے کی دوکان سے ایک روپے کی
دال موٹھ لو اور دینا تو اپنے دا سے سے

ایک روپیہ کے دہی کے بنگے لو اور ایسے آؤ جیسے گولا آگئے۔ دوکان سے دام لیجاؤ حساب کر لینا۔ سمجھے حساب دوستان در دل۔

چھیٹی (ج) اور دوکان پر بکری کون کریگا۔

جوتی (ج) ہم۔

چ (ہنسکر) ارے تاہین ہجور۔

ج۔ دو روپیہ انعام دونگا۔

چ۔ اچھا سرکار۔ اسمین گندہی ہو۔ اسمین ہوا۔ اسمین گلاب کی ہے۔

ج۔ ارے یار یہ ہم سب نیٹ لینگے

میان چھیٹی ایسے ان کے پھرون مین آئے کہ دوکان چھوڑ کے لیے ہوئے سوچ کر دو روپیے ایک لینگے اور تین روپیہ کے سودے مین سے دو بنا لونگا۔ انکو نشے مین سوجھیگا کیا خاک اور ادھر ٹکا آیتون ٹکا جاتیون دونگا اور اٹھنی کھری کر دونگا۔ اب یہان سے سڑک پر آئے۔ آواز آئی ایک سواری گول دروجا۔ اور دروازہ جھپ سے بیٹھ لیے تین پیسے پڑے ہوا۔ لالہ درگاہی لال کو تو رگھو کی دوکان پر دوڑا دیا اور چھیٹی کا کا کو ہرن کی سرا روانہ کیا اور خود بہ نفس نفیس جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب ہنشو کلوار کے قبلہ گاہ بن کے اور خوب تن کے دوکان پر بیٹھے ادھر

ادھر دیکھا تو پانی کے گھڑے پر نظر پڑی۔

ٹھنڈا کرنے کے لیے کلوار نے بہت سی بالو اسکے نیچے رکھی تھی انھون نے سب اوٹھا کے بوتون اور پیپون مین پھونک دی۔ اب جو دوکان پر آتا ہے انکو دیکھکر ٹھٹک جاتا ہو۔

ا۔ لالہ کہان ہین۔

جواب۔ لالہ ہم۔

ا۔ نہین ہجور وہ جو اس دوکان کے لالہ ہین

جواب۔ ارے بھائی تم اپنا مطلب کہو لالہ ہمارے قرضدار تھے دوکان ہمارے ہاتھ بیچ ڈالی کیا لوگے کیا۔

ا۔ ایک ادھا بھروانے آئے ہین پانچ آنے کا۔

ج (بوتل اٹھا کر) لو پانچ آنے لیکر بس چلو۔

ا۔ ارے صاحب ادھا بھر چاہیے۔

ج۔ ہمنے پانچ آنے پر تم لگا دیا۔ جسمین جلد بکے۔

آدھی تو اسنے نکال لی کہ کل جب لالہ منگوا لینگے تو پانچ آنے رکھ لونگا۔ یہی ادھا دیدونگا۔ پانچ آنے روز کی گوٹ ہی ہوئی۔

اتنے مین دو ہمرے آ گئے۔

۲۔ اجی لالہ کہان ہین۔ ایک بوتل لینے

آسے دی [illegible]

ر ج - ہنستا ہو -

۲ - نہین صاحب ہماری مجال پڑی ہی
آپ رئیس آدمی سونے کی گھڑی لگ گئے
ہین -

ر ج - پھر اس سے کیا ہوتا ہے -
ہین تو ذات کے کلوار ہماری طرف کے
کلوارون کو دیکھو دو دو ہاتھی فیلخانے مین
جھوم رہے ہین -

۲ - لالہ درگاہی لال ہجور کے کون ہین -

ج - ہمارے سسر ہین - اونکی چھوٹی
لڑکی ہمکو بیاہی ہے -

دس آنے مین اُنھون نے دو بوتلین دین
وہ سمجھے لالہ کے داماد غچا کھا گئے چپکے سے
لمبا ہوا -

اب تیسرے آئے - آپکی صورت سے
حمق اور بے تکاپن برستا تھا اُنھون نے
دس آنے دیے اور دو بوتلین ہمارے انوکھے
کلوار نے حولے کین اسنے کہا بھائی دو
کیسی - اُنھون نے کہا ہمنے پانچ آنے
بوتل لگا دی ہے - پوچھا وہ جو لالہ بیٹھے تھے
وہ کہان ہین کہا ہم اونکی قبیلہ کے میان
ہین اسنے اپنے مالک سے کہا آج پانچ
آنے بوتل بکنے لگی وہ بھی نوکر کی طرح سیدھے
آدمی تھے - دو روپیے دے کر جا کے

چھ بوتلین لین اور پیسے [illegible] اب جو تیسرے آئے

ہم - کیا آج دکان پر کوئی نہین ہی -

ر ج - آنکھین کیا نہین آگئے ہو - بیٹھے تو ہین -

ہم - مین تو آپکو نہین کہہ سکتا -

ر ج - اجی یہ دکان ہمارے سالے کی ہی -

ہم - آپ بہنوئی ہین اونکے - ؟

ر ج - ہان -

ہم - تو ہمتو دو آنے کی پینے آئے ہین -

ر ج - یہان نہ پیو - لیجاؤ آدھی بوتل فی تکرام
یون ہی لیجاؤ - دام بھی نہ دو اچھا چار آنے
کی لے لیجیے - ایک آنہ کم سہی -

اسی طرح جوتی پرشاد نے تھوڑی دیر مین
بلیس بائیس روپیے کی بکری کی اور چراغ گل
کرکے بوتلون کو اوندھا کر دیا پیپے الٹا دیے
مٹھورین توڑین اور چمپت ہوے ساتھ تیر
گیدی کی -

دوسرا سین

اب سُنیے کہ ادھر تو سے
حریفان پیمبا توڑیدہ فتند
مٹھورین ڈھونڈھ کر پھوڑیدہ نفتند

ادھر ادھر لالہ درگاہی لال گھر کو جا پہنچے تلاش
کرکے بوتلون کے ایک ایک کر دو دو کرکے
گھرا ہی گھرا اُن آگئے اطمینان تو ہو ہی
گیا تھا کہ لالہ تو صبح تک اٹھنے والے

نہین ہیں۔ اور قسمت ہی پھوٹی رہی ہیں فارغ البالی
کے ساتھ تشریف لائے۔ دو چراغ جلنے پائے
غائب چل چلاؤ۔ این! ارے چھپو او چھپو
پڑوس کے کچوڑی والے نے کہا لالہ آج کیا
ابھی سے دکان بڑھا دی اندر آئے تو نہ آدمی
نہ آدم زاد۔ نہ چھپو نہ لالہ بگل لالہ کھلا ہوا ہی
ارے!۔

چھپو ہوت۔ ابے چھپو مر گیا کیا؟

ارے کوئی ہو۔ کوئی ہو تو بولے۔

میاں چھپو تو دینا کے ہان دہی بڑے سے
بھی رہتے ہین اور چکھ بھی رہے ہین۔

لالہ اپنے لپے ہوئے گھر سے نوکر کو بلایا چراغ
جلوایا ارے! ہائین بوتلین اوندھی پڑی
ہوئین پیپے خالی شراب کے نالے بہ رہے
ہین مٹکوں کو کوٹھری مین دیکھا تو ٹوٹی ہوئی
دریا بہ رہے ہین سر پیٹ لیا۔ غل غپاڑا مچایا
ارے لٹ گیا مر گیا۔ آس پاس کے لوگ آئے تو
دیکھتے ہین تو مٹکے ہین اور بوتلین اور پیپے سب
ایک سرے سے زخمی اور مارے بو کے
رہا نہین جاتا اور شراب کا یہ حال ہے کہ دریا بہتا
اندر باہر شراب ہی شراب۔ سب کو رنج
ہوا۔ پوچھا یہ کیا ہوا بھئی۔ انہون نے کہا
ہوا کیا۔ ہماری بدنصیبی۔ ہماری نحوست
دنون کی گردش اور کیا پوچھتے ہو ایک لالہ
آئے تھے ہم دیکھا سٹے پیاسے والی

لیتے گئے۔ امیر آدمی ہے [illegible] ہمنے کہا
بھی انکا ادھار [illegible] سے کہہ گئے کہ
انکو تب۔ الگ تندرستی ہو جاؤ یہان آئے تو دیا لگ
دکان مین اندھیرا اٹھا ہوا۔ جب آگ گئے لیے
یہ کیا بھیا۔ دیا جلایا تو بوتلین ٹوٹی ہوئی ہیں
ایسا جو دیکھو وہ اوندھا پڑا ہوا جان نکل گئی
کوٹھری مین مٹکے ہین سب ٹوٹے پڑے ہین اور نہ لالہ
کا پتا نہ چھپو جراغ جلا دیے گا۔ ایک آدمی نے کہا
چھپو کو تو ہمنے چوک مین دیکھا تھا لالہ کو اور بھی
حیرت ہوئی کہ اتنے مین چھپو آئے اور اکے
سے اترے اور لالہ نے دوڑ کے ایک لپوتا دے
سے دیا لپہ تو تھا کہاں جراغ جلا دے!
دکان لٹا دی اب اسکا ہرجہ کہاں دیگا چھپو
رونے لگے کہا یہ چھپو کی ہے لالہ) لالہ نے
جھلا کے دو تین لپوڑے اور جمائے اور چھپو
بھی بگڑا۔ اور تماشائی بیچ بچاؤ کرنے لگے

۱- پہلے پوچھ لو کہ دکان چھوڑ کے چلا کہان
گیا تھا۔

۲- اپنے ہان دکان کیسر چھوڑ کے گیا۔

۳- ذرا جاکے دیکھو تو دکان جاکے جب
چھپو نے دکان مین قدم رکھا تو شراب
کی ندی بہی ہوئی ہے رنگ فق ہو گیا
اور لالہ نے اس غصے کی نظر سے دیکھا کہ
معلوم ہوتا تھا کھا جائینگے سا و غصے کی
بات ہی تھی۔ اتنے مین اکے والے نے

کہا اجی اب ہم دو اٹھنی سے ہم چپکے ہوون
لالہ - اٹھنی کیسی
جواب - ادوائی جوائی کے آٹھ آنے چکے تو
مارا اور لیکھے اور آئے لالہ - اب کہاں
گیا تھا دکان چھوڑ کے -
چھنی - (آبدیدہ ہوکے) لالہ جو آئے تھے
انھوں نے کہا جاکے چوک سے سودا لادے
ادوائی جوائی کے آٹھ آنے دینگے گول
دو روپیہ تک - لالہ (بہت خفا ہوکر) یہ کہو
تجھے دام سینگے - گول دو روپے تک آیون
جاتوں سے آٹھ آنے ہو دے - ٹکے پر
آدمی جاتا ہے - اور ٹکے پر آتا ہے -
الغرض لالہ اور چھنی اور اکے والے میں
دیر تک کھٹ پٹ رہی تین پیسے پر چھنی آگئے
تھے مگر اکے والے سے کہا تھا کہ لالہ سے
اٹھنی کہنا - مگر اب اکے والے کی نیت جو
ڈانواں ڈول ہوئی تو وہ اٹھنی ہی مانگنے
لگا چھنی تو چپ سکتا کے مارے تھے نہ ہی خود
بھی کمانے لگے مگر اب یہ دل لگی ہوئی کہ
اکے والا سچ مچ تین پیسے کی اٹھنی مانگنے لگا
اور جب لالہ نے ڈانٹا تو اکے والے نے
چھنی کا دامن پکڑا اور تکرار بڑھ گئی - آخر کار
لوگوں نے سمجھا بجھا کے اکے والے کو تین
آنے پر راضی کیا اور چھنی کو مینے ٹپے -
لالہ نے بڑے غصے میں آکے کہا آخر

معلوم تو ہو کہ کیا کہاں گیا تھا - دکان کیوں
چھوڑی اور لالہ کہاں ہیں -
چھنی - ہم سے کہا چھنی بابا کا ایک اکہ کرایہ
کرو اور جاکے اگلے دانے کی دکان سے
دال موٹھ ایک روپے کی اور ایک روپے
کے دہی بڑے اور ایک روپے کی کچی
چٹنی ہی ڈالو کے لاؤ - ہم نے کہا دکان پر
کون رہیگا کہا جب تک ہم پہنچیں گے جب ہم
نے دام مانگے تو کہا تم دکان سے لیلو پھر
حساب ہوا کریگا - آپ کے چھ روپے
ہمارے پاس تھے ہی - ادھین سے ہم تین
کا سودا لائے اور اٹھنی اکے والے کو دی -
اڑھائی روپے ہے وہ یہ ہیں ٹینٹ سے
روپے نکالنے ہی کو تھے کہ لالہ نے اک
جھبوکا ہو کر پیٹ پکڑ کے اتنا مارا کہ کچومر نکال دیا
اور جو لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے
ان سے یوں باتیں ہوئیں -
لالہ - ارے یارو دیکھو تو اسکی باتیں ایک
روپے کی کچی کوئی اندھیر ہے اور ہمسے
پوچھا نہ پاچھا کیا اسکے باپ کا مال تھا -
اور ایک روپے کے دہی بڑے - اندھیر ہے
کہ نہیں - اور ایک روپے کی دال موٹھ!
جیسے سوتا وہ ہنسنے لگا کہ چھنی واہ ایک روپے
کے دہی بڑے اور ایک روپے کی دال
موٹھ اور ایک روپے کی کچی -

کی اچھی کہی۔

۱۔ ایک روپیہ کی کلیجی اگر ایک آدمی بدرتے کے ساتھ کھا جائے تو کلیجی والے تو بن جائیں۔

۲۔ بھلا کوئی بات بھی ہے اچھی کہی۔

۳۔ اور ایک روپیہ کی کلیجی کے علاوہ ایک روپیہ کے بڑے واہ صاحب واہ ایک ہی ہوئی۔

کلوار۔ حضور جو بات تھی ایک ہی روپیہ کی تھی۔ ایک روپیہ سے کم کی نہیں تھی انصاف تو کیجیے کلیجی بھی ایک ہی کی اور دال موٹ بھی ایک ہی کی اور دہی بڑے بھی ایک ہی کے۔ ایک روپیہ سے گھٹ کے تو بات کرتا ہی نہیں۔

۱۔ اور دام اپنی گرہ سے نہیں دیے۔

۲۔ توبہ صاحب۔ اپنی گرہ سے دیتا کیا منہ

۳۔ بھئی واللہ اچھی دل لگی ہوئی۔

معقول۔

کلوار۔ سب اسی کی جان کو رونا پڑیگا شراب جو گری ہے اسکے دام بھی اسکے باپ سے لونگا۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے آ کے غل مچایا اور آسمان سر پر اٹھا لیا۔ کہا او رنگا ہی لال یہ کیا نیتی پر کمر باندھی ہے۔ ارے میاں شراب میں تو من ریت ملا دی ہے۔

کلوار۔ ریت بھی اور ہم سے کہاں کی جو ریت گھڑتے۔

جواب۔ ابھی وہ تم تھے یا نہیں ہم تو چکھ کے دیکھو۔ تم نہیں تھے تمھارے داماد تو تھے۔

داماد کا لفظ سنا تھا کہ رنگا ہی لال کلوار آگ ہو گیا ایک تو نقصان پہنچ چکا تھا اسکا کمال رنج تھا۔ دوسرے اسباب کا غصہ کہ تینوں چار روپیے اور اوپر سے خرچ ہو گئے اور اب ایک آدمی نے آ کے گالی دی کہ لالہ انکا داماد ایک ایسی کو بنایا۔ آگ ہی تو ہو گیا کہا بس یہاں سے ڈول جاؤ داماد تیرا ہوگا وہ آدمی بھی بگڑا مگر کلوار کے ایک عزیز نے اوس سے کہا بھئی بگڑنے کی تو بات ہی ہے گالی دیتے ہو۔ اور رشتہ ہو گرچہ نہیں انکی ایک لڑکی ہے وہ ابھی ذرا سی۔ کوئی تین برس کی اور تم داماد بنائے دیتے ہو۔ تم مانیں کہ نہ مانیں۔ اسنے کہا بھئی ہمکو کیا معلوم تھا اسنے کہا لالہ کے داماد ہیں ہم وہی ہمسے کہا اتنے میں ایک اور آدمی دوڑا آیا یہ بہت ہی جھلایا ہوا۔ آتے ہی غل مچا کے کہا واہ لالہ واہ آج تو اچھی دار ریت بیچ رہے ہو مار کے بالو اور ریت ہی بھری ہاتھ آئی ہے ہمارے دام پھیر دو وہ جو تمہارے بہنوئی بیٹھے تھے انھوں نے پانچ آنے بوتل لگا دی تھی مگر بس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہا اجی آپ کیا ہو اٹھنی سے ہم چھپتے ہو
لالہ - اٹھنی کیسی -
جواب - اداہی جوائی کے آٹھ آنے چھپتے تھے
مار ادار لیگئے اور آئے لالہ - اب کہاں
گیا تھا دکان چھوڑ کے -
چھبی - (آبدیدہ ہو کے) لالہ جو آئے تھے
انھوں نے کہا جا کے چوک سے سودا لادے
ادائی جوائی کے آٹھ آنے دیئے گول
دروپے تک - لالہ (بہت خفا ہو کر) یہ کہو
چپے جاؤ گے سب گول دروپے تک کیوں
جاتیوں کے آٹھ آنے ہو رہے - ٹکے پر
آدھی جاتا ہے - اور ٹکے پر آتا ہے -
الغرض لالہ اور چھبی اور اکے والے میں
دیر تک گلچپ رہی تین پیسے پر چھبی آ گئے
تھے مگر اکے والے سے کہا تھا کہ لالہ سے
اٹھنی کہنا - مگر اب اکے والے کی نیت جو
ڈانواں ڈول ہوئی تو وہ اصلی اٹھنی ہی مانگنے
لگا چھبی تو سمجھ سکتا کہ لائے تھے نہ ہی خود
بھی کھانے لگے مگر اب یہ دل لگی ہوئی کہ
اکے والا سچ مچ تین پیسے کی اٹھنی مانگنے لگا
اور جب لالہ نے ڈانٹا تو اکے والے نے
چھبی کا دامن پکڑا اور تکرار بڑھ گئی - آخر کار
لوگوں نے سمجھا بجھا کے اکے والے کو تین
آنے پر راضی کیا اور چھبی کو دینے پڑے -
لالہ نے بڑے غصے میں آ کے کہا آخر

معلوم تو ہو گیا کہاں تھا دکان کیوں
چھوڑی اور لالہ کہاں ہیں -
چھبی - ہم نے کہا چھبی کا ایک اکہ کرایہ
کرو اور جا کے آگرے والے کی دوکان سے
دال موٹھ ایک روپیہ کی اور آٹھ آنے
کے دہی بڑے اور ایک روپیہ کی کچی
چٹنی بڑی دوڑ کے لاؤ - ہم نے کہا دکان پر
کون رہیگا کہا جب تک ہم بیٹھے ہیں جب ہم
نے دام مانگے تو کہا تم دکان سے لیلو پیچھے
حساب ہوا کریگا - آپ کے چھ روپے
ہمارے پاس رکھے تھے - انھیں سے ہم تین
کا سودا لائے اور اٹھنی اکے والے کو دی
اڑھائی روپے رہے وہ یہ ہیں - ٹریٹ سے
روپے گنانے ہی کو تھے کہ لالہ نے آگ
ببھوکا ہو کر بیٹے پکڑ کے اتنا مارا کہ بھرکس نکال دیا
اور جو لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے
ان سے یوں باتیں ہوئیں -
لالہ - ارے یارو دیکھو تو اسکی باتیں ایک
روپے کی کچی کیوں اندھیر ہے اور یہ
پوچھا نہ کہا کیا اسکے باپ کا مال تھا!
اور ایک روپے کے دہی بڑے - اندھیر ہے
کہ نہیں - اور ایک روپیہ کی دال موٹھ!
سنتے ہی وہ ہنسنے لگا کہ چھبی واہ ایک روپیہ
کے دہی بڑے اور ایک روپے کی دال
موٹھ اور ایک روپے کی کچی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی اچھی کہی۔

۱۔ ایک روپیے کی کلیجی اگر ایک ایک آدمی بدرتے کے ساتھ کھا جائے تو کلیجی والے تو بن جائیں۔

۲۔ بھلا کوئی بات بھی ہے اچھی کہی۔

۳۔ اور ایک روپیے کی کلیجی کے علاوہ ایک روپیے کے بڑے واہ صاحب واہ ایک ہی ہوئی۔

کلوار۔ پھر جو بات تھی ایک ہی روپیے کی تھی۔ ایک روپیے سے کم کی نہیں تھی انصاف تو کیجیے کلیجی بھی ایک ہی کی اور دال موٹ بھی ایک ہی کی اور دہی بڑے بھی ایک ہی کے۔ ایک روپیے سے گھٹ کے تو بات کرتا ہی نہیں۔

۱۔ اور دام اپنی گرہ سے نہیں دیے۔

۲۔ تو یہ صاحب۔ اپنی گرہ سے دینا کیا معنے

۳۔ بھئی واللہ اچھی دل لگی ہوئی۔

معقول۔

کلوار۔ سب ہی کی جان کو رونا پڑیگا شراب جو گری ہے اسکے دام بھی اسکے باپ سے لونگا۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے آ کے غل مچایا اور آسمان سر پر اٹھا لیا۔ کہا ادے گنگا ہی لال یہ کیا نیتی پر کمر باندھی ہے۔ ارے میاں شراب میں تو من ریت

ملا دی ہے

کلوار۔ ریت کیسی اودہم تھے کہاں کی جوڑ ہیں گھڑ تے۔

جواب۔ ابھی دہ تم تھے یا نہیں بہت چکھ کے دیکھو۔ تم نہیں تھے تمہارے داماد تو تھے۔ داماد کا لفظ سنا تھا کہ گنگا ہی لال کلوار لال ہو گیا ایک تو نقصان کیے ہوا تھا اسکا کمال رنج تھا۔ دوسرا اسباب کا غصہ کہ تین چار روپیے اور اوپر سے خرچ ہو گئے اور اب ایک آدمی نے آ کے گالی دی کہ لالہ انکا داماد ایک اجنبی کو بنایا۔ آگ ہی تو ہو گیا کہا بس یہاں سے ڈول جاؤ داماد تیرا ہوگا وہ آدمی بھی بگڑا مگر کلوار کے ایک عزیز نے اوس سے کہا بھئی بگڑنے کی تو بات ہی ہے گالی دیتے ہو۔ اور رشتہ ہو گیا وہیں انکی ایک لڑکی ہے وہ ابھی ذرا سی۔ کوئی تین برس کی اور تم داماد بنا کے دیتے ہو۔ تم مانیں کہ نہ مانیں۔ اسنے کہا بھئی ہمکو کیا معلوم تھا اوسنے کہا لالہ کے داماد ہیں ہم وہی ہیں ہمنے کہا تھے نہیں ایک اور آدمی دوڑا آیا یہ بہت ہی جھلایا ہوا۔ آتے ہی غل مچا کے کہا واہ لالہ واہ آج تو اچھی دارو بیچ رہے ہو مارے بالو اور ریت ہی بھری جاتی ہے ہمارے دام پھیر دو وہ جھگڑے بہتو بیٹھے تھے انھوں نے پانچ آنے تو تل لگا دی تھی مگر کس

کا نام تک۔ کلوار بھی کانون سن لیتا تو آگ
بگولا ہو گیا۔ کچھ کہنے ہی کو تھا کہ ایک اور آدمی
نے اسکے ڈانٹا کر بھی داہنے لالہ درگاہی لال
انہیں کے موسیے اور فاسیے اور تقدر اور کا بھر
کی کھینچتے تھے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہو بالو
کی [illegible] ہیت
[illegible] کھلے تھے
مگر [illegible] نے تو یہی کہا کہ لالہ درگاہی لال
کے قبیلہ کے ہم میان ہین لالہ ہمکو میٹھا
سمجھتے ہین درگاہی لال جھلا کے دوکان سے
بھاگ گئے۔

چوتھا دورہ

ہشتو کا وار

حویلی مین سکے پانچ بچوڑے
ملی اتنین ہوئے کڑیون کے کوڑے

لالہ جوتی پرشاد صاحب کو اعتدال سے
دلی نفرت تھی یا کونڈی کو اس نے ہاتھ لگایا اور اسپر
اگر جیتے پر لگے تو دن رات تین پہر گھڑی
خور ہر دم موقع بجز شراب کے اور
کوئی شغل ہی نہین۔ کھانا پینا اوڑھنا بچھونا
سب شراب۔ اور اگر ترک کردی تو ایک قطرہ
بھی حرام۔ اگر ڈاکٹر نسخے مین تجویز کرے تو بھی نہ
پئین۔ ان دو صورتون سے کسی حال مین خالی
نہین رہتے تھے یا تو اوسکے نام سے اسقدر نفرت
کہ زہر سے بدتر سمجھتے تھے یا اسکے اسقدر
دلدادہ کہ [illegible] پیتے تھے۔
اب اس سے کلی نفرت ہو گئی تھی درگاہی
لال کی دوکان کی سب صراحیان اور بوتل
والے کی چارون تاقدریون پر ستم ڈھاتے
اسکا حال کسکو نہین معلوم ہان یہ البتہ کسی کو
نہین معلوم کہ گھر مین جاکے بوتلون اور
قرابون کی شامت تک کو نہ چھوڑا یہ کسی کو
معلوم نہین تھا۔ شراب اور شرابی اور
شراب کے بیچنے اور خریدنے والے
اور شراب کے ظرف سب کے دشمن۔ ایک
دن انہون نے یہ ایچ کی لی کہ ایک
کلوار کی دکان پر گئے جسکی دکان اسکے
مکان سے ملی ہوئی تھی۔ اس کلوار نے
مکان سے کوئی چارسو قدم کے فاصلے
پر ایک نئی حویلی بنوائی تھی۔ دس روپیہ
مہینہ کرایہ کی۔ لالہ جوتی پرشاد صاحب
اوسکے پاس گئے۔

جوتی (ج) لالہ تمھارا اپنا مکان
خالی ہے۔

کلوار (ک) جی ہان خالی ہے۔

ج۔ کیا کرایہ ہے۔

ک۔ ہے تو بارہ روپیہ مگر آپ سے
دس لین گے۔

ج۔ بارہ روپیے دیکر الو اور کنجی
ہمکو دو

ک - حضور دس دن آپ ہی رہینگے نا

ج - نہین بارہ دینگے جسمین ایسا ہو کہ
کوئی اور گاہک بارہ کا دینے والا آئے
اور تم ہمکو نکالدو۔

ک - جی نہین ایسی بات ہو آپ چاہے
روپیے بھی لیتے جائین۔

ج - ہم کھرا معاملہ رکھتے ہین اپنا
آدمی ساتھ کردو۔

ک - بہت اچھا۔

جوتی پرشاد صاحب لالہ کلوار کے آدمی
کو لیکر چلے۔

آدمی - حضور کا مکان کہان ہی۔

ج - ملتان پنجاب مین۔

آدمی - حضور بڑا کھرا سودا کرتے ہین
پیشگی بارہ دیدیے جھپاک سے۔

ج - بھئی مین انتیسوین دن تنخواہ دیتا
ہون اور چھ مہینے کا کرایہ
پیشگی۔

اور ناج گھی اور لکڑی ایک سال بھر کے
لیے بھر رکھتا ہون - اور کپڑا بمبئی سے
منگواتا ہون - نقدہ جرمتہ جر قصاب
کو مہینے بھر کے گوشت کے دام پہلے ہی
دیدیتا ہون۔

آدمی - لالہ نے بھی بہت اچھا کیا۔

ج - یہی مکان ہے نا۔

آدمی جی ہان قفل کھول کے مکان کیا
ہے کہ دل کشا ہے۔

ج - ابھی ہم اسکو دلکشا بنا دینگے

آدمی - پھر جہان حضور رہین وہان دلکشا
کیون نہ بنجائے۔

ج - جوڑیان بھی اچھی لگائی ہین شہتیر اور
تختے سب سوکھے ہین اور بہت
مضبوط مکان بنا ہی۔

آدمی - سرکار چونے کی جڑائی ہی سیسا
پلایا ہے۔

ج - ہمارا اس مکان سے جی خوش ہوا
اور لالہ کا ہم سے کرایہ کھرا کرایہ دار ملا۔

ا - پھر ہین بھی تو آپ ایسے ہی۔

یہ کہکر آدمی نے سلام کیا اور رخصت
ہوا اور کوئی بیس دن کے بعد لالہ جوتی
پرشاد صاحب پھر کلوار کی دکان پر گئے
اور صاحب سلامت پیچھے کی بارہ روپے
پہلے دکان پر رکھدیے۔

ک - بندگی سرکار کہیے مجھ احقر سے ایسے

ج - جی ہان لالہ۔

ک - یہ بارہ روپے کیسے۔

ج - کرایہ مکان۔

ک - ابھی تو اکادسی اکادسی پندرہ دن ہوے
تیرس چودس اماوس اور آج پریوا ہے
ابھی [illegible] ہوئے

ج - ہان - مگر مین آج کلکتہ جاتا ہون
ایک مہینے مین آؤنگا -
ک - پھر جلدی ہی کون سی تھی -
جب آتے تو دیدیتے -
ج - ہمکو دو مہینے تین مہینے کا پیشگی کرایہ
دیدینا گون ہی - یہ گون نہین ہے کہ
تمھارا آدمی تقاضے کو آوے -
ک - کیا مجال ہے یہی کوئی بات ہو بھلا -
ج - نہین - یہی نہین بلکہ کیسا ہی کام ہوا
آدمی کو نہ بھیجیگا - لوگ سمجھین گے ضرور
تقاضے کو آیا ہی -
ک - بھلا جو کسی بات کو بھیجنا پڑا کوئی
بات ایسی ہی ہوئی -
ج - تو خط لکھ بھیجا کیجئے -
ک - بہت اچھا - آپکی کیا کچھ خاطر کرون
ج - بس اب مین رخصت -
ک - حضور رئیس کہان کے ہین -
ج - ملتان کے -
ک - یہان کہین آپ نوکر ہین حضور -
ج - نہین مین نے یہان صدر بازار مین
مرغی انڈون کا ٹھیکہ لیا ہی -
ک - ہان ہین تو بڑی پیدا ہوگی حضور
کا نام کیا ہے -
ج - ہمارا نام جلیبی سنگھ - ہم
ٹھاکر ہین

ک - حضور کلکتہ سے چٹھی بھیجین گے
ج - ہان بھیجین گے - اور جو سوغات کہوگے
وہ ہمراہ لیتے آئینگے - اب رخصت -
ک - تھوڑی دور پہنچا آئے؟
اچھا سرکار بندگی -
لالہ جوتی پرشاد صاحب ساکھ بٹھا کے
رخصت ہوئے اور کلوار اور اسکا آدمی
دونون خوش کہ اچھا کرایہ دار ملا ہی پیشگی
کرایہ دے گیا - اور ابھی مہینا ختم بھی ہونے
نہین آیا کہ بارہ روپیے موجود - اکی بڑی
تعریفین کین کہ واہ کیا آدمی ہی لاکھون
مین ایک -
لالہ جوتی پرشاد جو گھر گئے تو چچا نے کہا کیا تمنے
کوئی مکان کرایہ پر لیا ہی ہمنے خبر پائی
ہے کہ مکان لیا ہے یہ کیسا مکان ہے
اور اسکی کیا ضرورت تھی انھون نے
کہا جی مین نے مکان نہین لیا ہے
مکان ایک دوست نے لیا ہی مین نے
دلوا دیا ہے - اچھا مکان ہی - چچا نے
کہا ہان وہی مین سوچتا تھا کہ بھتیجے یہ
مکان کیا ہوگا - اتنے مین جوتی پرشاد کے
ایک دلی دوست نے انکے چچا سے انکے سامنے
کہا قبلہ اب یہ صحیح المزاج ہین مگر کوئی
اعتبار نہین - جہان ایک دفعہ آدمی بگڑی
ہو پھر اوسکا تمام عمر اعتبار نہ کرنا چاہیے

ایک جراح سلطانی سڑی ہو گیا۔
اطبائے شاہی کے علاج سے پانچ چھ
مہینے میں فائدہ ہوا۔
ایک روز بادشاہ کو فصد کھلوانے کی ضرورت
ہوئی طبیبوں سے پوچھا کہ اگر فلان جراح
سے جو دیوانہ ہو گیا تھا فصد کھلواؤن تو
کوئی ہرج تو نہیں ہے۔
اطبا نے کہا ہرگز فصد نہ کیجیے گا پاگل کا کوئی
اعتبار نہیں۔ ہر دم احتمال جنون ہے بادشاہ
نے اوس جراح کو بلوایا اور کہا ہم فصد کھلوانا
چاہتے ہیں اوسنے کہا بہتر خانہ زاد حاضر ہے
پوچھا اگر خون ذرا دیر تک نہ بند ہو تو کیا کرو
کہا جہان پناہ ایک اور گہرا چرکا لگا دون
بس طبیبوں نے باہم اشارہ کیا۔
اور بادشاہ نے مسکرا کر کہا اچھا جب
ضرورت ہوگی تو ہم بلا لینگے۔ جراح سات
بار فراشی سلام کرکے روانہ باشد بادشاہ
نے ہنسکر کہا خدا نے بہت بچایا۔ اس
سودائی کا واقعی کوئی اعتبار نہیں۔
ج۔ آپ کی ہالیسی کی نسبی۔
چ۔ جی نہیں اب فضل الٰہی ہے۔
دوست۔ ہاں اب پہرے سے بھی وہ
وحشت نہیں برستی ہے۔
چ۔ سب سے کچھ کہنا ہے۔ خوب بات یاد آئی۔
علیحدہ لیجا کر بھلا پاگل کے منہ پر کوئی
پاگل کو پاگل کہتا ہے۔
دوست۔ جی میں مذاق میں کہتا تھا
چ۔ اسکے سامنے تو ایسی بات کہنی ہی نہ چاہیے
دوست۔ اب مزاج بالکل صحیح ہے
چ۔ مگر دیوانہ رہا ہوئے نہیں بہت دن۔
آپ سنیے کہ ایک روز کلوار کا بنیے نے
مکان کی جانب سے گذر ہوا سوچا کہ چلو
ذرا اٹھا کر چلبلی سنگت سے مل لو۔ شاید کلکتہ
سے آگئے ہون۔ ملاقات بھی ہو جائیگی
خیر صلاح بھی دریافت کر لین گے اور شاید
کوئی سوغات لائے ہون تو وہ بھی لے لینگے
گئے تو دور سے مکان کو بند پایا سمجھے کہ ابھی
کلکتہ سے نہیں پلٹے۔
مگر تعجب ہوا کہ اتنے بڑے آدمی اور گھر کا
دروازہ بند اور قفل لگا ہوا دیکھکر سمجھے کہ
معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کسی کام کو باہر گیا
ہے دن کا وقت تو ہے ہی قفل بند کرکے
چلا گیا۔ آتا ہوگا۔ دو ایک آدمی ساتھ
کلکتہ [illegible] ہو گئے یہ سوچکر چبوترے کی کگار
پر بیٹھ گئے۔
ک۔ (کلوار) یہ محلہ بہت آباد ہے۔
پ۔ (بنیا) ہاں یہی دو چار محلے تو آباد
ہیں ادھر چوک اور کھاس (خاص)
ادھر یہ دو تین محلے ہیں۔
ک۔ ایسی آبادی ہے۔

پ - اِین آباد سے بڑھ کر کون شہر ہے

ک - سری نگر کی آبادی اچھی ہے -

پ - چوک اور اِین آباد میں بڑی آبادی ہے -

ک - ہاں شہر چوک کے اِدھر اُدھر ویرانہ ہے -

یہ ٹھاکر جو اس سامنے والے مکان میں رہتے تھے وہ کیا ابھی تک نہیں لوٹے

پ - ٹھاکر کون - ٹھاکر تو یہاں کوئی نہیں رہتے تھے -

ک - ہو! تمہارے کہنے سے نہیں رہتے تھے

پ - ہاں ہمارے کہنے سے بھلے پھر ہمیں پوچھ لو - اس میں تو کوئی لالہ رہتے تھے -

ک - لالہ! لالہ کون؟ کوئی بیٹھے تھے لڑکا تھا اب کب سے نہیں رہتے -

یہ چلے کیوں گئے -

پ - اور چلے نہ جاتے تو رہتے کہاں -

ک - یہ کیوں - ارے یہ اتنا بڑا مکان جس میں پلٹن کی پلٹن ایسی رہ سکتی ہے -

پ - سنئے تو لالہ کا بیٹا پلٹن ہی میں تھا وہ تو جب سے آپ نے مکان اوٹ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور انھوں نے ایک شخص پار کے رہنے والے کے ہاتھ اینٹیں اور لکڑی اور چوکھٹیں کھدوا کر بیچ لیں تب سے کھنڈل پڑا ہوا ہے رہتے وہ کاہے کو تھے -

ک - کیا ابا کھنڈل -

پ - جی ہاں کھنڈل - ارے چل کر دیکھ تو لو -

ک - تم کہتے کس مکان کو ہو جی -

پ - یہی اس سامنے والے مکان کو جوں تم نے بنوایا ہے -

ک - ارے یہ تم کہتے کیا ہو بیچا کس پاجی نے -

پ - بیچا یا نہیں بیچا مگر انہوں نے تو کھدوا کے کوڑے کر دئیے -

ک - اوں کی ایسی کی تیسی -

پ - ارے تو جا کے دیکھ لو -

ک - چلو - کیا جانے کیا کہتے ہو -

اتنے میں پنساری نے کہا اسلام لالہ انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مکان دیکھنے آئے ہیں -

پنساری - بنوایا گیا اور بیچا گیا اور اب دیکھنے کیا آئے ہو -

ک - ارے یارو یہ ماجرا کیا ہے جو ہے وہ یہی کہتا ہے کیا سچ مچ مکان کو اونے جڑ سے کھدوا ڈالا -

آگے بڑھے تو ایک سقہ ملا - کہا لالہ یہ کیا سوجھی کہ مکان بنوا کے بیچ باچ ڈالا میاں بہشتا کا اتنا کہنا تھا کہ انھوں نے مکان کی ڈیوڑھی دیکھی اور سے -

قفل ادھر ادھر کھنڈل سناٹا
پڑا ہوا نہ شہتیر نہ کڑی نہ تختہ نہ پٹا نہ
چوکھٹ نہ اینٹ دیکھ کے بہت تعجب ہوئے
خالی زمین اور ایک بڑا سا دروازہ اور
اسمیں قفل۔
پٹوا۔ کیا مکان بیچا تھا یا گرو رکھا تھا۔
انھوں نے تو کھود کھاد کے لکڑی دروازے
اینٹ وینٹ سب کو بیچ ڈالا۔
ک۔ ہمکو تو مار ڈالا کہیں کا نہ رکھا۔
پنساری۔ اور اب تک کیا سوتے تھے
ک۔ کون جانتا تھا کہ اتنا بڑا بے ایمان نکلیگا
پٹوا۔ مار ہی ڈالا تم کو۔
ک۔ ہم جانتے ہیں وہ کلکتہ گئے اور دمیوں
کے سپرد کر گئے آدمیوں نے بیچ ڈالا اور
بھاگ گئے۔ ہم تو کہیں کے نہ رہے اور
تم لوگوں نے بھی نہ روکا۔ ہم سے نہ کہا۔
پنساری۔ یہ کیا جانتے تھے۔ ہم تو جانتے
تھے کہ مکان بک گیا۔
ک۔ یا مین تو کیا ہی کھا جاؤں۔ نام تو
دکان پر لکھا ہوا ہے اور گھر کا پتا بھی لکھا
ہے اور چھپا فتی میں تو کبھی تھا۔
پنساری۔ تو پھر اوسکا کام نہیں ہے آدمیوں
نے پاجی پنا کیا ہوگا۔
ک۔ ہمارا گلا تو کاٹ لیا۔ کچھ آدمیوں
ہی کا کام۔ کیونکہ وہ ایسے آدمی تھے نہیں

کھرا۔ آدمی ہے۔
پٹوا۔ جہان کا پتا معلوم ہو وہان پوچھے
ک۔ سب بھائیوں نے کہا۔ وہان مرچی انکی
کی آڑھت پر بڑے لالہ رپیٹ کے
گھر آئے۔ وہان آدمی سے کہا۔ اوسکو یقین
نہ آیا۔ لڑکے سے لالہ نے کہا لڑکے کو کمال
رنج ہوا۔ تینوں مگر پھر اس مقام پر واپس
گئے۔ لڑکے نے پڑوسیوں سے دریافت
کرنا شروع کیا۔
لڑکا۔ ارے یار گھنسیام تمہاری دکان
سے تو نسخہ وسخہ بندھوانے آتے ہونگے
کچھ جانتے ہو کہ یہ ہمارا گلا کاٹ کے
کہان چلدیا۔
گھنسیام (پنساری) وہ تو یہان رہتے
ہی بہت کم تھے۔ ہم نے تو دو دفعہ دیکھا
تھا۔ بس یہ کارروائی تو کھلے بندوں ہوئی
لڑکا۔ اور تم لوگ کیا سمجھتے تھے۔
پ۔ ہم سوچتے تھے کہ تم کو یہ ہوا کیا دوالہ
کیوں نکال دیا۔
لڑکا۔ اور بھلا کوئی اوسکے پاس آتا جاتا تھا
پ۔ ہم نے تو کوئی نہیں دیکھا تھا۔
پٹوا۔ ارے بھائی وہ تو بہت ہی کم رہتا تھا ہم
اچھی طرح صورت بھی نہیں دیکھی تھی مکان
بیچا اینٹیں کڑیاں بک گئیں اور تم نے
کانوں کان نہیں سنا

زکا - صدر کیا ہے ہم پتا تو وہاں
ہی ملیگا -
آدمی - ہم سے تو کہتا تھا کہ میں اس مکان
کو دلکشا بنا دونگا -
ک - بنا گیا - دلکشا ابھی اجاڑ ہی اس
کو بھی اجاڑ کر گیا آدمی بڑا چلتر باج اور
نکالا کیا جیسے پارہ اینٹ سے نکالے
اور کیوں ہی اسامی بنا اور پھر مہینا ہونے نہیں
پایا کہ چٹ سے بارہ اور دیے -
ک - ہمکو بس یوں چاٹ دے کے مار ڈالا
لڑکا - کہیں کا نہ رکھا -
اتنے میں ایک کبڑن نے آکے کہا کہ وہ
تو زمین بھی نیچے ڈالتا تھا مگر جسنے اینٹ
اور لکڑی مول لی اوسنے جا ادھر اودھر تحقیقات
کی تو معلوم ہوا کہ پرایا مکان ہے - بس بیچ پانچ
کے چلتا ہوا - لوگوں نے پوچھا کہاں رہتا ہے
کہا یہ تو مجھے نہیں معلوم مگر ایک دن پچھیس برس
سال میں اوسنے اسی مکان میں سگائی کرتے
تو اسکا نوکر مجھ سے میری ہی دوکان سے
لے گیا تھا -
[illegible] مسلمان ہے -
لالہ گوبند لال جوتی پرشاد کا پتا یہاں ملا کہ
نہ اینٹ لکڑی کے خریدار کا - یہاں سے
اکا کر کے صدر چلے - صدر میں پہنچے
تو ایک کلوار کے مکان پر گئے جس سے

دریبہ دن کا حال کہا اور ساتھ لیا اودھر
ٹھاکر جلیبی سنگھ کا حال پوچھا کہیں پتا نہ چلا
سوال - یہاں ٹھاکر جلیبی سنگھ کہاں رہتے ہیں -
موچی - کون کہاں رہتے ہیں -
سوال - ٹھاکر جلیبی سنگھ -
موچی - یہاں نہیں معلوم کہاں رہتے ہیں
سوال - دوسرے سے - ٹھاکر جلیبی سنگھ
یہاں کوئی رہتے ہیں -
ا - ہمکو نہیں معلوم کسی اور سے پوچھو -
۲ - ہم سے پوچھو ٹھاکر جلیبی سنگھ اٹلی(?) کے
کول میں رہتے ہیں -
یہاں سے دونوں کلوار پہلے کلوار کا لڑکا اور
آدمی ایک مستری کے پاس گئے مستری
اس صدر بازار والے کلوار کا دوست تھا
کلوار - جلیبی سنگھ ٹھاکر کو جانتے ہو -
یہاں کہیں پتا نہیں ملتا - اور کام ایسا ہے
کریں کیا بتاؤ -
مستری - ٹھاکر جلیبی سنگھ یہاں تو کوئی نہیں رہتے
ک - تم سے بڑھ کے یہاں کا جاننے والا
کون ہے -
م - صدر میں تو اس نام کا کوئی نہیں ہو
لڑکا - انڈے اور مرغی کا ٹھیکہ لیتے ہیں -
م - انکا ٹھیکہ تو ایک بابو کے پاس ہے
جو حسین گنج میں رہتے ہیں جلیبی سنگھ
یہاں کوئی نہیں -

آدمی - اور ملتان کے رہنے والے ہین
م - اجی وہان کے ہون -
یہان کے تو نہین ہین - یہان تو اسکا ٹھیکہ
ایک بنگالی بابو لیتے ہین -
ک - مالک کیا بھائی صاحب کیا بلیگا -
مکان کو اچھا دلکشا بنا گیا -
مستری نے کہا مجھے تو ہنسی آتی ہو اور کچھ
رنج ہوتا ہو - اچھا کرایہ دار بسایا مکان
ہی اٹھا دیا اور یہ کیا کان مین تیل ڈال کے
بیٹھے تھے مکان کے کوڑے ہوگئے اور
مالک کو معلوم ہی نہین -
لڑکا - اور رہتے ایک ہی شہر مین ہین -
م - اور رہتے ایک ہی جگہ ہین - مگر تمکو
یہ کیا ہوگیا -
لڑکا - مین تو برسون کاشی جی سے آیا ہین
اوسکے چلے گئے ہین تب سے بڑا افسوس ہو -
لالہ کو دھوکا دیگیا اور یہ سمجھے کہ جس مکان
کے انھون نے دس دیے تھے اوسکے وہ
بارہ کا ہیکو دیتا - مگر لالچ مین آگے دو روپے
کے لیے چار دن کا مال اونھون نے کھویا -
اور اتنا بھی نہوا کہ کسی دن جا کے دیکھین تو
کہ مکان مین کیا کیا ہوتا ہو اور مکان بک
بھی گیا کھد بھی گیا سب کچھ ہوگیا -
آدمی - ارے لالہ وہ بڑا نٹ کھٹ تھا آج
ہی دس کے بارہ کرتے اور پہلے ہی دے

گیا - اور پھر بیسیون دن آکے بارہ دیتے
رکھدیے -
م - کہین ڈھونڈھ کے نکالنا چاہیے -
ک - بڑا دھوکا دیا - جو لیتے تو چاہے رہنے کے
چھوڑون پیچھے کی زمین کو کھدا کے اس مکان کو
پرستان بنا دینگا -
م - کبھی ایسی دل لگی تو ہمنے نہین سنی تھی -
(رو پیٹ کر یہان سے بھی یہ روانہ ہوئے)
اب اور بھی مایوسی ہوگئی - راہ مین دو چار
آدمیون سے ذکر کیا سبھی نے کہا کہ ہم آ دیکھا یا
کہ بھئی واہ کیا کھوڑ سے ہی کے صرف نئے
کہ دس قدم پر مکان اور کسی کو کانون کان
خبر نہین اور صرف یکسہی نہین گیا بلکہ کھد
کھدا کے اینٹین اور لکڑی اور چوڑیان تک
ایک گئین - اب جا کے پولیس مین رپٹ
لکھاؤ کہ تحقیقات ہو -
یہان سے یہ حیران پریشان پولیس مین گئے
وہان سے ایک سپاہی اور دو دیوان تحقیقات
کو بھیجے گئے - انھون نے کھنڈل دیکھکر کہا
ممکن نہین کہ کسی کا مکان کھد جائے اور اسکو
کانون کان خبر نہو - یہ نئی بات ہو - یہ واردات
کبھی نہین ہوئی تھی - ڈیوڑھی کا دروازہ کھولا
تو ایک کاغذ پر چپکی قلم سے شعر اور عبارت
خوش خط نستعلیق لکھی ہوئی تھی -
[illegible]

اور کوئی وہ اسمیں کمی ہے

اڑا کیوں آپ کا یہ ڈھیلا ہے
سچ کہو کیا مکان پٹیلا ہے

کہیں کتے ہیں اور کہیں لنگور
رہتا اک بیگیا مکان حضور

نہ ہے سامنے کا نام نہ دالان
جسطرف دیکھیے کھلا میدان

نہیں میدان اک جور خانہ ہے
آسمان اسکا شامیانہ ہے

آتش کھو دیا پا کر ڈھول
بک گئی ابست کوڑیوں کے مول

جام کشمیری پیچ کا ہے دور
پیچ لی ایک اک گرمی فی الفور

ہوں جوان عمر میں خرد میں پیر
نہیں باقی ہے نام کو شتہ بیر

سچ کہو کیا تمہیں پچھاڑا ہے
ہے مکان یا کوئی اکھاڑا ہے

کشتیاں میں نکالتا ہوں نت
کیسا مارا ہے چاروں شانے چت

جوڑیاں گھڑیاں بکی ہیں سب
ہے ترے بائیں ہاتھ کا کرتب

سو گئے پیچ ہو کے دھڑی میں تیرا باپ
کیا مہادیو بن گئے تھے آپ

ہیں زمانے میں جسقدر کلوار
ہو گئے ان آپ کے نام سے بیزار

انکا سب مال میں اڑا دونگا
مفلس اور بیک انکو میں بنا دونگا

کرکے گیدی پلا کے اک چلو
آدمی کو بناتے ہیں الو

انکی خواری میں ہے خوشی میری
کمر باندھ چھوڑونگا دم میں ہمت تیری

پھونک دونگا میں انکا سب گھربار
وقنا ربنا عذاب النار

نشے وحدت کو میں تو آشنا ہیم
رخ پہ دنیا کے دون تھی آرہیم

یہ سنکر پولیس والوں نے قہقہہ لگایا اور مجمع والوں نے بھی ہنسنا شروع کیا۔ اور کلوار اور اسکا آدمی بہت جھلایا قہر درویش بر جان درویش۔ ایک شاعر بھی وہاں کھڑے تھے۔ انھوں نے برجستہ شعر سنائے۔

جارہے تھے مکان سے ہم مستی
راستے میں جماعت اک دیکھی

اور میں تھے کچھ پولیس کے بھی لنگور
سمجھو ہے کوئی واردات ضرور

جاکے دیکھا تو لق و دق میدان
نہ کہیں شہ نشین نے دالان

پوچھا لوگوں سے ماجرا کیا ہے
حشر اس جا یہ بپا کیا ہے

بولا میں ہے اک ظریف ٹھٹھول
کہاں یہ گمانی ہے انمول

اک بوڑھیا یہاں پہ رہتی تھی
اسکے ڈکے کی خیر کہتی تھی
ایک دن لوٹ لیگئی یہ مکان
رکھا باقی نہ اینٹ تک کا نشان
ہے حویلی میں خاک اور نہ دھول
ہیں بکائن کے ہر جگہ پہ پھول
نہیں باقی مکان میں کوئی ستے
کان ماں بیٹیوں میں غائب ہے

پولیس کی تحقیقات سے ہمیں کیا سروکار
صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ بادی چور کہیں
پکڑے جاتے ہیں۔ ع
اے توبہ کر بندے

بیچارے تھانہ دار کی شکنجے میں جان ہے
کہ کاجل کا چور ہاتھ لگے کیا گمان ہے ؏
چوری نرالی طرح کی ہے کیا پتا لگے
ماں بیٹیوں کے بیچ میں غائب ہے

شہر بھر میں اسی کا چرچا تھا۔ گھر گھر یہی ذکر تھا
یہی شور تھا جو سنتا تھا لوٹ جاتا تھا کہ واہ
کیا کھری اسامی ملی۔ بارہ روپیے پہلے
ٹھہرائے۔ بارہ بیس دن کے بعد دیے
اور مکان کا مکان گھوما لیا بعض شوقین خود
اُس مقام پر گئے۔ اور ٹھنڈے ہوئے مکان
اور اشعار کو دیکھ کر بہت ہی ہنسے لوٹ لوٹ
گئے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے کہ واہ رے
استاد واللہ کیا سوجھی ہے۔ اب کسی کو مکان
اسکا ٹھیکہ بے [illegible] تجھ جیسے کوئی دیگا۔
کیونکہ شہر میں بڑی پھٹ پڑ گئی۔ کلوار نے بڑی
کوشش کی کہ ٹھاکر چلبلی سنگھ کہیں ملیں مگر
انکا پتا کہاں۔ جہاں کوئی شخص کسی مالک
مکان کے پاس گیا کہ مکان کرایہ پر دیجیے
تو پوچھتے ہی وہ کہتا تھا کہ مکان تو حاضر ہے
مگر کہیں ٹھاکر چلبلی کے بھائی نہ بن جانا۔
جب کبھی کوئی مالک مکان کسی کرایہ دار کو
دق کرے۔ برسات کے دن ہیں اور مکان
ٹپک رہا ہے یا مرمت شکست وریخت نہیں
کراتا تو کرایہ دار جھلا کے کہتا تھا کہ اگر ٹھاکر
چلبلی سنگھ کی طرح چپا نہ دیا ہو تو سہی بات
تیرے کی بہت سے چلبیوں اور اٹھائی گیروں
چوروں اچکوں کا حال سنا ہوگا مگر
لالہ جوتی پرشاد صاحب نے سب کے
کان کاٹے۔ اور دل لگی یہ کہ یہ سب کاروائی
اس سبب سے نہیں کی تھی کہ روپیہ ملے
یا بے ایمانی کریں۔ نہیں مطلب صرف
یہی تھا کہ شرابی اور کلوار دونوں کی ذلت
ہو۔ اور کلوار ایسے مفلس ہو جائیں کہ ٹھاک
انکے پلے نہ ہے اس ہشوپ نے کو ملا خطر [illegible]
کہ خواہ مخواہ پرائے شگون کے لیے اپنی ناک
کٹوائی۔

پانچواں دورہ
غرقاب

کسی کے پاس کا ڈر نہیں ہے
چپکے چپکے ... جا کر
کسی کی خاطر کا ... ہے

ایک بار پھر فرح بخش میں ٹھیک دوپہر
کے وقت ایک رئیس بیٹھے ہوئے بڑی
شوق اور کمال ذوق کے ساتھ شغل
مے نوشی میں مصروف تھے - شیشے کے کئی گلاس
قرینے کے ساتھ چنے ہوئے تھے اور تینوں تالاب
میں پیر رکھے تھیں - اور تھوڑی دور پر کئی
باورچی اہتمام سیخ سے ہر طرح کے کباب پکا رہے
اور حضور رئیس گردون مدار فرے فرے
سے کھا رہے تھے - اتنے میں ایک خدمتگار
نے عرض کی حضور کیلا سو باولا اور دو کیلا
سونگ ... پہلی سو کھٹ پٹ چکیلا سو
جنگ اور شراب کا شغل تو تنہائی کا شغل
نہیں ہے جب تک دو چار دوست نہ بیٹھے ہوں
تب تک لطف اسکا کیا رئیس نے کہا اچھا
جا کے فلان فلان دوست کو بلاؤ - یہ نہ کہنا کہ
یہاں کیا ہو رہا ہے - صرف اتنا کہنا کہ آپکو ابھی
ابھی بلایا ہے - بڑا ضروری کام ہے ساتھ ہی
لاؤ - خدمتگار جہان جہان گیا اور رئیس کا نام
لیا کہ انھوں نے طلب کیا وہاں پہلے شخص
والے کو بہت حیرت ہوئی کہ وہ کہاں -
ا - ارے وہ تو مفقود الخبر ہو کو کبھی -

... کا کام کیا ہے
۳ - پوچھو تو کہ کیوں بلایا ہے -
خ - (خدمتگار) مجھکو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا
کہ کہاں ہیں اور یہ کہنا کہ کیا کر رہے ہیں
مگر یہ کہہ دیتا کہ بڑا ضروری کام ہے جلد چلیے -
۱ - اور کس کس کو بلایا ہے -
۲ - بیٹھ جاؤ اور سب حال بتاؤ -
۳ - تم بتاتے کیوں نہیں -
خ - اب چلیے حضور آپ ہی دیکھ لیں تا آپ
تینوں صاحب چلیں ہیں اور چکھ جاتا ہوں
اگر جلد جائیے -
خدمتگار تو روانہ ہوا اور یہ تینوں آدمی پالکی
گاڑی پر سوار ہو کر چلے - وہاں پہونچے تو آدمیوں سے
دریافت کیا کہاں ہیں -
جواب - جی وہ سامنے تالاب پر ہیں -
سوال - وہاں حوض پر اس دوپہر یا دھوپ گرمی
میں کیا ہو رہا ہے -
ج - سرکار جا کے دیکھ لیں -
س - کب سے بیٹھے ہیں -
ج - معلوم نہیں -
س - دوسرے نوکر سے تم جانتے ہو جی -
ج - بچہ کوئی نہیں جانتا ہم نوکر ہیں کوئی ...
س - کیا تمکو منع کر دیا ہے کہ نہ بتانا -
ج - کیا معلوم سرکار -
اس پر ایک دوست نے کہا ارے میاں

اس حجت سے کیا فائدہ میاں یہی تو نہر ہے
چلکے دیکھ لو نا سب کے سب چلکے تالاب
کے پاس پہونچے اور دھک سے رہگئے۔
۱- ارے! ع این کہ می بینم بہ بیداریست
یارب یا بخواب۔
۲- مارے ہنسی کے لوٹ) مار ڈالا۔
۳- متحیر ہو کر- اجی حضرت تسلیم۔
۱- ارے میاں یہ کیا ہو رہا ہے۔
رئیس- آپکا نام بھی اندھون کی فہرست
مین لکھ دیا- بیربل نے ایکدن بادشاہ سے
کہا حضور آپ کے شہر مین سب اندھے ہی
اندھے ہین- اور ثبوت اسکا یون دیا کہ ایکدن
عین چوراہی پر بیٹھکر مونجھ کی رسی بٹنے لگے۔
اب جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے راجہ بیربل یہ کیا
ہو رہا ہے بیربل نے اُن سب کو اکبر کے پاس
بھیجدیا اور کہا جہان پناہ سچ یہ لوگ دیکھ رہے
تھے کہ مین رسی بٹ رہا ہون اور جو آتا ہے پوچھتا
ہے راجہ بیربل یہ کیا کر رہے ہو اسیطرح آپ لوگ
بھی آنکھون کے اندھے نام مین لکھے ہین۔
۱- ارے یارو تم اور شراب۔
۲- اور یہ دوپہریا اور یہ گرمی!!!
۳- ارے واہ اُستاد مانتا ہون۔
اتنے مین رئیس نے تین گلاسون مین شراب
انڈیلی اور برف کا پانی ملا کر گلاس دیئے
اور غل مچا کر کہا ؎

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
بنوش! بنوش! بنوش! برادر است
ساقی کہیں تو ہمدرد دورانے سے دور گیا
جام شراب لاکے بھی ساقی کدھر گیا
پایا ہیم توبہ شکست بادہ بنوش بہار
بجوش آمدہ است ؎
بغل میں ہون تو بہ میرا بانے ہوئے
سینے سے بوتل لگائے ہوئے
۱- لالہ جوتی پرشاد صاحب حضور ہی کا نام ہے۔
ج- جناب خاکسار ہی کہتے ہین۔
۲- ارے بھئی یہ کیا کایا پلٹ ہوئی۔
ج- مزاج ہی تو ہے طبیعت ہی تو ہے۔
۳- واللہ اگر ہم اپنی آنکھون نہ دیکھتے تو کس
مردود کو یقین آتا- ارے یہ تم پہلے کیا سوجھی
تھی اور اب کیا سوجھی ہے۔
ج- بادہ بنوش- ان سب باتون کو جانے دو
ارے کباب لاؤ- لو جی اور جام لو آج ہم
آپ سب صاحبون کو رنگین گے۔
ان دوستون مین سے ایک کی نظر جو تالاب
کی طرف پڑی تو کہا- اہو ہو ارے یارو
ادھر تو دیکھو- یہ تالاب مین کیا ہو رہا ہے
بھئی یہ تو کئی بوتلین پیر رہی ہین- کھلا کر ہنس
پڑے ایک نے کہا بھئی ؎
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔

پاپوش مین لگائی [illegible] آفتاب کی
دوسرا بولا [illegible] کا نام ہے
تیسرا کہتا آج میری آنکھ کا [illegible] ہے
ایسی خبر پائی

۲۔ واللہ مجھے بھی یہی شک ہوا۔
۳۔ میں کہتا ہون ایسی ہی کہتا ہون۔
معلوم ہوتا ہے کہ پیر اک لڑکے آج [illegible]
پاس گھڑی لگا رہے ہین [illegible] یہ تو لگایا
وہ آئے ہے سچ یہی ایک ہی [illegible]
نوکری تھی۔

ج۔ میں عرض کرتا ہون واللہ کہ کیا وحشت
تھی۔ لاحول ولا قوۃ۔
یہ دماغ کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا تھا۔
بوتل والے کی بوتلیں توڑ ڈالیں
کلوار کی [illegible] کی دکان کو غارت کر ڈالا
مشہور ہے [illegible] پیچھے توڑ ڈالے [illegible]
اوسکے آدمی کو [illegible] والی سزا دو [illegible] ایک
مکان کی اینٹیں بیچ ڈالیں [illegible]
[illegible] ایک جرم چھوٹا ہی کیا تھا
[illegible] نے دو گناہ ہے ایک [illegible]
[illegible] کا دل شکستہ [illegible] توڑ کے

ا۔ یہ ہم نے نہین سنا تھا۔ کیا کلوار کی
دکان لٹا دی؟

ج۔ ایک دکان لٹانا کیا معنی۔ ارے
مکان [illegible]

جو پانی سب کے [illegible] کر ڈالے۔

ا۔ واللہ [illegible] کہتے ہو؟
ج۔ قسم خدا کی سچ کہتا ہون۔
۲۔ اور [illegible] سے کیا [illegible]
ج۔ اوس [illegible] کو اب خبر ہوئی ہوگی
آگ ہو گیا ہوگا۔ [illegible] لیا ہوگا۔
۱۔ جسکا مکان [illegible] لوٹے وہ کیا
[illegible] گا۔
۳۔ غضب کیا واللہ آپ [illegible]
ایک [illegible] لاحول ولا قوۃ!!
ا۔ وہ [illegible] ہے
ج۔ ہاں [illegible] نام [illegible]
۲۔ [illegible] ۔ اور
[illegible] مکان ہے۔

راوی۔ [illegible]
ا۔ [illegible] مکان [illegible]
[illegible]

۲۔ [illegible]
۳۔ اب [illegible] معلوم ہوا کہ
تمہاری تحقیقات [illegible]
جیسے [illegible] گے۔
ج۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پورے سکوں سے بیٹھے ہوئے ۔

۱۔ اچھا چھپا دیا ۔ بتوں کی جو گت بنی ۔

۲۔ اچھا اب تم کچھ دن چھپے رہو ۔

۳۔ پورا فوجداری کا مقدمہ ہے کسی ایسے شخص کو بھیجے جاؤ کیا غضب کیا ۔

ج بھئی اب نشہ ہشش کرو ۔ گزشتہ را صلواۃ اور ہے آئندہ یا کسی کو شکایت کا کوئی موقع ہے بھری توقعے ہی شیری کی داد نہ فریاد ۔ بھری مار بیٹھے گا ۔ ہمنے کچھ شبہات عقل میں تھوڑا ہی ایسا کیا ۔

۱۔ اچھا جی جام چلے بھئی یہ کباب بڑے مزیدار ہیں ۔

۲۔ ایسی عمدہ گزک ہو کہ باید و شاید ۔

۳۔ او و بھئیں ۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ کون تھا جسکی دکان آپنے غارت کی ۔

ج ۔ اسکا حال پھر کبھی سنے ۔ پہلے یہ تو سنئے کہ ہم نے اس سے کہا کہ تم کون ہو ۔ ہم بازار کے ٹھیکہ دار ہیں ۔

مرغی اور انڈوں کا ٹھیکہ ۔

اسپر جناب باشتی قہقہہ لگا کر ہنستے ہیں وہ دوست بھی اسے جھک [illegible] لیا تھا ۔ ایک وکیل ۔ دوسرے ڈاکٹر دیکھتے ہیں تو لالہ جی پرشاد جو اصرار [illegible] [illegible] شراب [illegible]

[illegible]

پہنچے ہیں رندہ توبہ کرتے

اچھے ہم ہیں اچھی تمہاری

وکیل نے ہنسکر کہا خرابی تمہیں نہیں ۔ کسی نے کہا ہے ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پیر مغان نے اسکو یوں جلا دیا ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

آخر یہ کایا پلٹ کیسی ہوگئی یار ۔

ج ۔ یہ تو ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرنا چاہیے ۔

ڈاکٹر ۔ جب آپ کے دماغ کا امتحان لیا جائے تو معلوم ہو ۔

ع ۔ مگر آپ لوگوں نے بڑی دیر کی ۔

وکیل ۔ ہمارے پاس ایک کلیہ آگیا ۔ رہتا تھا بیچارہ ۔ اسکو کوئی ذات شریف تھا بیگے اور [illegible] واللہ کہ باید و شاید ۔ واہ کیا ہمارے شہر [illegible]

کیا مکان کو ٹھہرداسکے لکڑی اینٹ سب
تھیل ڈالی - اور اب پتا نہین -
ا - کون شخص تھا بھئی -
۲ - مرچ کی جانب خفیہ اشارہ کرکے ،
ابھی کوئی ہوگا - لو ڈاکٹر جام تو لو - جھما جھما لگا
جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا - یکان ٹھیل
لیا ٹھیل لیا - انسان کی طبیعت کا کبھی کوئی
ٹھکانا نہین کبھی کچھ کبھی کچھ مگر لالہ جوتی پرشاد
صاحب کی طبیعت درجہ اعتدال سے تجاوز
کرگئی - انکی طبیعت نے گرگٹ کو بھی مات کیا
دھوپ چھاؤن کی بھی کوئی حقیقت نہین ہے
گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے زمانے کی
طرح رنگ بدلنے والے ایسے ہوتے ہین ع

ہم بھی کشتہ تیری نیرنگی کے ہین یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

یا تو شراب کے نام سے نفرت تھی بوتل کی صورت
کے دشمن - یہانتک کہ قارورے کی شیشی تک
توڑ ڈالی کلواری خانہ مین جاکے دانہ مچائی
اور اب یہ کیفیت ہے کہ رندان بدمست جمع
ہین اور دل لگی ہو رہی ہے - اڑ رہی ہو رہی ہے
اور دور چل رہا ہے - مذاق ہو رہی ہے رہا تھا کا ایک
دوست نے کہا بھائی صاحب ،

گل بے رخ یار خوش نباشد
بے بادہ بہار خوش نباشد

دوسرا بولا [illegible]

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر مے نخورم بے رخ بزم آرائے

تیسرے نے کہا ہم بھی رز نوش کو سکند لاکرتے
ہین - لالہ جوتی پرشاد نے فوراً لالہ رخ نام ایک
عورت کو جو جوان اور خوبرو اور خوش گلو تھی
بلوایا احباب نے پوچھا یار یہ پیتی ہے انھون نے
کہا ہان خوب پیتی ہے ایک بولا -
اب اسکے لطف صحبت کہا، دوسرے نے
کہا اوراہ وہ معشوق کیا جو اسکا شغل نہ کرے
گونگی صحبت کس کام کی، احباب صادق
اور دوستان موافق اور بذلہ سنج مرنجان مرنج
یاران بادہ خوار اور جام و صراحی اور گزک
اور نغمہ خوش لب حوض اور معشوق طرحدار
اور باغ پر بہار کل سامان طرب مہیا تھا
ایک دوست نے حالت نشہ مین یون
اُپج کی لی ع

کیا ہی سمان ہے جانفزا
رند ہین جمع جابجا
باغ ہے ایک دلکشا
صورت ہزار دلربا
بزم مین ہے عجیب رنگ
بجتی کہین ہے جلترنگ
گاتی ہے کوئی شوخ و شنگ
تن تنن تنن تنا تنا

مینہ کہین [illegible]

تن کے چلا کوئی سجن
ہے کوئی ڈل کوئی دمن
بلبل و گل ہیں ایک جا
ساقی جو مہوش کہین
مردم بادہ کش کہین
نعرہ العطش کہین
کرتے ہیں رند برملا
موسم نائے و نوش ہے
وقت وداع ہوش ہے
سب کو جنون کا جوش ہے
دور پہ دور ہے چلا
عہد ہے اب شراب کا
دور ہے آفتاب کا
جوش ہے کیا شباب کا
رند بنے ہیں پارسا
مفتی شہر مست ہے
قاضی بھی مے پرست ہے
شیخ سبو بدست ہے
کہتا ہے زبادہ خور ہیا
مرد ہیں مست اور خفا
عورتیں سب ہی گئی
کوئی ہنا کوئی
رنگ شراب ہے جا
ساقی لالہ فام ہے
لالہ سرخ اوسکا نام ہے

ہاتھوں میں سب کے جام ہے
اوسپہ گزک کا ہے مزا
نشہ ڈل کا زور ہے
شام کو سب کے بھر رہے
بزم میں ڈل ہے شور ہے
باغ میں حشر ہے بپا
حوض ہے رشک رود نیل
رشک نہر سلسبیل
جلوہ عرض کا ہے نزیل
آب حیات کا چھپا
۱- کبھی پیچ گوئی میں تم سب سے بڑھ گئے۔
۲- کیا داد دی ہے ماشاء اللہ۔
۳- پاگل ہیں ہیچ۔ واللہ ہمکو یہ بہت پسند ہیں خوب ہیں۔
۴- مذاق تو ہے ہی مگر عمدہ مذاق ہے یہ مذاق نہیں ہے۔
بن کے چلی کوئی دولہن
تن کے چلا کوئی سجن
ہے کوئی ڈل کوئی دمن
بلبل و گل ہیں ایک جا
۱- اسمیں کیا لطف ہے
۲- آپ کی ایسی کرتیں۔
۳- سبحان اللہ خوب مزا ہے۔
مفتی شہر مست ہے

قاضی جی سے پرہیز ہو
شیخ سے جو بدمست ہے
کہتا ہے یار چھوڑ بیا
۲۔ دل لگی کے دو چار لفظ اگر نکال دیئے
جائیں اور ان کی جگہ پر شین القاف لائے
جائیں۔ تو پھر دیکھیے کہ کیسی پھڑکتی
ہوئی غزل چوپٹ کی ہو جاتی ہے۔
۱۔ اجی جناب پھڑکتی ہوئی غزل تو ہمنے سنی
بھی نہیں ہے۔
کس بھی اس شوخ کی رات کو ہاتھا پائی
نوبت آ پہونچی تھی ساتھ بار دو پہر
۳۔ خدا کی مار۔
۲۔ لاحول ولاقوۃ۔
۴۔ پہلا مصرع ہے تو پاس شوخ سے ہم
لے اور دوسرے میں تھے بازو پکی
شاعری ہے
جوتی۔ مہمل شعر ہے۔ بھونڈا مذاق ہے
۳۔ بھونڈا سا بھونڈا۔
اتنے میں ایک صاحب جو زینے پر بیٹھے
تھے حوض میں لڑھک گئے۔
جل جلالہ۔ ایک غوطہ کھایا۔ مبارک۔ دوسرا
کھایا۔ مبارک باشد۔ بارے دو غوطے کھا کر
ابھرے۔ خود بھی ہنسے اور حاضرین نے بھی
قہقہہ لگایا جتنے آدمی بیٹھے تھے ہنسی
کے لوٹ گئے اور لالہ جی نے تالیاں

[illegible] قہقہہ لگایا اور وہ بہت
ہی جھینپے۔ ایک نے کہا بھئی خوب سنبھل کر
چل چھوڑ۔ دوسرا بولا۔
کشتی جعفر زٹلی در فی اور افتادہ است
تم بکر ڈبکیہ میکدہ [illegible] پار کن
تیسرے نے کہا معلوم ہوتا ہے حوض کے
پیراکوں سے مقابلہ کرنے گئے تھے۔
ذرا ڈاکٹر کو دکھا تو لو۔ ہڈی پسلی تو نہیں ٹوٹی یا مرمت
شکست و ریخت کی ضرورت ہو یا کہ شکستہ
بحر۔ اور یا فان تیمور لنگ اور ٹانگ سے
لنگڑے ہیں گھوڑے کا زین۔
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب
بہادر کے چچا جان نمودار ہوئے آپ فرمانے
لگے کون روکے سیدھے دراتے ہوئے
گھس گئے دیکھتے کیا ہیں کہ حوض پر جشن
ہو رہا ہے شراب کی بوتلیں بھی پھر رہی ہیں
اور لوگ بھی دھت اور نہیں بیٹھے ہوئے
ہیں اور شعر و شاعری بھی ہو رہی ہے اور
ایک چھوکری بھی ٹھمک رہی ہے۔ ان کو دیکھ کر
لالہ رخ بھاگنے لگی مگر چچا جان نے کہا
ارے کیوں۔ یہ بھاگتی کیوں ہے۔ یہ الو ڈاکٹر
صاحب نے کہا قبلہ و کعبہ یہ گانے کے
لیے بلوائی گئی ہے۔
چ۔ کیا مضائقہ ہے جوتی پرشاد
مزاج کیسا ہے

ج - قبلہ و کعبہ - ایک جام حضور بھی
ہاتھ سے پی لیں -
و - لاؤ بیٹا - بڑی خوشی سے -
ج - بسم اللہ -
ج - پی کر - اب یہ کہئے ڈاکٹر صاحب
انکا مزاج کیسا ہے -
ڈاکٹر - یقین تو ہے مزاج رو براہ ہے -
۱ - اب فضل الٰہی ہو جناب -
۲ - اب اطمینان رکھیے -
۳ - میں حضور کو مبارکباد دیتا ہوں -
ج - یہ تو اچھی ہی بات -
ج - مگر میں اطلاع کر دیجیے کہ اب
دماغ صحیح ہو گیا -
ج - شکر ہے خدا کا -
ایک صاحب جو قرض میں غوطے کھا چکے
تھے اسکے بعد گھر سے میں جا کے بیٹھے
اب چونک پڑے اور ایک پی کی ہانک
لگائی - (غر غرا غر - قرقرا قر - ڈاٹن ڈھن
غرقش - سے ڈیسی کھی سے ڈیسی)
جوتی پرشاد کے چچا نے ہنس کر کہا -
(جنگباز خاں ہیں) جنگباز خاں کی اطلاع
تھی شراب کو کہتے تھے بلکہ شراب کی
اس حالت کو جس میں انسان اپنے آپے
میں نہیں رہتا ہو اور بے کیف ہو جاتا ہے
چھیلی ہانکے ہو انہوں نے لگائی تو چچا
سمجھے کہ جنگباز خاں کی حالت ہو
گئی ہو گی اور اب گھر سے باہر آئے اور
الٰہی رخ کو دیکھ کر کہا میاں جان -
ایک بھی نہ چکو نہ ڈالیں ایک بھی زیادہ
ہو جاتی نہیں اس پر وکیل صاحب نے
آنکھ کر کان میں کہا ارے بھائی یہ کیا
اندھیر کرتے ہو -
جوتی پرشاد کے چچا آئے ہیں -
جواب - جوتی پرشاد کی ایسی کی تیسی -
ارے میاں ان کے چچا آئے ہیں -
جواب - چچا کی بھی ایسی کی تیسی -
ہائیں کیا جنون ہو گیا ہے - جواب
جنون اور چچا دونوں کی -
(منہ ہاتھوں سے ڈھک کے ارے چپ
چپ خدا کے واسطے دیجیے ہوش کی معافی ہو
اندھیرے کی داد نہ فریاد - اندھا راجا بیگار چوپٹ
آنحضرت نے فرمایا فریاد کی بھی ایسی کی تیسی
اور داد کی بھی ایسی کی تیسی -
ملازم خیرانہ تو فرمائیں بس
تمی عاصیان را ستائیں و خطا پوش
۱ - واہ اچھی اصلاح دی -
۲ - سعدی کی روح وجد کر گئی ہو گی -
۳ - اس وقت کلیوں پر جنون تھا -
۴ - خطا پوش و خطا بخش
جاتے جی [illegible] کھا کے لوٹنگی

صحبت مین کہنا اچھا نہین ہوتا یہان چلنا
چاہیے - اور اٹھکے چلے گئے - جونی پرشاد
نے پنی وحشت کا پورا پورا حال احباب سے
بیان کیا کہ آکر ... والی کی بیتابین توڑ پھوڑ اور
اوسکا تھال ڈال پھینکا دوڑا دیا اور کلوار کی
دکان کی ساری سرگذشت کہہ سنائی کہ
کیونکر بوتلین توڑین اور بوتلون کی اوندھی
لوٹ گئے اور بہت بھری اور اوسکے آدمی
کو ڈہی ٹے لینے کو دوڑایا اور چراغ گل کرکے
بلکہ ہی غائب کردی مارے ہنسی کے لوٹ
لوٹ گئے -
اسدن بارہ بجے رات تک سب بیا کیے
اور پیتے پیتے ایسی بدمست ہوئے کہ کسی کے
حواس ٹھیک نہین سب چور چور -
۱- ارے یار خوردین کہان ہے -
۲- خوردین کیا نا ... کیا تو مینڈھم کہاتا
ہون مین تھوڑی کہاتا ہے تو -
۳- سیان بجے کتوال اب ڈرکا ہے کیا -
۴- یار شراب اب نہین ہے -
۵- بس اب فضول ہے - بہت کثرت
ہوگئی -
ج - بھائی صاحب آج تو رات بھر
اوڑیگی -
۸- کچھ مزا تھوڑا ہی ہے - ہان کھانا منگوائیے
۱۰- کیا فائدہ کچھ تو ہونا چاہیے

۳- سیان بجے کتوال -
۴- انکو سب سے زیادہ تیز ہے -
انکو اب نہ ملے -
لائیے بین کباب اور پوریان آئین -
ڈاکٹر - مین ان ہندو دن کی پوریون سے
جلتا ہون -
لالہ رخ - اور ہمکو کبابون کے ساتھ پوری
ہی اچھی معلوم ہوتی ہے گرما گرم کباب اور
گرما گرم پوری اور چٹنی -
وکیل - بھیا تو جیسی ہندو حلوائیون کے
ہان ہوتی ہے ویسی کہین نہین ہوتی -
لاکھ تدبیر کرو وہ ذائقہ نہین آتا -
۱- اب اسوقت سب غنین ہین - مگر اتنے
حواس ہین کہ باتین کر رہے ہین اگر ایک
دور کر ڈالکے اور چلا تو بس -
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا مین -
پھر ع - درین غوغا کہ کس راکس نپرسد -
۳- سیان بجے کوتوال اب ڈرکا ہے کیا ارے
سیان - ارے سیان -
ج - اہنسکر انکی تو رسید آگئی -
۱- جی ہان پہونچ گئی -
۲- ابھی نہین ابھی کچھ دیر اٹکے ہین ایک
جام کی کسر ہے -
۳- بہت کھلکھلا کر ہنسے - سیان
بجے کوتوال رہے

اتنے میں لالہ رخ کمرے اندر گئی اور ادھر
ادھر سے ڈھونڈھ کر برانڈی کی بوتل
لے ہی آئی۔

ا۔ ارے یار مار ڈالا۔ اب سب ڈوبے

۲۔ ڈوبے تو ہیں ہی یہ کہو کہ اب پتا بھی
نہ لگے گا۔ اب تک تو تیر بھارے سے
ابھر بھی سکتے تھے۔ مگر اب ایسے ڈوبینگے
کہ غرقاب بلکہ گرداب۔

چ۔ ہاں سامان تو ایسے ہی نظر آتے ہیں
یہ پا کہاں سے گئیں۔

لالہ رخ۔ ہم تو پاتال کی خبر لانیوالے ہیں

چ۔ مگر تمھاری تھاہ کسی نے نہ پائی۔

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

سیاں بھئے کتوال۔ ارے ہاں۔

ا۔ انکو نہ دینا نہیں یہ کتوالی ہی جا بیٹھے
اس فقرے پر سب نے قہقہہ لگایا مگر وہ
لگا ہی گئے۔ سیاں بھئے کتوال اب کاہیکا
لالہ رخ نے سب سے پہلے انھیں کو جام دیا
بعد ازاں خود لیا۔ اور اس ہی کے بعد یکے بعد دیگرے
دور چلنے لگا اور جن جن کو بہت تیز نہیں ہوئی
تھی انھوں نے لگا تار کھینچا کیونکہ جسقدر جیسے
تھے انھوں نے کچھ تو آج ہی سا وہ چیسار
لئے۔ اور ادھر سیاں بھئے کتوال انکی طرح
فلک ہفت کی سیر کر رہے تھے

ان کے ہاں رمضان شریف نے ڈیرے
ڈال دیئے۔ ماہ صیام کے مہمان (سیاں)
تو لوٹ گئے اتنا پتہ نہیں بہت دور نکلے
اور جھک کر دیں پر لاوے تو نہیں گئے۔ بدل ہی
گئے۔ اسپیشل ٹرین پر مار امار انکے
بعد دوسرے صاحب بھی یہ ابوالرشید
تھے کیتیار نے کے شوق میں کہتے۔
تیزی اور خرابے کے ساتھ نہیں بچے
دو بجے تک نشست ہی اسکے بعد دو
سوا کسی کو نشست برخاست کی طاقت
نہ رہی۔ سچ ہے کہاں تک ہمکھ کی
حد ہے آخر کار چمن ڈوبے ہوا اسکی
باقی تھے انجمن ایک لالہ رخ اور ایک
ڈاکٹر نور خان۔

لالہ رخ (ل) آج بڑی بلا پی ہی۔

ڈ۔ مگر تم بھی کتنی چنچل ہو۔

ل۔ چنچل ہم ہی ہیں پھوپی اماں کہتی ہیں لالہ رخ
کیا ہوا سے تو ہاں کے پیٹ میں فونٹے لگے
کیونکر ہی۔ بولی بڑی بھی پھر کہتے ہیں لہا شوقین
تو تم ہی جھوٹی باتیں بچی ہے

معمور ہوں مشغولی سے شرابی سے بھری ہوں
دماغی مسیری پوشاک بھی میں جنس سے ہوں
ڈوبے سے تھے ہیں مگر یہ بڑا چچی جیسی کر رہی ہے۔

ل۔ چھوٹی بڑی آج خوش ہیں۔ سے پیتوں
چھوڑ کر نکالنے کے چھوڑ دو۔

م - (ہنسکر) سچ ہے تو ایسا ہی ہی -
اتنے مین آواز آئی (دستیان بھیجے کتوال)
اور لالہ رخ نے فوراً کہا (اسے یہ) پھر
چھینٹے دیے گئے – اسپر ڈاکٹر زندہ ہی ہنس پڑے
اور کہا (ایک مردہ تو زندہ ہوا – بس ایک اور
ڈاکٹر پھر جو سوئے تو جاگنا ٹھیک نہیں ہی سو گھٹنا
معلوم مُردون سے شرط باندھکر سوئے
ڈاکٹر اور لالہ رخ نے پھر تھوڑی تھوڑی پی اور
خوب مدہوش ہو گئے – کوئی چار بجے کے قریب لالہ
جوتی پرشاد صاحب کی آنکھ کھلی اور جا نوکرون
کو جگا کر حکم دیا کہ کوٹھری کھولکر ان آدمیون میں سے
جو گھنٹون سے گھبرائی ہین ایک بوتل نکال لاؤ
ڈاکٹر نے پوچھا کہان کشتیوں سے بھی آئی ہے بھئی (
انھون نے کہا کوئی آٹھ برس ہوئے کہ اجازت
لیکر کھنچوائی تھی – اور چار سال تک دفنائی
گئی ڈاکٹر نے کہا بے شک ہوگی – اسکا کیا کہنا
نسخہ کسنے دیا تھا (کہا نسخہ ایک حکیم کا لکھا
ہوا ہے – گاجر اور سنڈھی اور سونف اور
گڑہل کے پھول اور کیوڑا اور مرغ
اور تیتر اور بکری کا گوشت اور چھڑے
اور بہت سی ٹھنڈی چیزین ہین اور
رنگ سنہری اور بو کا نام نہین بلکہ
خوشبودار ایسی عمدہ کہ واہ – تھوڑی
دیر مین آدمی بوتل لیکر آیا –
ل – ارے اس ترنگ کے تیری بلی

ج – آج کی ملاقات ہے ادھی -
ڈ – بڑے وہ عادت پینے والے ہو بھئی -
ل – اب نہ ہو – کیا ماتم ہے نہین مر جاؤگے
ڈ – کیسی پاگل پن کی باتین کرتی ہو –
یہ اب ماننے والے ہین بھلا تم تو ہو –
رج – واہ یہ نہین تو چھاتی پر چڑھ کے
پلاؤن – ہم تو ڈوبین آپ لوگ فرشتے ہین
ہین – یہ کون بات ہی – سب کے پہلے تو
مین لالہ رخ ہی کو دونگا – جسنے انکار
کیا اور مین آگ ہو گیا بس –
ل (جام لے کر) اکثر اس چیز سے نوش کیسے
کرتے ہین – یہان ہر دم برق – برق دم دیکھو
واہ کیا چیز ہے واللہ –
ج – اب ان مُردون کو تو جگاؤ ڈاکٹر –
ڈ – اس کام مین لالہ رخ ہی برق پاشی ہین -
ل – اسے ہم تو جگا دین اٹھے گئے مُردونکو
سب کے پہلے میان کو جگایا – دو ہی چار بار چونک
اٹھتے تھے اور کہا (تھے دستیان بھیجو کتوال اب ڈر کا ہے)
دو چار بار جگایا نہ جاگے تو لالہ رخ نے کہا –
یہ موا مُردون سے شرط باندھکے سویا ہے
پانی لوٹے سے سر پر ڈال کر اہت تیرے
کی – وہ کلبلا کے اٹھ بیٹھے –
ل – بندگی بڑے میان – مزاج اچھے –
جواب – (مسکرا کر) اسکو نے طبیعت سست ہے تو بڑی بھلی
ل – اسے اسی [illegible] جاتی رہتی ہے

ج - ہاں بابو جی آپکو جانا گ بھی ... سے
اچھا ہوتا ہے۔
جواب - اور سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔
ڈ - نہین اسوقت تھوڑی سی ضرور لینی
چاہیے -
ل - لو ڈاکٹر نے بھی کہدیا اب کیا ہے۔
جواب - اچھا لاؤ پیچ کہین نی تو پی ہی سہی۔
پی کر، خدا کی قسم آنکھین کھل گئین آب حیات
ہے - یہ کہان سے آئی بھئی یہ تو نئی
چیز ہے واللہ کیا ذائقہ ہے۔
ج - اب اورون کو بھی زندہ کرو۔
ل - پہلے ڈاکٹر کو تو دو۔
ڈاکٹر نے بغیر پانی ملائے پی اور بڑی
تعریف کی کہا راح روح اسی کا نام ہے
اول تو خوشبودار دوسرے خوش ذائقہ
تیسرے فائدہ بخش ضرور ہوگی آلکوہل
اسمین کم اور جسکے وہ صاف کیا ہوا
بہت ہی صاف کیا ہوا - اب اسکے مقابل
مین تو برانڈی کی کوئی حقیقت ہے
آپ کی ہوسکی کی - بھئی ایک جام پانی
ملاکے بھی دو - ایک جام پانی ملاکے
بھی دیا - اور ڈاکٹر نے بڑی تعریف
کی اور لالہ رخ نے بھی تائید
کی کہ مین تو صورت کے دیکھتے
ہی خوش ہو گئی تھی - اسکے بعد سب

ایک پوری بوتل ختم ہوگئی اور دوسری شراب
آڑنے لگی - اسوقت باتین ...
برابر خوشی اور ... ہوا اور کوئی شغل
نہین اور وہی اسی دن کی حالت کہ کسی
کھانا کھویا اور کسی نے ... گیا اور کوئی کسی
رنگ اور کوئی کسی ترنگ مین بیٹھا - ہنوز
یہ طرہ البتہ ہوا کہ ایک لالہ رخ کے
علاوہ دو اور آئین - ایک گوری ساقن
اور دوسری جلالی دیہاتن - وہی ہوق ...
وہی چہل پہل تیسرے دن صلاح ہوئی کہ
شہر مین پورا پورا لطف صحبت نہین کہین
دیہات مین ان سب کو لیکر چلنا چاہیے
تاکہ بالکل آزادی ہو -
کیسے رہا ہے کا ہے تماشہ -
سب نے اسپر صاد کر دیا -
ڈاکٹر اور وکیل تو شریک نہوسکے انکو اپنا
اپنا کام تھا اور سب احباب مع تینون
رنڈیان شوخ و شنگ کے ایک باغ مین
گئے جو شہر سے کوئی تین کوس پر تھا وہان
چھوٹے بڑے میان ہشو ایک جھولے پر لالہ
رخ کو لیے جھول رہے ہین - کوئی دوست
جلالی کے سے پینگ بڑھا رہے ہین کوئی گوری
ساقن کو دھکیل رہا ہے راہ پر لا رہا ہے
کھانے پینے کی افراط - میوے ہر قسم کے
موجود تمام دنیا کی راحت اور سامان

نشہ چڑھ گیا - چاہیے تھے ناچیں - چاہیے
کا گیں بجائیں ڈھول بجائیں - خوب دھما
چوکڑی مچی یہاں ہشو دو دن تک بیہوش
کسی وقت ہوش آنے ہی نہیں دیتے ہیں -
سر ٹھیکا ہوں پلا دے سے سرجوش ہے
سا لگتا دو ڈاکٹر پھر آنے لگا بیہوش مجھے
رہ مجھکو اپنے سر پا کی ہی خبر مجھ بھی نہیں
سب سے زیادہ بدبخت ہشو تھے
یہاں تک کہ دل دھڑکنے لگا اور مارے
پیاس کے دم نکلنے لگا - ہونٹھ ہر دم
خشک - پانی کی صراحیوں پر صراحیاں
خالی کردیں مگر ہونٹھ اور حلق تر نہوئے
اور ہوں کہاں سے - دن رات بوتل منھ
سے لگی رہی - کبھی دم اس سے خالی ہی نہیں
ہشو - ارے یار کوئی تو ہمکو ایسی شے پلاؤ
کہ ذرا حلق تر ہو - ہونٹھ کانٹا ہو گئے

۱- برف برابر پلاتے جاؤ -

۲- اب تم سونے کا دھیان کرو -

۳- یہاں ہے کتوال اب ڈر کا ہیکا رہی

سبحان اللہ! انکی تو جان پر بنی ہوئی ہے
اور ایک صاحب صلاح دیتے ہیں کہ
سونے کا دھیان کرو - کیا اچھا وقت
آرام کا نکالا ہے کہ وہ دوسرے صاحب
فرماتے ہیں کہ یہاں بھی کتوال اب ڈر
کا ہیکا - کیا خوب موقع گانے کا ملا ہے

اُنکے لب کانٹا ہو گئے -
حلق سوکھا جاتا ہو اور آپ کو گگی بازی
کی سوجھی ہے اور وہ صاحب صلاح دیتے
ہیں کہ ذرا سو رہو -

لالہ جوتی پرشاد صاحب کا برا حال تھا
خدمتگار انکی اجازت کے بغیر گاڑی پر سوار
ہو کر شہر سے ڈاکٹر کو بلا لایا ڈاکٹر نے انکے
دیکھا تو برا حال تھا -

ڈاکٹر - کیا حال ہے -

ہشو - آہستہ سے ہونٹ برا حال ہے -

ڈاکٹر - کثرت ہو گئی ہوگی - یہ برا عیب ہے
اعتدال عجب شے ہے -

ہشو - جان پر بنی ہوئی ہے - اُف -

ڈ - (ماتھے پر ہاتھ رکھکر - گرم ہے نبض
دیکھکر - تیز بخار ہے - زبان دیکھکر)
اچھا بالفعل کیوڑہ کا شربت بنواؤ عمدہ
چینی اور کیوڑے اور برف کے ساتھ پی لو
دیکھو ابھی تسکین ہوئی جاتی ہے اس چیز
کے لیے کیوڑہ اکسیر ہے -

ڈاکٹر صاحب کے حکم کے مطابق خدمتگار
شربت تیار کرنے چلا تو کئی آدمیوں نے
اُسکو بلایا اور پوچھا کیونکہ سب کے سب
گولی کھائے ہوئے تھے اور سب کو دوا کی
ضرورت تھی دو دن تک شراب
اُڑتی رہی -

۱۔ ارے کبھی اور بھی آنا۔ کشمش کا شربت
ذرا زیادہ لانا۔
۲۔ ہم بھی پیئنگے۔
۳۔ اور پیسے کا کون نہیں۔
خ (خدمتگار) میں ایک گھڑا بھر لیے آتا
ہوں سب صاحب پیئیں۔
ڈاکٹر۔ ہاں اس سے کم میں کچھ بھی نہ ہوگا
سبکے سب پیئیے پھونک کے آئے ہیں۔
ہشو۔ موت کا سامنا ہے۔
یہ کہکر ہشو لیٹے ہی تھے کہ چکر آگیا اور گر کے
بیہوش ہوگئے۔ دو چار منٹ میں غشی
کی حالت [illegible] دفع ہوگئی تو آنکھ کھولی
اور پانی مانگا۔ ڈاکٹر نے کہا اب کیوڑے کا
شربت ہی پیجیے۔ برف اور کیوڑا ڈال کے
لطف دیگا۔ اور کیوڑے سے ٹھنڈک
پہونچیگی۔ بعض لوگوں کو اسکا خبط ہے اور
اعتدال سے کام نہیں لیتے انکا یہی حال
ہوتا ہے۔ اور جوتی پرشاد تو ہشو ہی ہیں
چھوٹی تو اس کمبخت پن کے ساتھ کہ
بوتلیں اور شیشے یکلخت چور کرنے لگے
اسکو توڑا اسکو پھوڑا۔ وہم ہوس۔ ہم ہشو
کہتے ہیں تو پیتے نہیں اور پینے پر آئے
تو [illegible] کے خلاف عقل سے دشمنی
بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ دو دو
تین تین دن روز و شب مخمور دن رات

صبح شام وہ پیتے پر پیتے [illegible]
چڑھی رہتی ہے ؎
نہ چندان بخور کز دہانت بر آید
نہ چندانکہ از ضعف جانت بر آید
افراط و تفریط اسی کا نام ہے۔
ایک ہفتہ تک لالہ جوتی پرشاد صاحب
ہشو کھٹیا سے نہ اٹھ سکے یار دوست
احباب عزیز سب کو انکی جانب سے
اندیشہ پیدا ہوا کہ خدا ہی خیر کرے روز
دو وقت ڈاکٹر آتے تھے اور باہم مشورہ کرکے
نسخہ لکھتے تھے اور ایک کمپونڈر ہر دم پاس
رہتا تھا۔ آٹھویں روز انکی طبیعت ذرا سنبھلی
ڈاکٹر نے صلاح دی کہ دفعتہ شراب نہ چھوڑو
ایکدم سے ترک کردینا نقصان پہونچاتا ہے
مگر انھوں نے ایک نہ سنی اور ایکدم سے ترک
کیا۔ کچھ روز تک [illegible] ہاتھ پاؤں ٹوٹتے
رہے پھر کچھ بہت کم ہوگئی۔ رات کو نیند
بہت آتی تھی دنیا کا حال انتہا سے زیادہ
خراب ہے اور باغ سے باہر نہ نکلے
دن رات باغ ہی میں رہتے تھے اگر کوئی
ملنے گیا تو ذرا دیکھ لیتے لی لیے ورنہ
کسی سے سروکار نہیں [illegible]
اور نوکروں کو تاکید کیدی کہ خبردار شراب
پی کے ہمارے سامنے نہ آنا۔ باغ بھر میں
شراب کا نام و نشان تک نہ رہنے پایا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور نہ کوئی بوتل کسی قسم کی ہو تیل تک
کی ان کو آنے ہا تھ لگانے تمام اور جام اور
ترشت تک سے نفرت ہے۔
ایک روز انگریز دوست نے ولایتی سے
مزاج پرسی کی تو گوشۂ خلوت چھوڑ کر ایسے
بے تحاشہ بلا غم سے بھاگے کہ منزلون
پتا ہی نہین۔ جاتے جاتے ایک پارک
مین پہونچے۔ شام کا وقت تھا کوئی ساڑھے
سات بجے۔ ہری ہری دوب پر تکلف کے
ساتھ کھانے کی میز اور کرسیان چنی ہوئین
تھین اور صاحب لوگ اور میمین اور تین
کھانا کھا رہے تھے اور سارجنٹ کا پہرا تھا
کوئی اُدھر جانے نہین پاتا تھا مگر آپ
اُسکی آنکھون مین خاک دھول جھونک کر گھس
ہی تو پڑے اور ایک سرے سے بوتلیں
اور گلاس توڑنے شروع کیے سب
ہکے بکے یا الٰہی یہ کیسی بلا ہے درمیان
نازل ہو گئی۔ گرفتار ہوئے لوگون نے
پہچانا۔ کہا حضور یہ فلان رئیس کے بھتیجے
ہین صاحب کمشنر انکے چچا سے واقف
تھے انکو فوراً بلوایا اور کہا آپ کل بھتیجے کو
فوراً پاگل خانے بھیجیے۔ اسوقت انھون نے
بڑی بے ضابطگی کی۔ دو میم صاحب کو
غش آگیا۔ اور ایک خانسامان کے
سر پر بوتل توڑ دی۔ وہ بے چین ہے

آپ انکا علاج اپنے آپ نہ کر سکیں گے بہتر
ہے کہ چند دن پاگل خانے مین رہتے دیجیے اور
ان کا علاج کیجیے چچا نے صاحب
کمشنر صاحب سے کہا کہ حضور آپ کے حکم
کی تعمیل مین کوئی عذر نہین ہے مگر یہ
پاگل خانے گیا تو دو تین گھڑی گھٹ کے
مر جائینگی۔ بس اسکا خیال ہے مین کل
مجسٹریٹی مین درخواست دیدونگا کہ مجھے
اجازت دیجائے کہ اس پاگل کو پا بہ زنجیر
کر کے حراست مین رکھون صاحب کمشنر
نے اس رائے سے اتفاق کیا اور دوسرے
روز میان ہشو کو کسی بہانے سے مجسٹریٹی
لیگئے مجسٹریٹ نے انکا نام دریافت کیا
انھون نے اپنا کارڈ دیا انھون نے کئی
سوال کئے سب کا جواب دو۔ فلاسفی کے
مسائل پوچھے یہ برق دم ہر سوال کا جواب
موجود۔ تاریخی واقعات مین بحث کی یہ پورے
اُترے تب انھون نے جھلا کر کہا ادل اسکو
کون پاگل کہتا ہے لوگ آگے بڑھ کے
کہنے ہی کو تھے کہ صاحب کمشنر بہادر سے
پوچھیے۔ کہ اتفاق سے دفتری صاحب
نے اجلاس پر روشنائی کی بوتل دوات
مین روشنائی ڈالنے کو لایا بوتل کا دیکھنا
تھا کہ یہ زن سے اجلاس پر تھے اور جاتے
ہی دفتری کے ہاتھ سے چھینی اور پھینکی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو سوٹنکڑے صاحب کے گردوں پر روشنائی
ہی روشنائی ہو۔

سر رشتہ دار پر ریل کے ورکشاپ کے خلاصی
کی کہبتی ہوتی تھی - ایک وکیل صاحب
داڑھی سرخ سرخ رنگا کر تقریر کر رہے تھے
روشنائی کچھ ریش مبارک پر کچھ حلق سے
اوتر گئی - چل چلاؤ -

کورٹ محرر - کانسٹبل -

چپراسی سب اجلاس پر پہونچے اور انکو لے
آئے اور صاحب نے سر رشتہ دار کو اشارہ
کر دیا کہ حکم لکھدو کہ زنجیر پاؤن میں پہنانے
کی اجازت ہو دوسرے دن چپراسی جو انکو
ڈھونڈتے ہیں تو انکا کہیں پتا نہیں سمجھے
کہ ہمارا وحشی نکل گیا -

اُسدن تو اچھی طرح آئے کھانا کھایا اور
کوئی بات خلاف عقل نہیں کی چچا نے
احباب اور عزیزوں کے مشورے سے یہ رائے
قرار دی کہ آج انکو یونہی آرام کرنے دو
کل سے کارروائی کی جائیگی - یہ آدھی رات
کو وہانسے اپنی گاڑی پر سوار ہوکر ایک ہوٹل
میں جا کے رہے - اور صبح کو وہانسے سوداگروں
کی دوکان پر تشریف لیگئے اور وہاں ادھر
ادھر بہت کچھ خریداری کی - رئیس آدمی
سمجھکر سب نے انکی عزت و آبرو کی - کسی کو ملا
کے سات دیئے اور تین کا رقعہ لکھدیا کسی کو
حکم دیا کہ فلاں مقام پر آدمی کو بل لیکر
بھیجدو کسی سے کہا بل اور اسباب آج شام کو
ہمارے پاس بھیجو - کوئی کہیں گیا کوئی کہیں اور
یہ جو ہلے ہوئے تو سیدھے اُسی ہوٹل پہونچے - بیتا
صرف کر دیتا - دوسرے دن انکی پاگل پنے کی
خبر شہر بھر میں مشہور ہوگئی لوگ پہلے ہی سے
جانتے تھے کہ سڑی ہے -

چھٹا دورہ

وحشی ! وحشت ! وحشت

ایک رئیس ایک جوڑی گاڑی پر سوار
ہوکر صدر بازار گئے اور ایک مالدار بزاز
کی دکان پر جاکر دو عمدہ سوٹ بنوائے
ایک ریشمی اور دوسرا بانات کا اسکے
بعد ٹہلتے ٹہلتے بزاز کی آنکھ ذرا چوکی ہی تھی
کہ آپنے ایک چرمی بیگ جسمیں بوتل اور
گلاس سفر کے لیے رکھا جاتا ہے جھپ سے
اُٹھا کے بغل میں لیا اور بزاز سے رخصت ہوئے
تھوڑی دیر میں ایک سارجنٹ آیا انگریزی
میں لالہ سے کہا - ہم اپنا بیگ یہاں بھول
گئے ہیں - اوسمیں ایک بوتل ہے اور گلاس
بزاز کے آدمی نے کہا جی ہاں رکھا ہے
لالہ نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں کہا آپ
بیٹھیں میرا آدمی لیئے آتا ہے - آدمی نے
ادھر ادھر دیکھا تو سب ہے مگر بوتل اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گلاس بھر کر نہ لائے یا اسکے ساتھی آدمی
اسکے ہوش اُڑ گئے اسکو اس کے نظر ادھر
ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا مگر وہ بھاگنے والا
ملنے والا نہیں۔ ہشو کی تو پھر دنیا بھر میں
اسکا کہیں پتا نہیں۔ ہر طرف ڈھونڈھ مارا
کہیں ہو تب تو ملے۔ دکان پھر پریشان بزاز
اسی آدمی کو الگ کر رہا کہ آدمی نے جھوٹ
موٹ ٹھگ لیا آپ اسکو دام دینے پڑے
اور وہ سینکڑوں قسمیں کھاتا ہے کہ رقم وہاں
ابھی ابھی یہاں پر رکھا تھا۔ بزاز اور نوکر میں
جھگڑا ہو رہی تھی کہ ایک آدمی
وہی بیگ لیکر آیا اور بزاز کو ایک چٹھی کر
بیگ بھی دی جس میں انگریزی میں لکھا
تھا لالہ صاحب ہم شراب اور شرابی دونو
کے دشمن ہیں۔ تمہاری دکان پر شراب
کی بوتل کا بیگ دیکھا آگ بھبھوکا ہو گئی
سر سے پاؤں تک پھنک گیا۔ میں نے
بیگ ڈالا اور لیا ہوا بوتل راستے میں توڑ
ڈالی۔ گلاس کے چار ٹکڑے کئے۔ جو کہ
بیگ بھیجتا ہوں۔ اس آدمی کو انعام دو
باقی خیر و شر السلامت۔ راقم ہشو
بزاز نے یہ خط نہایت اضطراب کے
ساتھ پڑھ کر سارجنٹ کو دیا۔ پہلے تو
اسکی سمجھ میں نہیں آیا مگر جب لالہ نے سمجھایا
تو بہت ہنسا۔ بزاز نے آدمی کو حسب الحکم

لالہ جی کو شاہ ولی چپکے اور سارجنٹ
سے پوچھا اور گلاس کے دام پوچھے۔ وہ
آدمی ٹیک ٹھا بیگ کے بیچ ڈالا اور
چلا گیا اچھا پاکر اس سے لین دین کی
ہوا اور وہی ہوا۔ الغرض اسکا بھائی اور
دکان میں الشریک کا فعل ہے
جبکہ شاہ کے سوا اور کوئی یہاں آیا نہیں
اور وہ ایک دیکھا اور کسی آدمی نے
اب سنئے کہ لالہ جی پر شاہ صاحب یہاں
سے دکانوں کی دوسری لین میں گئے
اور ایک بساطی کی دکان میں اتر پڑے
دکان بڑی تھی بساطی اکثر اسباب
دکھانے لگا اس سے آپ نے کنگھی
مانگی وہ کوٹھری میں گیا کہ اتنے
میں موقع وقت غنیمت جانکر آپ نے جلدی
جلدی دکان کی اسکریو بھی کاگ بیچ اسکا
جیب میں رکھ لی تو پیچھے اور ادھر بساطی کا
لڑکا ملازم بھی اتفاق سے انکی طرف
دیکھ رہا تھا۔ اور انکو خبر نہ تھی کہ کوئی ہماری
تاک میں ہے۔ بساطی کنگھیاں لیکر
آیا ہی تھا کہ لڑکے نے میاں ہشو کا ہاتھ پکڑ لیا
ہشو۔ ہے ہے کیا بات ہے
بساطی۔ ہاتھا پائی ہو گیا ہوا رہے
ایک رئیس کا ہاتھ پکڑ لیا چھوڑ دے
لڑکے یہ کون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سکھہ - رئیس اسکو کون کہتا ہے
یہ چور اسکا باپ چور -
ہشتو - دیکھو اسکو سمجھاؤ -
بساطی - کپور سنگھ تمکو آج جنون ہوگیا ہے
تم ہماری دکان سے نکل جاؤ -
سکھہ - ارے سرکار یہ تمھارے دیس
دی سردار اور چوری چکاری کرے
پاکٹ مین ہاتھ ڈالکر - دیکھیے یہ چور اسکا
باپ دادا چور -
بساطی - لاحول ولا قوۃ ابے بس جا بیٹے
کوئی دوسرا ہوتا تو مار کے اُدھیڑ ڈالتا
سپاہی - وہ تو کپور سنگھ نہ دیکھتے تو مار ہی
لے گیا تھا اب چلو تھانے - کاگ پیچ
چرانے چلے تھے چلو تھانے بیس بید سے
کم نہ پڑینگے -
بساطی - لیجاؤ تھانے پر -
اتنے مین انکا خدمتگار - آیا - اور کوچمین
گھوڑون کو سائیسون کے سپرد کر کے
کود پڑا - اب یہ بھی تین آدمی ہو گئے اور
باہم دنگا ہونے لگا -
کوچمین - کسی رئیس کی عزت لیتے ہو -
خدمتگار - یہ کاگ پیچ چرانے والے لوگ
ہین جنکے نوکر چاندی کے کپڑے پہنے ہین -
سکھہ - ارے انکھون مین خاک جھونکتا
ہے - پوچھہ تو یہ پیچ کہان سے نکلا بیوقوف

اس سے کتنا چلتی گھوڑا جوڑی گاڑی پر
سوار اور چوری -
کوچمین - بس زبان سنبھال کے بول
بڑا وہ بنکے آیا ہو -
یہ ہنگامہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک دکاندار نے
پیچھے سے کوچمین کے کان مین کہا - ارے
بھئی اس تو دیوانہ ہو گیا ہوگا دکاندار
کو کچھ روپے دیکے ویسٹ کردو - مالا
(معاملہ) رئیس آدمی ہین بڑے بدنام ہونگے
کوچمین نے کہا اگر یونہی سب رئیس ڈرنے
لگے تو جسکا جی چاہے دھمکائے - بساطی نے
آدمیون سے کہا کہ کانسٹبل کو بلاؤ انکو
پچا ہی بنا کے چھوڑونگا - جانتے کہان
ہین چیڑا لگنہیر واب دس یا پانچ آدمی
اور جمع ہو گئے -
۱ - ارے میان جوڑی گاڑی پر سوار
ہین چوری کیا کرینگے حضور گاڑی پر
سوار ہون یہ بساطی بڑا بد نہاد ہے -
۲ - کسو رئیس کو بے عزت کرتا ہون
بھلی نسی ہے -
۳ - ارے تو کیا دکاندار کو کتے نے کاٹا تھا
۱ - کوئی کسی کو جھوٹ نہین لے مرتا -
الغرض بڑی دے دے کے بعد خدمتگار
نے بساطی کے ملازم کو بیس روپے
دیے اور اسنے اپنے آقا کے حوالے کیے

تب جاکے کہین الٹی پوتی پشتانی کی آبرو
بچی ۔ اور سوچے کہ ہشتو کو غچے دیے تھے
مگر یہ ایک گرو سے ۔ کوشش تو یہ کی تھی
کہ بوتل کے کو پیتے کے پیچ گھا کے کھاری
کنوین مین پھینکدین مگر لینے کے دینے پڑے
ہات تیر سے کی ۔ دھر لیا گیا تا ادکید ہی
یہان سے میان ہشتو صاحب بہت ہی
رنجیدہ اور افسردہ اور پژمردہ گاڑی پر
سوار ہوئے سیکڑون جوتے پڑے
ہوئے ۔ چورینے ۔ باپ کو بھلوا تین سنوائین
ہاتھ پکڑا گیا جیب کا رگ اسکو پونچھلے
سکہ بکھرا ۔ دوسرے آدمی نے اوندھی
سیدھی سنائین لوگ جمع ہوے ۔ سب کے
روبرو چورنے آدمیون کے سامنے ذلیل
ہوئے ۔ کانسٹیبل بلوائے جاتے تھے
بس ضرب پید کا قصہ لگایا گیا ۔
اُس روز مارے رنج کے کھانا نہین کھایا
گھر مین جاکے سو رہے ۔ دوسرے روز
بخار آ گیا ایک ہفتے تک بیمار رہے
جب آرام ہوا تو صدر بازار والی بساطی کی
کل کارروائی بھول گئے ۔ اور پھر صدر بازار
چلے ۔ اسمرتبہ ونگیٹ پر سوار تھے نہ وہ
خدمتگار نہ کوچبین نہ وہ سائیس ۔ ورنہ
وہ لوگ ضرور سمجھاتے کہ حضور صدر بازار
کی طرف سے چلین ابھی اٹھوا رہی

ہوا ہی کہ وہان فضیحتا ہو چکا ہی صدر بازار
مین جاکے گاڑی سے اب انگلیان اُٹھنے
لگین ۔ (۱) وہی جلتے ہین وہی جنہون نے
کاگ پیچ کی چوری کی تھی (۲) لستنے بڑے
رئیس اور ٹکے ٹکے کے مال کی چوری واہ
(۳) انکا اسمین کوئی قصور نہین انکے دماغ
مین خلل ہے (۴) میان وہ جنہون نے
بوتلین چرائی تھین اور کاگ پیچ پاکٹ مین
رکھکر بھاگ گئے تھے وہ آج پھر آئے ہین ۔
انکو کیا خبر کہ یہان کیا ہنڈیا پک رہی ہے
ایک سوداگر کی دکان مین دھنسنے ہی کو تھے
کہ اُسنے للکارا یہان نہین یہان نہین اور
دکان دیکھیے جیسے کوئی کسی فقیر سے کہتا ہے
لاحول ولا قوۃ ایک اور دکان پر قدم رکھا
ہی تھا کہ دکاندار نے کہا حضور ہمنے دکان
بڑھا دی ۔ جو لینا ہو وہ اور دکان سے لیجیے
یہان سے چلتے چلتے ایک اور دکان مین
گھسے ۔ دکاندار واقف تھا کہ ہشتو یہی ہین
مگر مہذب آدمی تھا زبان سے کچھ نہ کہا
خود بھی ساتھ ہو لیا اور انکو موقع چوری
کرنے کا نہ دیا ۔
ہشتو ۔ کوئی بڑھیا منی بیگ ہے ۔
جواب ۔ جی نہین ۔
ہشتو ۔ کوئی قیمتی پنسل ہے ۔
جواب ۔ مین تو ایک ٹٹ پونجیا بساطی ہون

حضور کسی بڑی دکان مین جائین -
ہشو - اچھا ہم یہان ٹہل رہے ہین تم کسی بڑی دکان سے جاکے لادو -
جواب - ہونہہ - بس اب تشریف لیجائیے مین اس دھوکا دھڑی مین نہ آنے کا تسلیمات
ہشو - کچھ کچھ اب سمجھے کہ لوگ انکے آنے کے روادار نہین ہین - اب کسی دکان مین جانے کی جرات نہوئی - اور گاڑی پر سوار ہو کر روانہ شدہ - سوار ہو کر چلے ہی تھے کہ آواز آئی الداے لدا ہے ہشو سمجھ گئے کہ یہ آوازہ ہمین پر کسا گیا مگر کرتے کیا کسی نے انکا نام تو لیا ہی نہ تھا اور نام لیا بھی ہوتا تو بازار بھر ایک طرف اور یہ ٹڑون ٹون کا ناٹو بدھو نقر - ایک کی دوا دو مثل مشہور ہے یہان سے ذلیل ہو کر چلے تو سیدھے گھر آئے اور دو دن تک گھر ہی مین رہے باہر نہین نکلے -
خواہش بردہ بہ - گھر مین لکچر بازی یون شروع کردی -
صاحبو - یہ بادۂ خیمہ وہ ہے - کہ الامان اس سے خدا بچائے - اللہ نہ کرے کہ اسکے پاس کوئی کبھی پھٹکے - الحذر الحذر یہ وہ ناگن ہے جسکا کاٹا پانی تک نہین مانگتا - مگر لوگون نے اپنے ابنائے جنس کے بہکانے کے لئے کہنا شروع کیا ہے

می خور می خور اگر خدا میخواہی -
ناکردہ گناہ پیش قاضی بنرند
سبحان اللہ اگرچہ پینے کے ذریعہ سے خدا کی زیارت نصیب ہوگی تو حضرت بندہ اللہ کی ایسی زیارت سے در گذرا اسکے یہ معنی نہین کہ ہم خدا کے خواہش مند ہین نہین بلکہ تا زہراں کن کہ خریدار تست -
تیسرے دن پھر شیطان نے انگلی دکھائی اور ہشو صاحب نے وحشت کی لی اور چند اشعار آبدار تصنیف فرمائے -

پرسون گئے ہم صدر بازار
آئے وہان سے ذلیل اور خوار
جاتے جدھر ہین دودو دبک
بھاگ اے مردود دبک
دیکھ دبکا کر بھاگے ہم
پیچھے جوتی - آگے ہم
آوازے سب کسنے ہمپر
بھاگے لو لو گیدی خر
اکا دکا ہم وہ لاکھ
ہم ہشو اور انکی ساکھ
ہم پردیسی انکا گھر
پھر آگئے ہم وان دردر
کوئی دوست نہ کوئی یار
دشمن سارا صد ہزار
لولا کوئی شُن لو بھائی
ہشو کی جب شامت آئی

مارا مار گیا ذرد در

پھر تیر لگا دو کانون پر

بمبوق بڑا یہ ہشو ہے

ہشو ہے بھئی ہشو ہے

نظم ہے یا ہشو کی نانی

چورن والون کی ہے بانی

چوران کھالو ہشو یار

توڑ کے لاؤ ایک انار

کھائے انار اب جائینگے

خیر جان کی لائینگے

جام ہے کیا آدمی ہے کیسی

پینے والے کی ایسی تیسی

ساقی کی دم مین نخرا ہے

جبھی یہ بوڑھا غمزا ہے

بھٹی جیا ہے جیسی اسے

کلوار کی ایسی تیسی ہے

کاگ بورا ہے ای جی واہ

توڑی بوتل اللہ

وہ شیطان ہم نوری ہین

وہ گھاگر ہم ٹدری ہین

انکے اصحاب ایکروز ملنے گئے تو یون

گفتگو ہوئی۔

ج۔ شین بے الف بے یہ چار حرف

آج سے ہم کبھی استعمال نکرینگے۔

ج۔ یہ تو محال ہے ایسا کوئی جملہ لکھیو

ب۔ خیر کچھ ہے خیال۔

ج۔ (قلم دوات کاغذ لیکر) ہم من عقیدت

مند تسلیم۔ ہم کل تپ اپنی دق تھے حکیم

دیدکسی کو حکم دیجیے کہ نسخہ لکھدین کہ تپ مجھے

سفید ہوتی ہے۔ وہ دو تولے دیجیے کہ وقت

بعل پی لون۔ تپ دق ہے۔ علالت

سے رخصت ملے۔ صحت مقدمہ ہے

صحت نعمت ہے۔ دو بیٹی سکین کی

منڈی سون فیتھو فل نویو۔

ب۔ واللہ خوب لکھا ہے۔

ج۔ بیشک خوب لکھا ہے۔ انگریزی ہی مین

کیا لکھا ہے۔

ب۔ منڈ کے معنے کھپوری کے معنی مجھے

شون کے معنی جلد فیتھ قل کے معنی

خیر خواہ۔ نویو کے معنی بھتیجا۔

ج۔ آہستہ سے۔ اب اسکو پاگل کون کہے

مولوی۔ کیا اچھا خط لکھا ہے۔

ج۔ بے عمدہ چیز نہیں ہے۔

ب۔ کیا خوب اس فقرے مین بھی کوئی

شراب کا حرف نہین ہے۔

نہ شین نہ رے نہ الف نہ بے۔

ج۔ ہان بیشک نہین ہے۔

ج۔ مخدوم من بن بشری نہین ہون۔

ب۔ کیا خوب۔ اسوقت تو ذہن

ترقیون پر ہے

ج - شعر شاعری بہت اچھا شغل براے
شاعران گرانمایہ سب صرف اور سب
غل و غش چار روز طبیعت بہلانے کا
قیاس کیا گیا۔

ب - اسکے کیا معنی۔

م - یہ بے تکی ہوئی بندہ نواز۔

ج - بے تکی نہین ہوئی یہ خوب ہوئی اسکے
یہ معنی کہ کوئی لفظ اس جملے مین ایسا نہین جس مین
شین یا رے یا الف یا بے نہو۔

م - بڑا طبیعت دار آدمی ہے۔

ج - بس اسی طرح ہوش کی باتین کیا کرو۔

ب - ایسا ہو تو ہم اپنے آپکو بڑا خوش نصیب
نہ سمجھین۔

ج - ع - برات عاشقان بر شاخ آہو

م - سبحان اللہ۔ برات مین بے اور رے
اور الف۔ عاشقان مین الف اور شین بر
مین رے اور بے شاخ مین شین اور الف
آہو مین الف پورا مصرع۔

ج - ع - شکر بہ ترازوے وزارت برکش۔

م - خوب شکر اور بہ اور ترازو اور وزارت
اور بر اور کش سب مین شر کے دو دو ایک
ایک حرف موجود۔

دس دن کے بعد طبیعت نے پھر پلٹا کھایا اور چھ
روز تک اتنی پی تھی کہ ہوش حواس غائب تھے
ساتوین دن شراب کے نشے مین خود ولایت بازار

مین آئے اور ڈاکخانون پر انکی بدحواسی کی پولیس
کو دست اندازی کرنی پڑی چونکہ انکے چچا ایک
مشہور آدمی اور ہر دل عزیز رئیس اور
آنریری مجسٹریٹ تھے انکے ساتھ رعایت
کی اور خود پولیس والون نے انکو انکے گھر
پہونچا کر انکے چچا کے سپرد کر دیا۔ انھون نے
گھر پر بھی آسمان سر پر اٹھا لیا اور
ایک ہفتے تک سواے گالی گلوچ مار
دھاڑ جوتی پیزار دھر پکڑ کے اور کوئی
کام نہ تھا۔ چچا اور احباب اور بھائی
اور ملنے والے عاجز آگئے اور صاحب
مجسٹریٹ سے پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کے
نام چٹھی لکھوائی اور صلاح ہوئی کہ
مولوی صاحب کے ساتھ گاڑی پر بیٹھکر
پاگل خانے جائین اور انسے ذکر بھی نہ کیا
جائے ایک خدمتگار نے انکو سمجھا دیا کہ
مولوی صاحب کے ساتھ آپ کل صبح کو
پاگل خانے بھیجے جائینگے چٹھی وہان کے
صاحب کے نام سے آئے ہین۔

ساتوان دورہ

مُلّا پاگل

مولوی صاحب گاڑی پر سوار چچی پر شا
کو اپنے نزدیک بیوقوف بناتے چلے
جاتے تھے اور سوچتے جاتے تھے کہ

لالہ کو یہ خبر ہی نہین کہ گھوڑی دو دن میں پڑ لیا
یا جیگی - پاگل خانے کی سیر کرتے ہونگے
وہین رنج تھا مگر قہر درویش برجان درویش
پاگلخانے کی عالیشان کوٹھی کے پاس پہنچکر
مولویصاحب نے گاڑی رکوائی اور لالہ
جوتی پرشاد کے بنانے اور دل بہلانے
کے لیے پاگل خانہ دیکھکے پھر کہین نہین
یون حسرت سے کی باتین کرنے لگے -
ناظرین والاتمکین اس مکالمے کو ضرور یاد
رکھین کہ آگے چلکر اسکا جواب حوالہ پاجائیگا
مولوی - یہی اس چار دیواری کے اندر ایک
باغ ہے - کشمیر جنت نظیر کے شالامار باغ
کی نقل - الہ آباد کے خسرو باغ سے بڑا
نہایت نزہت بار باغ ہے جا بجا چمن اور
پھلواریان اور عمدہ عمدہ پودے اور سرفلک
کشیدہ درخت میوہ بار دار اور بیچون بیچ
مین ایک پری منزل کوٹھی ہے کوٹھی کیا
نمونہ جنت ہے طبقات ارم -
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را باکسے کارے نباشد
چھتر منزل - اور دلکشا - اور فرح بخش کی
کوئی حقیقت نہین - تاج بی بی کے روضے
کی بھی کوئی حقیقت نہین ہمارے کونون مین چار
یہان بنی ہین اس قابل ہے کہ یہان دو
گھڑی انسان دل بہلائے آنکھین ٹھنڈی کرین چشم

حضور حرم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ
بیگم اپنی تفریح طبع کے لیے آتی تھین - مع
سراپردہ گزینان عزت واقبال و ہودج
نشینان عظمت جلال قدم رنجہ فرماتی
تھین اس لائق ہے کہ روساء کبھی کبھی آیا
کرین - لطف بہار اٹھایا کرین -
جوتی - باہر ہی سے دیکھنے سے جی خوش ہوگیا -
مولوی - وہین خوش ہوگئے - اندر اور بھی
خوش ہوجیےگا -
ج - ہم تو باہر ہی سے دیکھکے پھڑک گئے -
م - شکر ہے کہ آپنے پسند کیا آج کو البیلی ہوتی ہے
ج - ہمکو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہم اٹھارہ
برس کے ہوگئے -
م - اجی بوڑھا آئے تو جوان ہوجائے اور
جوان کبھی بوڑھا ہونے پائے اسکی سیر سے
انسان کل عوارض روحانی اور امراض
جسمانی سے مصئون اور محفوظ رہتا ہے -
ج - کیون نہین - آپ تو کبھی کبھی یہان آتے
ہونگے -
م - جی ہان - سیر کنان -
ج - آج یہین رہیے -
م - یہین - خدا نکرے - اللہ بچائے -
ظاہر داری میں آپ یہان رہ سکتے ہین
اتنے مین لالہ جوتی پرشاد گاڑی سے
اترے -

ج - مین ابھی آتا ہون ذرا اسکے اندر چلکر سیر کر سکیے -

م - خوش ہوکر - ضرور آپ جس کام کو جاتے ہین وہان سے ہو آئیے -

ج - ابھی ابھی آتا ہون -

دس منٹ گذر گئے پندرہ منٹ گذر گئے بیس منٹ گذر گئے - جوتی پرشاد کا پتا نہین اب سُنیئے کہ لالہ جوتی پرشاد صاحب گاڑی سے اُتر کر گھنی اور لمبی لمبی پتا ور سے ہوکر پاگل خانے کے پھاٹک پر پہونچے -

جوتی - پہرے والے سپاہی سے سپرنٹنڈنٹ صاحب ہین -

سپاہی دجگی سلام کرکے - ہان ہجور ہین -

ج - ہمارا کارڈ بھیجدو! اُسپر چھپا تھا قد لالہ جوتی پرشاد ام اے فیلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی -

سپاہی نے ایک چپراسی کے ہاتھ کارڈ بھیجا اُسنے آن کے کہا ہجور کو صاحب نے سلام دیا ہے -

جوتی پرشاد نے ٹوپی اُتار کر انگریزی مین سلام کیا اور صاحب نے استادہ ہوکر ہاتھ ملایا -

ص - ول ہم آپ کے لیے کیا کر سکتے ہین

ج - مین ایک پاگل کو لیکر آیا ہون -

صاحب مجسٹریٹ کا یہ خط آپ کے نام ہے -

ص - ابھی حال مین پاگل ہو گیا ہے -

ج - جی ہان، چیلین برتن گھڑے اور گگرے اور آفتابی اور لوٹا توڑتا پھرتا ہے اور جو شخص اسکے ساتھ رہتا ہے اسکو مٹری سمجھتا ہے اور سب سے چپکے سے کہتا ہے کہ یہ آدمی پاگل ہو گیا ہے -

ص - ابھی ابتدا ہے شائد اچھا ہو جاوے اسکو بلوائیے -

جوتی پرشاد نے چپراسی سے کہا کہ گاڑی پر باہر جو صاحب بیٹھے ہین اُنسے کہنا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب بلاتے ہین میرا ذکر نہ کرنا وہ بیچارے پاگل ہو گئے ہین اور جو اُنکے پاس جاتا ہے اسکو پاگل کہتے ہین تو تم بو کر کے چپکے یار رہنا کے لے آؤ چپراسی نے جاکر کہا چلیے آپ کو صاحب بلاتے ہین -

مولوی صاحب نے کوچمین اور سائیس اور خدمتگار سے کہا کہ لالہ اگر آئین تو فوراً یہان بھیجدینا یہ کہکر اندر تشریف لائے جوتی پرشاد کو صاحب کے پاس بیٹھا دیکھکر مسکرائے کہا حضور پہلے ہی سے یہان آنکے قدم گئے صاحب نے انگریزی مین جوتی پرشاد سے پوچھا کہ یہ انگریزی جانتے ہین -

جوتی - جی نہین -

ص - چہرے ہی سے دیوانہ پن برستا ہے

ج - جی ہان جنون کہین چھپا رہتا ہو -
ص - اور خصوصاً ہم لوگون سے -
ج - جی ہان جنھون نے ہزارون
پاگل چنگے کیے ہین -
ص - مدت سے یہی کام ہے -
ج - آپ تو اس اسپشلسٹ ہو گئے
ہین نا -
مولویصاحب سے - مجھے آپ سے
کچھ عرض کرنا ہے -
صاحب (مسکرا کر) آمدم بر سر مطلب
کہیے -
مولوی (علیحدہ لیجا کر) حضور یہ رئیس
کے لڑکے ہین مگر دماغ مین خلل ہو گیا ہی
آپ انکو پاگل خانے مین رکھیے -
صاحب - بہتر -
مولوی - انکا قاعدہ ہی کہ بڑبلین -
صاحب (مسکرا کر) ہم سمجھ گئے -
مولوی - حضور صاحب مجسٹریٹ کا خط
بھی حضور کے نام ہے -
راوی - جیب ٹٹولی - مگر خط کہان خط تو
جوتی پرشاد نے جیب سے نکال لیا تھا
اوستادی کر گئے تھے اور صاحب نے
پڑھ کر اپنی میز پر رکھ لیا تھا -
صاحب - اُس خط کی کوئی ضرورت
نہین ہو (جوتی پرشاد کو بلوایا)

صاحب - اور مولوی صاحب اور لالہ
جوتی پرشاد اور جمعدار اور چپراسی جانے
لگے - جمعدار سے صاحب نے کہدیا تھا کہ
کوئی اچھا کمرا خالی کردو - رئیس آدمی
ہی ایک مقام پر جمعدار نے اشارے
سے کہا کہ یہی کمرا اچھو برا ہے صاحب نے
مولوی صاحب سے کہا ہم اور آپ اس
کمرے مین چلکے بیٹھین جسمین یہ پاگل بھڑک
نہ جائے اور خود ہی چلا آئے اور ادھر
جوتی پرشاد سے انگریزی مین کہا کہ اس
کمرے سے ہم جلد بھاگ آئین گے تم
باہر رہنا - مولوی صاحب سیدھے
سادے مسلمان صاحب کے ساتھ
چلے گئے اور دل مین بہت ہی خوش تھے
کہ آج بڑی کارگزاری کی جوتی پرشاد
کے چچا اور دوست سب خوش ہونگے
کہ کس خوبصورتی سے انکو پاگل خانے
مین لیگیا - کسی کی جرأت نہین ہوتی -
بھاری پتھر ہمین نے اُٹھایا صاحب جا کر
مونڈھے پر بیٹھے اور مولوی صاحب چارپائی
پر بیٹھنے ہی کو تھے کہ صاحب زن سے
باہر اور جمعدار نے دروازہ بند کر کے قفل
ڈال صاحب تک مولویصاحب اُٹھین
اور یہان آئین اور غل مچائین قفل پڑ گیا
اور جناب مولانا بالعلم والفضل او ثنا

پاگلون کی کوٹھری مین بند چل طالب

مولوی - خداوند کیا اس کمیت زادی کو پاگل بنایا

صاحب - آپ اسمین آرام کرین -

مولوی صاحب -

م - پیرو مرشد غلام ایک ٹوپی آدمی حافظ ملا افوار الحق صاحب سبزواری قدس سرہ الشریف کا دلہ رہا اور غلام کو جنون کیا یعنی کبھی قطرب بھی جو اول مقدمہ دفتر مالیخولیا کا ہو نہین ہوا -

صاحب (جوتی پرشاد سے اردو مین کیا کہتا ہے -

جوتی - مین جانتا ہون عربی پڑھ رہا ہو -

صاحب - اچھی بات ہو - مولویصاحب آپ آرام سے پڑھیے -

م - جناب فخم یہ تجھیز ثبات عقل مین ہو جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا کاشانۂ دماغ البتہ مرغ جنون کا آشیانہ ہے اور طائر سودا کا مسکن مجھ بیگناہ کو نجات دیجیے اور اسکا اجر خدا سے لیجیے -

جمعدار - مولوی صاحب پاگل خانہ تو ہو ہی یہان داد نہ فریاد

م - بابا یہ عجب پاگل خانہ ایست کہ ہر کوئی یہان پاگل ہے -

صاحب - مولویصاحب یہ جمعدار لوگ ہم تک کو بھی کبھی پاگلون کے ساتھ

اپنے کیا تھا ہے

م - (غیظ مین آکر) بخدا اے لمبرل حضور اسی قابل ہین کہ پاگل خانے مین رہین جائے شما درین پاگل خانہ سبز است -

صاحب - یہ کیا بولا -

جوتی - حضور فارسی زبان مین اپنے باپ کی نسبت کہتا ہو کہ وہ بھی پاگل تھا

صاحب اور جمعدار بہت ہنسے - اور مولوی صاحب اور بھی غیظ مین آئے اور کہا سوگند می خورم بہ تنگری تعالی کہ کلمہ سقط و سخت خلاف شان جناب والد پیرم برد اللہ مضجعہ و انار اللہ برہانہ کلیجے پر کار تیر میکند -

صاحب - کیا بولا -

ج - اپنے نانا کی نسبت کہتے ہین کہ وہ بھی اُسی پاگل خانے مین مرے تھے اتنا سُننا تھا کہ مولویصاحب آگ ہی تو ہو گئے اور مارے غصے کے لوہے کی سلاخون کو زور زور سے ہلانے لگے معلوم ہوتا تھا کہ سیخچون کو توڑ کے باہر آکے دو ایک کو کھا جائیگا - مولوی صاحب نے بڑے زور سے دانت کٹکٹائے اور ایسی بھیانک صورت بنائی کہ معاذ اللہ - اول تو قطع مبارک یون ہی ماشاء اللہ قابل دید تھی سر گھٹا چار ابرو کا صفایا - قدسات فطی کا دبلے

بھرے اور دوچی انجن ہمارے پوری
کو وہ جبت ہی باور کو ہتھیار باور کو ہتھیار
باور کو ہتھیار۔
اے دیوانے پگلے کوئی دیتا ہے سڑی
سودائی کو ہتھیار۔ اگر کوئی ہمکو کہ سڑی
ہین تلوار دیدے تو ہم ایک سرے سے
سب کو مار ڈالین۔
فاقتلو۔ اور سب سے پہلے اس جمعدار سالے
پر ہاتھ صاف کردن پھر سپرنٹنڈنٹ پر۔
مولوی صاحب گو ازبس ملول و مغموم تھے
مگر ہنسی آہی گئی۔ کہ گاتے بھی ہین اور
اسکے معنی بھی بتاتے ہین۔ اور اسکے
ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہین کہ مین دیوانہ ہون
اپنے آپ کو سڑی سودائی سمجھتے ہین اور
ہنسی زیادہ اس بات پر آئی کہ یہ بھی
صاف صاف کہدیا کہ اگر ہمکو تلوار مل جائے
تو سب سے پہلے جمعدار کو قتل کرین اور بعد ازان
سپرنٹنڈنٹ کو فاقتلو کا لفظ جو سُنا تو
سمجھے کہ کوئی عربی خوان ہے لیکن کہ سے
آپنے فرمایا انت متکلم فی لسان العرب
اتنا سُنا تھا کہ اس پاگل نے زور سے
کہا یہ کون سور کا بچہ بول رہا ہے خاموش
یہ سنکر مولوی صاحب دبک رہے اور
دوسری آواز آئی کہ ارے یہ بھالو تو
بولتا ہے اور سرکس والا اس بھالو کو کھولدے

مولوی صاحب سکے رع -
کا ٹو تو لہو نہین بدن مین۔
لالہ جوتی پرشاد نے یہ دل لگی دیکھکر جمعدار
سے کہا ہماری گاڑی کو رخصت کرو خدمتگار
کو بلاؤ اور جو سائیس یا کوچبان پوچھے کہ مولوی
صاحب کہان ہین تو کہنا۔
وہ بارہ روپیہ مہینے کے جمعدار ہو گئے
پاگل خانے کے جمعدار بن گئے۔ گاڑی کوچبان
لیگیا۔ خدمتگار اندر آیا۔ دیکھا تو مولوی
صاحب ندارد لالہ جوتی پرشاد صاحب
موجود مع ہوش و حواس۔
ج۔ جمعدار صاحب آپ جاکے کرائے
کی گاڑی بلوا دیجیے۔
جمعدار حسن خان جاکے لا دیجیے۔
ج۔ (پندرہ منٹ کے بعد گاڑی آگئی
سرکار۔ سلام کرکے رخصت) خدمتگار
اور پھر وہ مولوی صاحب کہان ہین۔
ج۔ آؤ دکھا دین۔
خ۔ ارے (متحیر ہوکر) ہان۔
مولوی صاحب ہی تو ہین!!!
مولوی۔ بھائی جمعدار صاحب خدا آگاہ
ہے کہ مین پاگل نہین ہون۔
یقین نہ آئے تو اس خدمتگار سے
دریافت کیجیے۔
جمعدار۔ تو مولوی صاحب اب رات

پھر تو آپ ایمان اللہ کا نام لیجیے۔

ج۔ بہت ہی ہنستا ہوا۔ آیہ نہیں ہونی۔

م۔ ارے یارو کوئی تو اس تحقیق وزار کی

بندی خلاص کرو۔

ج۔ مولوی صاحب قبلہ یہ باغ بڑا نزہت

بار ہے۔

م۔ (دانت کٹکٹا کر) خدا غارت کرے

انشاءاللہ لائیگا۔

لالہ جوتی پرشاد صاحب نے جمعدار کو دو روپیے

انعام کے دیے اور حسن خان کو ایک

روپیہ اور مولوی صاحب سے رخصت

ہوتے کہا۔

جناب مولوی صاحب آپ نہ گھبرائیں کل

حضور کی فصد کھولی جائیگی اور انشاءاللہ

جلد آپکا دماغ صحیح ہوجائیگا لے اب

شیطان کو سونپا آپکو جمعدار صاحب

ذرا انکی دیکھ بھال کرنا۔

میاں حسن خان بھائی ہمارے پاگل مولوی

کو تکلیف نہونے پائے یہ کہکر جوتی پرشاد

باہر آئے۔ گاڑی پر بیٹھے۔ خدمتگار کو

کوچ بکس پر بٹھایا۔ جمعدار اور حسن خان نے

سلام کیا۔ اور گاڑی چلی۔ کوچ بکس

سے خدمتگار نے پوچھا حضور گھر چلیں نا۔

فرمایا سیدھے امین آباد چلو۔ امین آباد

مین ایک دوست کو ساتھ لیا اور ان سے

کل کارروائی بیان کی ہنستے ہنستے

پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے۔ کہا بھئی واللہ

کمال کیا مانتا ہوں استاد مولوی بیچارے

پڑے جھک مار رہے ہونگے لاحول ولاقوۃ

جوتی پرشاد نے کہا مجھے سیکڑون گالیان

دیں اور عربی میں خدا جانے کیا کیا پڑھا

مگر کہ می پرسد۔ اب ایک کام کرو۔

بلوچ پورے کی گرکھیا ہے نا۔ ہم مولوی

صاحب کا مکان بتا دینگے وہان جاکے

انکے لڑکے کو پکارو۔ اور جو ہم کہیں وہ کہو

سب پٹی پڑھا کر مولوی صاحب کے

مکان پر دوست کو لیگئے اور خود گاڑی

مین چھپے رہے۔

دوست۔ اس مکان مین کوئی ہی۔

آواز (اندر سے) اس شہر مین مثل اور

دیار و امصار کے مہذب لوگون مین دق

الباب کی رسم کا رواج ہی۔

دوست۔ ارے صاحب یہان آیئے۔

آواز۔ آپ اسوقت مرکب تعجیل پر سوار

ہین اور تعجیل من الشیطان والتاخیر من

الرحمن کے مفہوم سے ناواقف۔

اتنے مین کسی عورت نے آہستہ سے

کہا ابلا پڑ جائے تم مولویون کی عقل پر

اے جاکے باہر دیکھو کون ہی کیا کہتا ہی

گھر مین گھسے بیٹھے سوال جواب کر رہے ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنے مین مولویصاحب کے صاحبزادے
مولوی عبدالحق صاحب تشریف لے
کوئی بہا ۱۸ برس کی عمر پاؤن مین کفش شرعی
پاسجامہ مخنوق سے اونچا - کرتہ پہنے ہوے
ٹوپی پرانے فیشن سے سر پر رکھے - تسبیح
ہاتھ مین -
ادھی کھچڑی ایک مشت دو دو انگشت
آتے ہی قرأت کے ساتھ فرمایا السلام علیکم
ایہا العزیز زبدہ خلائق اول کائنات کو جناب
کی تعرف مین قدرتے عجز ہے - دوست نے
کہا میرا نام اویس آملی ہے فرمایا -
از ایران زمین ؟ دوست نے
کہا اب فارسی عربی اور قرأت رہنے
دیجیے - چلے جناب مولویصاحب کی خبر
لیجیے سنتے ہی ہوش اڑ گئے -
کہا خیر باشد - انھون نے جواب دیا کسی
سے گالی گلوج کر بیٹھے تھے -
بس کانسٹبل پکڑ کر تھانہ لے گئے
وہان مجسٹریٹ نے دو روپیہ جرمانہ
کر دیئے - فوراً دو روپیہ لے کے چلیئے
مولوی صاحب کے صاحبزادے
کا رنگ فق - کچھ غور کر کے کہا جناب
والد بزرگوار تو دشنام و الفاظ تہمت کے
عادی نہین ہین انھون نے کہا
تہمت ہو گئی تھی ایک طالب علم نے

یہ شعر پڑھا ؎
فان العلم یفنی عن قریب
وان المال باق لایزال -
جناب مولوی صاحب نے کہا یہ
غلط ہے - صحیح یون ہے -
فان المال یفنی عن قریب
وان العلم باق لایزال
عبدالحق - جناب والد ماجد برحق ہین
مال فانی شے ہے -
باقی کسی شاعر اعرابی نے کیا خوب
کہا ہے -
رضینا قسمۃ الجبار فینا
لنا علم وللاعداء مال -
راضیم بر تقسیم خدا کہ درمیان ما کردہ برائے
ما علم و برائے اعدا مال بہر کیف بندہ
اب مجسٹریٹی جاتا ہے دوست تسلیم
عرض کرتا ہون -
عبدالحق - خدا حافظ فی امان اللہ -
مولانا عبدالحق صاحب خلف الرشید
جناب مولانا فضل حق صاحب علیہ الرحمۃ
گھبرائے ہوے اندر گئے - عورتون نے
پوچھا خیریت ہے یہ جرمانہ کیا کتنا تھا یہ
بوکھلائے ہوے تو تھے ہی گھبرا کر کہا
ابا کو گورے پکڑ لے گئے - اتنا سننا تھا کہ
عورتون کے ہوش اڑ گئے گورون کا

نام سُنکر کانپ اُٹھیں۔

۱۔ ہے ہے یہ ہوا کیا۔

۲۔ ارے یہ موے گورے تو جن ہوتے ہیں۔

۳۔ گھبراؤ نہیں۔ گھبراؤ نہیں۔

یہ تو پوچھو کہ گورے مونڈی کاٹے کیوں ہمیں پکڑنے گئے۔

گھر میں رونا پیٹنا مچ گیا پٹس پڑ گئی کہ بڑے مولوی صاحب کو گورے پکڑ لے گئے۔

ادھر چھوٹے مولوی صاحب نے صندوقچہ کھولا۔ تین روپیے لے باہر آئے نخاس سے اکا کیا۔ جیسٹو ہی گئے۔ وہاں سناٹا پڑا ہوا۔ چراغ تک نہیں۔ جدھر سینگ سمائے دھنس گئے۔ حوالات کے قریب گئے۔ آواز آئی گو د ہالٹ ہوکم در۔ ؟

مولوی آدمی اِنکو اس سے کیا بحث ناک کی سیدھ پر چلا۔ اُسنے پھر آواز دی۔ ہالٹ ہوکم در؟ آپنے یہاں سے جواب دیا کیا یہاں جناب مولوی فضل حق صاحب تشریف رکھتے ہیں، اسپر ایک کانسٹیبل نے جو کسی کام کو جاتا تھا۔ کہا کیا بہرے ہو جلدی سے کہدو۔ دعایا۔ نہیں تو گولی ماردیگا۔ یہ جھلاّئے اور کہا د بندہ قوت سامعہ سے بے بہرہ نہیں ہے اور بے جرم و خطا گولی مارنا کیا دل لگی ہے دونوں کانسٹبل ہنس دے اور انکو سمجھایا کہ ادھر نہ آیئے

یہاں سے دوسری جانب گئے اور قُل مچا کے کہا یہاں کوئی صاحب تشریف رکھتے ہیں۔

این! صدائے برنخاست ؎

دیکھیے جس در کو الگ بند ہے۔ کوئی نہ بوڑھا ہے نہ فرزند ہے ایک آواز آئی۔ کون ہے بھئی۔ آواز کی جانب چلے ہم ہیں بھئی۔

آواز۔ ہم کون۔

مولوی۔ اب آپسے کیا کہیں کون ہیں ؎

کیستم دل شکستہ غمزدہ
مضطرب حال زار الم زدہ

آواز۔ برکت ہو اور گھر دیکھو۔ یہاں سرکاری کچہری ہے جو پھر کبھی مانگو گے چالان کر دیا جائیگا۔

اِکےّ والا۔ اجی ہجور یہاں آگئے۔ آپ کسکو ڈھونڈھتے ہیں۔

مولوی۔ جناب والد پر جرمانہ ہوا ہے وہ دینے آئے ہیں۔

اِکےّ والا۔ اجی صاحب بھلا اب اتنے وکھت یہاں کون سنتا ہے

ناچار تہ درویش برجان درویش وہاں سے پلٹے اور اکے ہی پر سے قل مچاتے جاتے ہیں۔ جناب مولوی فضل حق صاحب ہیں۔ ابا۔ ابا۔

اکے والے کا مارے ہنسی کے بُرا حال

ریل کے ایک نوکر نے کہا جی آپ کس کو
ڈھونڈھتے ہیں۔ فرمایا جناب والد پر جنہوں
نے جرمانہ کیا ہو نہ وہ ملتے ہیں نہ صاحب
کا کہیں پتا ہو اسنے کہا صاحب تو اس مور
والی کوٹھی میں رہتے ہیں۔ ابے اکے
والے مور والی کوٹھی کیوں نہیں لیجاتا۔
اکے والے نے کہا، یار جب کہیں بھی پہچان
کہا وہاں سے آیا۔ برکنداج نے برق انداز
ہوکر ورکتا ہی۔ آپ چپ چاپ کھڑے
ہیں۔ اسنے بندوق چھپائی۔ وہ تو کہو
ایک اور سپاہی آگیا اسنے سمجھایا۔
مولوی۔ اچھا اب طاؤس منزل چلو۔
اکے والا۔ کہاں چلوں۔ چھتر منزل!
م۔ چھتر منزل نہیں طاؤس منزل۔
اکے والا۔ وہ کہاں ہے صاحب۔
کون منزل۔
ریل والا۔ اکے والے کے قریب آکر
آہستہ سے) کوئی رکھیکان سے
باؤلا۔
اکے والا۔ کیا بتائیں بھائی جہان ارے
صاحب کہاں چلیں۔
مولوی۔ احمق الذی ابھی اس مرد حقیقت
نے آواز غیب سے صاحب کا محل
استقامت کہاں بتایا تھا۔

اکے والا۔ مور والی کوٹھی
م۔ بس وہیں چلو پر ثقیل استعمال۔
اکے والا۔ آپ تو کچھ اور بتاتے تھے۔ مور
والی کوٹھی کے باہر اکا روک لیا اور
ہجور کوٹھی آگئی۔
آپنے اتر کر اندر قدم رکھا۔ جانا ہی تھا
کہ ایک دفعہ ہی چار پانچ کتے بھونکتے
ہوئے دوڑ پڑے۔ بھوں۔ بھوں۔ بھوں۔
بھوں۔ اور مولوی صاحب بھاگے۔
تو دہنے پاؤں کا جوتا رہ گیا۔ ہانپتے ہوئے
بڑی پریشانی کے ساتھ اکے کے
پاس آئے۔ اور ساتھ ہی چوکیدار بھی
دوڑا۔ ایک دن پہلے لاٹن صاحب کی
گاڑی کی کوٹھی سے چوری گئیں تھیں۔
کتوں کو بھونکتے اور چوکیدار کو دوڑتے
دیکھکر صاحب نے غل مچایا۔ پکڑو پکڑو
چور ہے) اکے والے نے تو مارے
ڈر کے کہ صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی ہے۔
ایسا نہو دھر لیا جاؤں اکے کو تیز کر دیا
اور بھاگا تو امین آباد کے چوراہے پر دم لیا
کرایہ گیا ایسی کی تیسی میں جان تو بچگئی اب
چھوٹے مولوی صاحب کا حال سنیے
کہ چوکیدار نے ان کو گرفتار کیا اور
کتوں کو بہت للکارا کہ انکو بھگا
جاؤ۔ مگر ایک چھوٹے سے کتے نے

که بڑا اپٹر تھا ایک چولتا ہوا چکلت لگا ہی
دیا (ادہ بس ناپاک) کہکر چوکیدار سے مخاطب
کچھ کہنے ہی کو تھے کہ صاحب باہر نکل آئے
گنتون کو ہٹوا دیا۔ اور چوکیدار اور کانسٹبلسے
جو کوٹھی مین تعینات تھے کہا اس بدمعاش
کو لے آؤ۔ اور دونون جناب مولوی
صاحب کو دھکیاتے ہوئے لے چلے۔
بڑے مولوی صاحب تو پاگل خانے
مین براجتے ہین۔ اور چھوٹے مولوی صاحب
بیچارے پر یہ مصیبت پڑی کہ چوری کی
تہمت مین دھر لیے گئے۔

اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کا حال
سُنیے۔ کہ یہ مولوی کے لڑکے کو اُلّو
بنا کر اور خود الگ رہکر روانہ باشند
تو گھر پر آکے دم لیا اور دوست کو
راستے سے رخصت کیا۔

گھر پہونچے تو گاڑی والے کو کرایہ دیا
اور مکان مین گئے۔ وہان انکے بھائی
اور احباب شطرنج کھیل رہے تھے جاتے
ہی انھون نے کہا السلام علیکم این!
کیا خوب۔ ایک دوسرے کو حیرت
کی نظر سے دیکھنے لگا۔
بھائی۔ ارے بھئی کہان گئے تھے۔
جوتی۔ مولوی صاحب کو ایک باغ
نہ بہت بار کی سیر کرا دیے۔

ب۔ مولوی صاحب کہان ہین۔
ج۔ (مسکرا کر) آپنے سُنا نہین سہ
شد غلامے که آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد
ب۔ اسکے کیا معنی کوئی ہے؟
ذرا کوچبین کو بلا لاؤ۔
کوچبین۔ ارے میان تم گاڑی کب لائے
ک۔ سرکار ابھی آیا۔
ب۔ اور وہ لوگ سب کہان ہین۔
ک۔ بیچور مولوی صاحب تو پاگل خانے
مین بارہ روپیے مہینے کے جمعدار ہو گئے
اور چھوٹے سرکار وہین رہے۔
ب۔ مولوی صاحب جمعدار ہو گئے
کیا بکتا ہے سوّر۔
ک۔ ہان سرکار۔
ب۔ چھوٹے سرکار وہین رہے اور یہ
کون کھڑے ہین۔؟
ک۔ (متحیر ہوکر) یہ حضور کب آئے۔
ب۔ اچھا دور ہو یہان سے۔ مولوی صاحب
کہان ہین جی۔
ج۔ جناب کہتا تو ہون کہ وہ اُسی باغ
مین رہ گئے۔
ب۔ باغ کون۔
ج۔ ایک کوٹھی کے باہر جاکے ٹھہرے
اور مجھسے کہا کہ یہین ٹھہرو بہت بار

باغ ہے۔ اور افغان میان اگر دو چار
دن رہے تو بڑی تفریح ہو اور یہین مخدرات
سلطانی سیر کرنے آتی ہین۔
مین بھی خاموش ہو رہا وہ کچھ خدا کی قدرت
ایسی ہوئی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
انکو پاگل سمجھے۔ درست۔ مولویصاحب کو
۲- جی ہان اور نہین تو کیا جھکو۔
۳- سپرنٹنڈنٹ نے مولوی صاحب
کو پاگل بنا دیا۔
ج- بیشک وہ تو صورت دیکھتے ہی سمجھ گیا
اور مجھ سے کہا یہ پکا سڑی ہے۔ اور مولوی
صاحب وہان عربی بولنے لگے بس اسکو
اور بھی یقین ہو گیا۔
۱- اچھا پھر کیا ہوا۔
ج- ہوتا کیا جو برتاؤ پاگل کے ساتھ
کیا جاتا ہے وہ کیا۔
اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور سب ہنسنے لگے۔
۱- تمھین قسم ہے جوتی پرشاد جو سچ نہ بتاؤ
۲- کیا مولویصاحب کو الٹا پاگل بنایا۔
ج- الٹا کی اچھی کہی۔
۳- بھئی تمھین ہماری قسم صاف بتاؤ کہ مولوی
صاحب کو بھی دیوانہ گاہ مین رکھ آئے۔
ع- دیوانہ بکار خویشتن ہوشیار۔
ج- خلاصہ یہ کہ مولوی صاحب بن
پناہ بہادر پاگل خانے مین ہین۔

۱- واللہ بہت ہنسکر۔ اچھی ہوئی۔
۲- بہت ہنسکر بھئی آخر یہ ہوا کیا۔
۳- ارے میان دل لگی کرتے ہین۔
ج- خیر دل لگی ہی سہی۔ افسوس ہے کہ تم
مین سے کوئی ساتھ نہ تھا ورنہ واللہ دین ہی
ہوتا داخل دفتر۔
۱- اب سب مولوی صاحب تھوڑا ہی
ہین۔
۲- ہم ہوتے جوتی پرشاد سے ہم سے
بگڑ جاتی۔
ج- گھر مین بیٹھے ہو جو چاہے ڈینگ اڑا لو
مولوی صاحب کو جب پاگلون کے
کمرے مین بند کیا ہے تو سیکڑون گالیان
دین اور صاحب ہمسے پوچھین کیا بولتا ہے
تو مین کہون کہتا ہے کہ اسکا باپ بھی سڑی تھا
اور صاحب سپرنٹنڈنٹ یہ سنکر کہین
کہ او یہ پشتینی سڑی ہے اور جب
مولوی صاحب جھلائین تو صاحب کہین
ویل جمعدار اس پاگل سے چوکسی رکھنا۔
اسپر قہقہہ پڑا اور اس زور سے آواز
بلند ہوئی کہ انکے چچا کو سخت ناگوار گذرا
کہ لڑکا تو آج پاگل خانہ بھیجا گیا
اور یہ رنج اور غم کے بجائے قہقہے
لگا رہے ہین۔
چچا- خدمتگار سے آج قہقہے کیون پڑ رہے ہین

خ - لالہ چھوٹے پیتا تو چلے آئے -

چ - (متحیر ہو کر) کون؟ جوتی پرشاد؟

خ - جی ہان -

چ (کمرے کا دروازہ کوٹھے پر سے کھولکر) جوتی پرشاد -

ج - آداب عرض کرتا ہون قبلہ و کعبہ -

ا - جناب آپکو تکلیف تو ضرور ہوگی مگر ذرا یہان آئیے -

چ - اچھا - اور مولوی صاحب کہان ہین

ا - حضور یہان تشریف لائین تو سب حال بیان ہو -

چ - (کوٹھے سے اُتر کر) مولوی صاحب کہان ہین -

ب - پاگل خانے مین -

چ - ابھی نہین بتاؤ تو -

ب - یہی کہتے ہین کہ پاگل خانے مین رہگئے

چ - ہماری کچھ سمجھ مین نہین آتا - آخر صاف صاف کیون نہین بتاتے -

ب - بولو بھئی جوتی پرشاد -

ج - جوتی پرشاد نے تو ایک دفعہ کہدیا کہ
غلط غلاسے کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد

چ - معلوم ہوتا ہے - مولانا پر کوئی ڈھیلا چلگیا -

ب - ہان - ہے کچھ ایسا ہی -

ا - یہ تو کہتے ہین کہ صاحب نے پاگلون کی ایک بارک مین مولوی صاحب کو بھی کوٹھری مین بند کردیا اور وہ جھلائے اور گالیان دینے لگے تو صاحب کو اور بھی یقین ہوگیا اور جمعدار سے کہا اس پاگل کی بڑی چوکسی کرنا -

۲ - (ہنستے ہوئے) - لاحول ولاقوۃ!!! -

چ - کیون جی جوتی پرشاد -

ج - ہے تو ایسا ہی جناب والا -

چ - مولوی صاحب کیونکر پاگل بنائے گئے

ج - ہوا یہ کہ مولوی صاحب نے پاگل خانے کے پاس جاکے گھیس روکی اور مجھ سے کہا کہ اسمین ایک نزہت بار باغ ہے اور اس قابل ہے کہ انسان دو گھڑی دل بہلائے اور یہین بلطف حشم و خدم ملکہ ملکات عالم حضور پرنور شہنشاہ بیگم مع سراپردہ گزینان عزت و اقبال و ہودج نشینان عظمت و اجلال تشریف لاتی ہین -

راوی - اس جملے اور قافیہ بندی پر سب ہنس پڑے -

ج - اور مین نے کہا مین ابھی آتا ہون یہ کہکر مین نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے پاس چپکے سے کارڈ بھیجا انھون نے بلالیا ٹوپی اُتار کر ہاتھ ملایا اور کرسی پر بیٹھے -

چ - اور مولوی صاحب اب کہان ہین -

ج - جی وہ گاڑی پر بیٹھے ہیں -

ب - اگر یہ خبر ہی ہیں کہ تم کہاں ہو -

ج - بالکل نہیں - میں نے کہا میں ایک
پاگل کو ساتھ لایا ہوں -

ج - اچھی ہوئی -

ج - صاحب نے کہا بلائیے میں نے
کہا وہ اس قسم کا پاگل ہو کہ سب کو پاگل
سمجھتا ہے -

راوی - اسپر پھر بڑا قہقہہ پڑا -

ج - مولوی صاحب بلائے گئے مجھے
جو صاحب کے پاس بیٹھے دیکھا تو مسکرائے
اور کہا آپ پہلے ہی سے ڈٹ گئے میں نے
اپنے دل میں کہا گھڑی دو میں گھڑ لیا
باجے گی - صاحب نے کہا کچھ آپ سے
عرض کرنا ہے - صاحب نے مسکرا کر
علیحدہ لیجا کر کہا (کہیے) کہا حضور یہ ایک
رئیس زادہ ہے مگر پاگل ہو گیا ہو اور
صاحب مجسٹریٹ کا خط بھی حضور کے نام
دیا ہو - خط ڈھونڈھنے لگے وہ وہاں
کہاں -

ج - کیوں خط تو اُن ہی کے پاس تھا -

ب - خط تو مولوی صاحب کو دیدیا تھا -

ج - وہ میں نے جیب ہی نکال لیا -

راوی - اسپر اور قہقہہ پڑا -

ج - اُفوہ تو مولوی بیچارے بن ہی گئے

ا - مارے ہنسی کے بڑا حال ہے -

۲ - جی یہ واقعہ قابل درج ناول ہو -

۳ - ضرور واللہ اسی قابل ہے -

۵ - وہ خط صاحب کی میز پر تھا اور وہ
پڑھ چکے تھے -

ب - اور ادھر تم جڑ ہی چکے تھے -
کہ سب کو پاگل سمجھتا ہے -

ج - جی ہاں - جیسے ہی مولویصاحب نے
کہا - یہ پاگل ہے -
صاحب مسکرانے لگے -

الغرض کل حال مولویصاحب کی پریشانی
اور مصیبت کا کہہ سُنایا -

اور سامعین کی یہ کیفیت تھی کہ مارے ہنسی
کے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے جب مولوی
جی کو کمرے میں چھوڑ کے باہر آئے اور
اُن کے آتے ہی جمعدار نے قفل ڈالدیا
اور مولویصاحب آیات قرآنی پڑھنے
لگے تو اسقدر قہقہہ پڑا کہ کان پڑی آواز
نہیں سُنائی دیتی تھی -

ج - ایک بار فرمایا جناب منخم -
لالہ جوتی پرشاد کا دماغ البتہ طاہر جنون
کا آشیانہ ہو - اور اس تحقیق کو کبھی اول
مقدمہ جنون یعنی قطرب بھی نہیں ہوا -

راوی - جس نے سُنا لوٹ گیا اور دیر تک
ہنسی رہی -

۱- بھئی واللہ مولوی صاحب خوب ہے
۲- بس پورے بنگئے۔
۳- کیا واقعی ابھی پاگل خانے ہی مین ہین
ج- آپ کا بھی نام لکھ لیجیے۔
چ- ہان صاحب پھر-
ج- پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ بندہ دل
خلائق ہے اور حافظ ملا نور الحق صاحب
سبزواری کا ذلہ ربا۔ صاحب بار بار پوچھین
کہ اب کیا بولتا ہے۔ مین نے کہا حضور اپنے
والد کو برا بھلا کہتا ہے۔ کبھی کہا خداوند
کہتا ہے کہ اسکا نانا بھی اسی پاگل خانے
مین مرا تھا۔
راوی۔ بڑا قہقہہ پڑا۔
۱- آخر ہوا کیا۔
ج- وہین بند ہین۔
۲- اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کو فوراً یقین
ہوا کہ پاگل ہے۔
ج- مکرے کو سر اٹھا لیا پاگل سب جوش
مین آگئے۔ اور ایک پاگل نے غل مچا کر
کہا۔ اے سرکش والا اس کیا۔ ا کہ چھوڑ دے
ہم اس سے لڑیگا۔
چ- سرکس والا کون۔
ج- جمعدار کو سرکس والا سمجھا۔
چ- اور بہابو کون۔
ج- جناب مولوی صاحب کو سمجھا۔

راوی- اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا
اور تمام مکان گونج اٹھا-
۱- پاگل خانہ قابل دید چیز ہے
۲- بھئی کسی ترکیب سے چلنا چاہیے۔
۳- لالہ جوتی پرشاد صاحب کے ساتھ جائے
راوی- اسپر بھی قہقہہ پڑا۔
چ- ہمکو رنج ہوتا ہے کہ مولوی صاحب
خواہی نخواہی دھر لیے گئے۔
ب- خدا جانے بیچارے کا کیا حال ہوگا۔
ج- حال پوچھیے تو تڑے ڈالتے تھے
اور صاحب کہین کہ دل ہم اُسکی آنکھ سے
پہچان گئے کہ پاگل ہے۔ مین نے کہا
کیون نہین۔ آپنے ہزار دن ہی پاگل
چھنٹے گئے ہین۔ ایک دو کی کون کہے بس
خوش ہوگے۔ اور جب مولوی صاحب کے
فقرے ہین ہزار دن بو مولانا بوٹیان نوچ
نوچ ہین ہین سے کہا مولوی صاحب کیا
نزہت بالو باغ ہے اور وہ دانت
پیس کے رہ گئے۔ مولوی صاحب قبلہ آپ
اُن ہودج نشینان عزت و اقبال کو تو بلوائیے
اور بس کرے کو تو سر پر اٹھا لیا۔ اور میری
اس چھیڑ اور ادنکے بگڑنے سے سب کو اور
بھی یقین ہوگیا کہ مولوی پاگل ہے اور مجھے
اپنا دشمن سمجھتا ہے اور مجھ سے جلتا ہے۔
۱- سری قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک کی

اپنا جانی دشمن سمجھتا ہے۔

۲- کبھی دل لگی قابل دید ہے۔

۳- اب مولوی کے چھوڑانے کی بھی کوئی ترکیب ہے۔

ا- ہمسے کہو ہم چلے جائیں اسیوقت۔

ج- اب اسوقت کچھ نہیں ہو سکتا۔

ب- لاحول ولا قوۃ- تین کوس زمین جانا تین کوس آنا- پھر وہاں اسوقت کسکو جگائینگے- کوئی بات بھی ہے۔

ج- صبح کو فکر ہوگی۔

ب- (مسکرا کر) لاحول ولا قوۃ۔

ج- ایک اور بھی دل لگی ہوئی ہے۔

ب- وہ کیا۔

ج- وہ کیا بھئی۔

ج- نہ بتائینگے- گھڑی دو میں مُرلیا باجے گی۔

ب- کیا بات ہے بھئی۔

ج- کل سویرے معلوم ہو جائیگی شاید آج ہی معلوم ہو جائے۔

ب- دل لگی کی بات ہے۔

ج- خلاصہ اتنا کہے دیتا ہوں کہ مولوی صاحب کو گورے پکڑ لینگے اسکے بعد مولوی صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کی بوکھلاہٹ اور اپنی کارستانی کا حال کہہ سنایا اور تھوڑی دیر میں چھوٹے مولویصاحب بھی سیر سے بیٹھے ہوئے آئے اور کل حال مصیبت کا بیان کیا ہنستے ہنستے لوگوں کے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے- ان سے یہ نہیں کہا کہ مولوی صاحب پاگل خانے میں بھیجتے ہیں کہا ہمنے مولویصاحب کو بارہ بنکی ایک کام کو بھیجا ہے دوسرے دن مولوی صاحب کا نامہ منظوم لالہ جوتی پرشاد کے چچا کے نام آیا تھا۔

نازش کلثم بنی آدم
مخزن لطف و فیض وجود و کرم
مہر افلاک عز و جاہ و وقار
تو ہی ہے شیخم- جو لکھنؤ ہے کبھار
بندۂ مولوی ارادت کیش
فضل حق نام خستہ و دلریش
بعد تسلیم و بندگی و سلام
یہ شما میرساند این پیغام
کز عنایات جوتی پرشاد
پاگلم پاگلم مبارکباد
نیر اے مشفق و شفیق و دوست
ہر چہ از دوست میرسد نیکوست
دارم اُمید محکم از یزدان
مشکل من ہمہ شود آسان
من وزندان پاگلان ہیہات
من و این قسم قیدیان ہیہات
خانۂ پاگلان و من اینجا

دل من دای جان زتن اینجا
ولوی فصل حق ہوسے پاگل
مختصر ہے کلام عقل و دل
ڈر خدا سے جو کار بد تو کر
اور نہ کر تو بھی تو خدا سے ڈر
مجھ سا علامہ اور مجسطی خوان
میرا سا فلسفی علوم کی جان
منطق و معنی و ادب مین کمال
فخر استاد ہائے ماضی و حال
منطقی کون ہے مرا سا بیان
تہ کرے زانوئے ادب لقمان
نہ تو سقراط کی حقیقت ہے
نہ تو بقراط کی حقیقت ہے
لمن الملک کا بجایا کوس
ادنی شاگرد میرا طلیموس
فیثاغورث کا نام گرد کیا
سارا یونان گرد برد کیا
ہے فلاطون کا سرد اب بازار
علم حکمت مین ہے یہ میرا وقار
نثر میری ہے نثرہ نشار
مین فقیہ المثل مرے اشعار
مگر از دست چرخ دون پرور
ہو گیا پاگلون سے بھی بدتر
وہ تو پاگل ہین عقل سے عاری
ہے سجا انکی ذلت اور خواری

مجھکو دیکھو کہ ہون بقیۂ حواس
پاگلون سے بھی بڑھ کے ہون پُرداس
ہین ورد زبان کیے جو انگریز
کرتے ہین پاگلون سے وہ بھی گریز
عقل پر اوسکے ہین پڑے پتھر
اُلّو کا پٹھا ہے نہین یہ بشر
آدمیت سے کیا اسے سروکار
وقنا ربنا عذاب النار
کہان گھر بار اور کہان زندان
کالا پانی نہین ہے ہندوستان
کہان آب روان کہان صبح صباح
گر نہ سمجھو تو دیکھ لیو صراح
جانے اللہ کیا مین بکتا ہون
موت کی راہ کب سے تکتا ہون
پاگلون مین ہے اب شمار مرا
علم سے کچھ نہین مدار مرا
آیا اک جھونکا باد صرصر کا
تختہ چھوٹا ہے سنگ مرمر کا
نہ کہین فرش ہے نہ کوئی فردوش
بن گیا ہون مین پکّہ جاموش
مجلس پاگلان مین ہین ڈیرے
الٹی آنتین گلے پڑین میرے
قید کب تک رہون خدا جانے
حال آئندہ کوئی کیا جانے
میری قسمت مین تو کچھ نہین ہے

خانۂ پاگلان اور ایسا ادیب
ہین فصیح البیان بلیغ العصر
یین طلیق اللسان ادیب الدہر
سارے آفاق مین ہی نام مرا
پڑہنے علم سے ہی جام مرا
مشکل آسان کرو خدا کے لئے
میرے کام آو کبریا کے لئے۔

یہ نامہ پڑھکر جوتی پرشاد کے چچانے مولوی صاحب کے چھوٹے لڑکے کو بلوایا اور کل حال کہہ سنایا اور کہا دو چار پاگل پن کی حرکتون کے سبب سے وہ بیچارے پاگل خانے بھیجدیے گئے ہین - چلو چل کے اونکے چھوڑانے کی کوشش کرین - مولوی صاحب کے لڑکے کو پہلے یقین نہین آیا -

کہا آپ نے تو انکو بارہ بنکی بھیجا ہے چچانے جواب دیا - جی نہین بارہ بنکی نہین بھیجا ہی اسوقت تم سے کہنا مناسب نہین سمجھا مگر ہر اسان نہو انکو چھوڑا لائینگے - لڑکا آبدیدہ ہوگیا اور تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب کی تعزیت کر لیے انکے بھتیجے جوتی پرشاد کے چچا اور مولوی صاحب کے صاحبزادے پاگل خانے گئے مگر جمعدار نے اندر نہین جانے دیا - کہا ہمکو حکم نہین ہے کہ بلا اجازت خاص کسی کو بھی اندر جانے دین - انھون نے بہت اصرار کیا کہ ہم مولوی صاحب کو دیکھنا چاہتے ہین مگر اوسنے ایک نہ مانی چھوٹے مولوی صاحب نے پوچھا - کیا سچ مچ پاگل ہی ہو گئے اوسنے کہا اور جھوٹ موٹ کے پاگل کیسے ہوا کرتے ہین - آپ کے جناب -

مولوی صاحب تو اور سب پاگلون سے زیادہ سرشار ہین - جناب چھوٹے مولوی صاحب رونے لگے -

جوتی پرشاد کے چچانے جمعدار کو علیحدہ لیجا کر کہا اگر کچھ انعام کی ضرورت ہو تو یہ دو روپیہ حاضر ہین اوس نے جواب دیا کہ جناب ان دو روپیون کی طمع دے کر کیون میری روٹیون کے دشمن ہوے ہین - مجھے حکم ہی نہین ہے مین مجبور ہون ناچار وہان سے محروم واپس آئے اور اسکے بعد کئی دن دوڑ دھوپ کرنے کے بعد خرابی بسیار مولوی صاحب کو اس طلسم پاگلان سے نجات دلوائی باہر آتے ہی جوتی پرشاد کے چچا سے بغلگیر ہوے لڑکے سے ملے دونون ڈھاڑین مار مار کے رونے اتنے مین ایک سپاہی انعام کا طالب ہوا اور مولوی صاحب کے آگے آگ لگ گئی کہا کیا ارشاد ہوا ایسا ہی بڑا انعام کا کام آپنے کیا ہی تانگا ہی پر سوار ہو کر چلے

راستے مین اپنی مصیبت کا حال بیان کیا مگر انکے فحوائے کلام سے معلوم ہوا کہ یہ واقعی اپنے آپ کو اصل مین پاگل ہی سمجھنے لگے تھے۔

مولوی۔ خدا ہی جلشانہ کو یہی منظور تھا۔

چچا۔ اب اسکا ذرا بھی خیال نہ فرمائیے۔

لڑکا۔ ابا یہ وہی مثل ہے کہ کر تو ڈر اور نہ کر تو خدا کے غضب سے ڈر واللہ اعلم کس گناہ کے پاداش مین یہ سزا ملی افسوس

مولوی۔ کوئی اپنا نہ پرایا۔ توبہ توبہ۔

چچا۔ ہم لوگ مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے

م۔ کیا شک ہے۔ لاریب فیہ۔

لڑکا۔ بڑے جد و جہد کیے مگر السعی منی والاتمام من اللہ۔ بہرکیف یہی شکر ہے کہ صورت تو دیکھی۔

م۔ بعض اوقات رجحان طبع جانب خودکشی ہوتا تھا مگر پھر منجانب اللہ کوئی منع کرتا تھا اور باز آتا تھا۔

چچا۔ خدا ہر آفت سے بچائے خیر اب مضی ما مضی۔ بجز افسوس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

کئی روز تک مولوی صاحب نے اپنے عزیزون اور دوستون سے پاگل خانے کے حالات بیان کیے اور ذرا بھی کسی دن لالہ جوتی پرشاد کی شکایت نہ کی کیونکہ پریشانی اور رنج کے سبب سے دماغ بالکل صحیح نہ تھا نہ بھیجے ہوئے تھے لالہ جوتی پرشاد کی نسبت کئی بار دریافت کیا کہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی لوگون نے کہا وہ کہین تفریح طبع کے لیے گئے ہین مولوی صاحب نے گھر سے نکلنا ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔

آٹھوان دورہ

دھر لیے گئے

یون تو لکھنؤ مین میلے بہت سے ہوتے ہین عیش باغ کے میلے پرستان کی پریون کا غنچہ کھلا ہوا۔ باؤلی کا میلا کٹھا ہوا۔ علی گنج کا میلا بھی خیر غنیمت ہے برا نہین۔ گول دروازے کا میلا۔ ہولی کے دن سب سفید پوش شہر امیلا۔ شاہ جی کے تکیے سے چوک تک۔ اور کشمیری محلہ۔ یحییٰ گنج شیخان۔ یہ وہ ہر محلے مین چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہین۔ دوالی کی رات شب برات۔ تمام شہر جگمگاتا ہے مذہبی میلون مین رام لیلا۔ ڈنڈ ٹھیک میلا۔ محرم ہر جگہ روشنی حسین آباد مبارک نجف اشرف میر باقر کا امام باڑہ حیدر کا امام باڑہ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر آٹھون کے میلے برابر کوئی میلا نہین ہوتا خدا جانے

کہان کہان سے آگئ آتی ہین
تھالی اُچھالیے تو تمام بیسواڑے بھر مین
سر ہی سر جائے لکھنؤ بیسواڑے مین
ہے اور بیسواڑے کے تلورپے مشہور ہین
خلاصہ یہ کہ اتنے آدمی جمع ہوتے ہین کہ
اگر لام باندھا جائے تو پار سے روپیون
کو ماسکو تک پیچھا چھوڑانا مشکل ہو جائے
اس اتنے بڑے میلے مین لالہ جوتی پرشاد
صاحب ہشت مع احباب بدلہ سنج مرنجان
مرنج سیر کنان تشریف لیگئے۔
ج۔ جوتی۔ چلو تالاب پر چل کے دری
بچھا کے بیٹھین۔
۱۔ واللہ بڑی بہار ہے بی نظیر جان کی
قتالہ عالم چھوکریان۔ بے نظیر اور بدر منیر
اس ٹھسّے سے آئی ہین کہ دیکھنے سے
تعلق رکھتا ہے۔
۲۔ اور آبادی کی چھوکری پر کیا کم زوبن ہے
اسپر ایک بڑا قہقہہ پڑا اور جوتی پرشاد
نے کہا زوبن کی ایک ہی ہوئی۔
ابے کہین تو جیم بولا ہوتا۔
ایک ٹھٹھول دوست نے کہا زبر(
جرورت ہوگی بولینگے۔ جاہر چھوڑ تو جرورت
نہین ہے۔ آگے بڑھے تو بگن کی فینس ملی
ایک نے کہا پھر بھی بڑا زوبن ہے اسپر ایک
قہقہہ پڑا اور جسنے زوبن کہا تھا وہ بہت شرمایا

۱۔ ایسے فاہی کی ٹانگ کیون توڑتے ہو۔
۲۔ بھئی زوبن بھی یاد رہیگا۔
۳۔ بگن کے ٹھاٹھ دیکھیے۔ سارے چوک
کی ناک ہے آنکھین تین موہنی اور آگے بڑھے
تو ایک اور نازنین نظر آئی۔ پری چہرہ برق دم
یہ لوگ گھورنے لگے ایک نے دل لگی میں
کہا یار ہیین تو اسکی ایک آنکھ دکھائی دیتی
ہے۔
وہ تنک کر بولی (معلوم ہوتا ہے ساون
مان پھوٹی رہا ہین۔ اینٹ کی عینک لگا دو
(ہونٹ اور رہا ہین اور لگا دو) اسے سمجھ گئے
کہ دیہاتن ہے۔ دوگال اس سے
ہنس بولکر آگے بڑھے تو دیکھا بڑی بھیڑ ہے
اور دو کمسن بہو ذہین تیتی ہوئین عجب انداز
و ناز سے کھڑی موم کے لنگور اور مچھلیان
اور کچھوے مول لے رہی ہین ٹھٹھ کے ٹھٹھ
جمع۔ ایک یہ دشل اور دشل پر سو گرے
پڑتے ہین۔
۱۔ معلوم ہوتا ہے پریونکو پرکاٹ کے چھوڑ دیا
۲۔ وہ کون خوش نصیب لوگ ہین جو ان
پریون کو بغل مین لیکر سوتے ہین۔
۳۔ ہائے سے
وہ پری لیکے ساتھ سوتا ہون
حور جس کا پلنگ کستی ہے
ہم۔ کھوب گھورلو یار دونون بیکو مچے داریان ہین

ج - بھئی کیا صورتین ہین واللہ
۱ - دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہو جاتی ہے۔
۲ - کوہ قاف کی پریان جو مشہور ہین وہ یہی ہین۔
۳ - جی چاہتا ہے گود مین اُٹھا کے لیجاؤن۔
۴ - کون انکے جوتے پڑین کہ کھوپری گنجی ہو جائے۔
۵ - بلا سے پڑین - اوکھلہ پڑین ٹھ پین - اسنے
مین جوتی پرشاد کے ایک دوست نے کہا اوے
یار یہان کھڑا رہنا ٹھیک نہین ہے سب شہدے
جمع ہین جو کوئی دیکھیگا تو کہیگا جوتی پرشاد نے
کہا آپ کی ایسی کی تیسی اور ہماری ایسی دیکھنے والے
کی ایسی تیسی کیا خدا داد حسن پایا ہے۔
آپ اللہ نے بنایا ہے۔
اغل بغل ان دونون کو بٹھائے اور کبھی ادھر
کبھی اُدھر چپیان لے واللہ ہم تو سمجھین کہ ہم
اپنے وقت کے واجد علیشاہ ہین اقسم خدا کی
جی چاہتا ہے زبردستی جا کے چوم لون اب
سنیے کہ جدھر وہ دونون پریزاد رشک
گلرخان نوشنا جاتی تھین تمام میلا اسی جانب
ہو لیتا تھا - اور ارباب نشاط مین جو بناؤ چناؤ
کر کے گئی تھین وہ کٹی جاتی تھین - ایک بولی
کس مصرف کی ہین ذرا آنکھ - وضع تو دیکھو
جیسے دم کٹی پھرتی دوسری نے کہا اے
پھیکا شلجم - نمکینی کا نام نہین -
اللہ جانتا ہے جو انکی راتین دیکھو تو بس
یہ معلوم ہو کہ گود ہی سے چلی آتی کہہ رہی تھین کہ

ہماری چاہ چھوڑ کے جب سے دیکھو انکے پیچھے
لٹو ہے -
انکا پیچھا چھوڑ کے جوتی پرشاد مع احباب کے
وہان آ کے بیٹھے - جہان نگین کی فنس تھی
اسکے بستر سے ایک بستر کوئی بیس قدم کے
فاصلے پر تھا -
ج - کہیے بی نگین صاحب - مزاج شریف
ب - اب تو سُنا آپ لوگون کو پاگل خانے
کی ہوا کھلایا کرتے ہین -
ج - (ہنسکر) وہ بھی ایک دل لگی تھی -
چلیے ایکدن آپکو بھی دکھلا لائین -
ب - اے تمھارے منھ مین خاک دھول -
اللہ اُسکے سائے کے قریب نہ لیجائے -
ج - دیکھو گی تو پھڑک جاؤ گی -
ب - آپ ہی کو مبارک رہے - مین شہو
نہین ہون -
ج - آپ نے سُنا کہان تھا -
ب - ایلو اور سُنیے گا - اے یہ بھی کوئی
چھپی ہوئی بات ہے - سارا شہر جانتا ہے
ہمین بڑا رنج تھا کہ رئیس آدمی ہنس مکھ اور
ایکا ایکی عقل ہی خارج ہو گیا یہ ہمارے پور بادھنا
اُٹھا کے کشمیریون کے باغ مین آئے اور
سیر کر کے پھر تالاب کی طرف جاتے تھے کہ جس
بیچارے کے مکان کو انھین نے بیچ لیا تھا
اُسنے انکو دیکھ لیا اور آگ ہو کر دوڑا

اوچھا بہت دن بعد بیلے چلبلی سنگھ بھاگے
سنے ہوئے انڈے بیچتے تھے کرایہ چھ پہنتے
پہلے ہی دیگئے تھے اودھی پونے پر مکان کرالیا
ادھر آؤ چچا جان - یہ کہکر کلوار اور اسکے لڑکے
اور داماد نے انکو زور سے گرایا اور کلوار نے
چاقو نکالکر انکی ناک پر رکھ ہی تو دیا مگر ویسے
ہی ایک شخص لالہ روپ نراین نام نے فوراً
چاقو پر ہاتھ ڈالدیا - چاقو ناک پر ذرا تو نہیں
سا پھسلتا ہوا لگا ورنہ ناک کٹی مبارک
کان کٹا سلامت کا معاملہ ہو جاتا -
کانسٹبلوں نے آکے کلوار اور اُسکے لڑکے
اور داماد اور آٹھ دس بیگناہوں کو گواہی
کی علت میں گرفتار ہی تو کر لیا - مقدمے
کی کارروائی اور روئداد سے کوئی غرض نہیں
خلاصہ یہ کہ کلوار کو ایک ہفتہ کی قید سخت
کی سزا ملی - اور میاں ہشو کی ناک گو کٹ
نہیں گئی - مگر نشان تو نہیں سا بنگیا -
ہاتھ تیرے گیندی کی میلے بھر میں ہلڑ مچگیا
کہ جتی پرشاد کی ناک کسی نے جڑ سے
اُڑا دی جتنے منھ اُتنی ہی باتیں - لوگوں نے
ناک کے ہوتے ساتھ ہی نکٹا بنا دیا -
یہاں سے چلے تو احباب سب ساتھ ہو لیے
اور انسے کہا کہ اب آپ گھر چلیے مگر ایک
باغ تک پہونچے ہی تھے کہ بوتل والا اسکی
بی بی بھی اسکے ساتھ تھی اُنسے جو انکو

دیکھا تو بڑا خوش ہوا کہ بعد مدت اپنے
مجرم کو پایا -
میاں لالہ سلام پہچانا -
لالہ - تمھے ہووے - کیا -
میاں - ہاتھ پکڑ کے (اچھل منسی سب بتادونگا
ارے تو بھلے مانس بنا ہے اسکے ایک
دوست نے بوتل والے کا ہاتھ جھٹک دیا
اور ایک لپڑ دیا -
بی بی - (روتی ہوئی) ارے کاہے کا بڑے
آدمین سے لڑت ہے -
میاں - ارے ستمگری اسی ستمگر نے
بوتلیں اُس دن توڑی تہین - ارے
یہ وہی ہے -
بی بی - ارے بھائی ارے بھائی -
دوست - دور ہو یہانسے بھائی کی بچی -
میاں - سچ رہ ہم گریبوں کی سنوگے کہ نہیں ہمکو
جھوٹا پتا بتلا کے اپنے گھر بھیجا - نہ گھر نہ در
اور ہماری بتیس بائیس بوتلیں توڑیں اور
بھاگ گئے ہم تو انکا لہو پی لیں گے -
دوست - ایک اور لپوڑا جماکر - اب تیری
لاش نکلیگی -
اسپر بہت سے آدمی جمع ہو گئے اور بوتل
والے نے رو رو کر حال کہنا شروع کیا
اور اسکی بی بی بھی ساتھ ہی روتی تھی کہ
نقصان کا نقصان ہوا اور مار کی مار کھائی

[illegible] ہوئی

تھی کہ نہیں ہو کہ ایک ادنی بوتل والا اس
بیہودگی سے پیش آیا۔ اور بعض کو انکی اس
حرکت سے ذرا بھی ہمدردی نہ تھی کہ بیچارے
غریب کا نقصان کیا اور بعض کو موقع ملا کہ
اُسکی جوان اور نوخیز اور نمکین عورت کو
گھوریں۔ یہانتک کہ ایک بگڑے دل
جوان نے اُسکو اشک جو بہاتے دیکھکر فوراً
جیب سے ریشمی رومال نکالا اور اُسکے
آنسو پوچھے اور اس بہانے اُسکے نمکین نمکین
گالون پر بھی بڑی شفقت سے ہاتھ پھیر ہی
تو دیا۔ واہ اُستاد۔ مانتا ہون۔ واللہ کیا
ہمدردی صرف کی ہے۔ اور کس خوبصورتی کے
ساتھ اسکے میاں کے سامنے گالون پر ہاتھ
پھیرا ہے کہ واہ۔ اور ایک اسکے میان پر کیا
موقوف تھا ہزارون کے مجمع مین۔ اتنے
بڑے میلے مین۔ کجا قیمتی ریشمی رومال۔ کجا
ایک ادنی اہیرن کے گال۔ تکرار تو ابھی
ہو ہی رہی تھی اور انکے دو ایک دوست
بھی واقف تھے کہ انھون نے اس بیچارے
غریب آدمی کا نقصان کیا۔ باہم فیصلہ کر کے
بوتل والی کو پانچ روپے دیدیے یہ بھی
دل لگی سے نہ چوکے۔ دیے بھی تو بوتل والی
کو۔ بوتل والے سے کوئی مطلب نہین گو گھی
کہان گیا کچھڑی مین مگر انکے دل کا حال

[illegible] تو معلوم ہوگیا

خیر۔ اب انکے احباب نے مشورہ کیا
کہ انکو کسی اور بند پالکی مین لیجائین تاکہ اب
اور کوئی فضیحتا نہو۔ پالکی ڈھونڈھ ہی رہے
تھے کہ میان جیئی یعنی اس کلوار کا نوکر جسکی
دکان کی مٹھورین اور بوتلین تو بدولت
توڑ آئے تھے انکو دیکھ لیا اور غل مچا کر کہا
لالہ۔ لالہ دوڑو۔ ارے وہ ٹلے ہین جون سنون
کی گھڑی پہنے اپنی دکان کا ستیاناس کر گئے
تھے آواز سنتے ہی دوڑ پڑا اور گویہ لاکھ نعلین
جھانکنے لگے وہ جھپٹا ہی تو پڑا اور آتے ہی
انکے پٹے لینے کو تھا مگر جرأت نہ ہوئی بہت
زور زور سے غل مچا مچا کر شکایت کرنے
لگا۔ پھر ایک بھیڑ لگ گئی ٹھٹ کے ٹھٹ
جمع۔ معلوم ہوا کہ کلوار کی دکان پر حضور نے
وہ بدعت کی جو آجتک کسی نے نہین کی
تھی۔ انکے احباب کی جان عذاب مین
ہو گئی اب کس کس سے لڑین کس کس سے
بھڑین اور پھر یہ بھی خیال تھا کہ لوگ ہمکو کیا
کہینگے اور انکو کیا معلوم ہوگا کہ یہ ہشنوے
لڑ رہے ہین یا ہم سے
ناچار پھر درویش بر جان درویش ان لوگون نے
اسکو سمجھایا کہ اس وقت کا منشی ہو کچھ ہو گا
انکے گھر پر کل صبح آٹھ بجے آؤ ہم لوگ بھی
ہونگے فیصلہ کر دیا جائیگا۔ دوان شریفون کے

کہنے سے راضی ہو گیا سب اپنے اپنے گھر
آئے صبح کو یہی احباب انکے گھر گئے انکے چچا
سے کل حال کہا۔ اُنھون نے اپنا سر پیٹ
لیا اور کہا خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا انسے روپیہ لوایا
جائے۔ یکلوار بھی مع چند دوستون کے آیا
پچاس پر فیصلہ ہوا۔
اور جوتی پرشاد کے آدمی نے پچاس گن کر
دیدیے اور رسید لی۔ اب یہ مشورہ ہونے
لگا کہ مکان والے کا روپیہ فوراً ادا کر دیا
جائے ایسا نہو کہ وہ دیوانی فوجداری
دونون مین دعوی کر دے اور بڑا فضیحتا ہو جب
وہ قید سے نکلا تو یہ لوگ بلا لائے اور اُسنے رو رو
کر عرض کی کہ مین ایک نیچ قوم آدمی آپ
ہی رئیسون کی بدولت آدھ سیر آٹا کماتا ہون
میرا مکان کا مکان کھدوا کے بیچ لیا اور جیل
کھانے کا جیل کھانا ہو گیا سُننے والون کو
کچھ تو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا بڑی دیر
تک رو یا چلایا کیا جو سنتا تھا ہنستا تھا
کہ بھئی اچھے کرایہ دار مکان مین بسائے کہ مکان
ہی گھوم گیا۔ دونون مین یہ فیصلہ باہمی ہوا کہ
سات سو روپیہ نقد مالک مکان کو دیا جائے
اور ایکہزار دو سو روپیہ کی سو روپیہ ماہواری
کے حساب سے قسط بندی ہو تو ڑ ہوا جب
اب لالہ جوتی پرشاد صاحب کی آنکھیں کھل
گئیں اور اگلی پچھلی باتون پر افسوس کرنے لگے

اور ایا ایسے کہ اگر آپ صاحبونکی
شان کے خلاف کوئی امر سرزد ہوا ہو تو
معاف فرمائیگا۔
۱- اجی یہ کیا فرماتے ہین۔
۲- مضی ما مضی۔
۳- گذشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط۔
۴- بھئی ان سب باتونکو بھولجاؤ۔ مگر اب
خدا کے لیے نہ وحشت کی لینا للہ طبیعت کو
سنبھالو قابو مین رکھو آدمی بنو۔

نوان دورہ

لاحول! لاحول!! لاحول!!!

شیطان دور

لالہ جوتی پرشاد صاحب ہشو کو اب ہم ہشو نہ
کہینگے۔ کیونکہ اب یہ انسانیت کے زمرے
سے خارج نہین ہین۔ دو مہینے کے لیے یہ
بزرگوار شہر سے باہر اپنے گانون کے ایک
باغ مین جا کر رہے اور وہانسے اپنے احباب
کو خطوط لکھے۔ ایک خط لکھکر اُسکی نقل
کر کے روانہ کی۔ وہو ہذا۔

حضرت سلامت ؎
ہر کہ از تقصیر خود شد منفعل
آب رحمت از جبین خجلتش بارید است
گو مین نے اکثر جناب سے معافی مانگ لی ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مگر ایکبار پھر ساقی کا خواستگار ہوں۔
ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔
یہاں میں دونوں وقت ہوا کھانے جاتا ہوں
صبح کو پیدل ٹہلتا ہوا باغوں اور کھیتوں کا چکر
لگاتا ہوں اور شام کو دریا کی جانب گھوڑے
پر جاتا ہوں۔ صبح کو جب ہوا کھا کر واپس آتا
ہوں تو نہا دھو کر انگریزی اور اردو اخبار پڑھتا
ہوں۔ دس بجے کھانا کھاتا ہوں تھوڑی دیر کے
بعد کوئی ناول پڑھتا ہوں گا کوئی کام دیکھتا
ہوں شطرنج کھیلتا ہوں ساڑھے پانچ بجے سوار ہو کر
ہوا کھانے جاتا ہوں شام کو واپس آکر باغ میں ٹہلتا
ہوں آٹھ بجے کھانا کھاتا ہوں۔ کھانے کے ساتھ
تھوڑی سی ہوسکی پیتا ہوں۔ ایک بوتل نمبور کی
چار روز میں ختم کرتا ہوں۔ سوڈا کے ساتھ
پیتا ہوں۔ دو سیر برف روز شہر سے آتی ہے
دس بجے تک کبھی دیوان کبھی ناول پڑھتا ہوں
اور سو رہتا ہوں۔
الحمدللہ خیر صلاح۔
ع۔ نے غم دزد نے غم کالا۔
نہ بوتلیں توڑتا ہوں نہ شیشوں پر ہاتھ صاف
کرتا ہوں۔ نہ کلوار کی دکان کا ستیاناس
کرتا ہوں۔ نہ کسی کا مکان کرایہ پر لیکر ہیں
لکڑی پٹیل ڈالتا ہوں۔ نہ صدر بازار میں
جوتی پیزار ہوتی ہے۔ نہ کسی کو پاگل خانے
بھیجتا ہوں نہ بوتل والے کو جل دیتا ہوں آپ

میری جانب سے مطمئن رہیں فقط۔ خاکسار
جوتی پرشاد۔
ایک خط چچا کے نام لکھا تھا کہ میری طرف سے
آپ اطمینان رکھیے۔
اسکے بعد لالہ جوتی پرشاد سابق تحصیلدار کے
علاقے سے شہر میں آئے تو آدمی بنے ہوئے
یار دوست رشتہ دار بزرگ خورد خوش کہ
ہمارا وحشی انسان بنگیا۔
انھوں نے اپنے دوستوں کی دعوت کی
مکان سجا سجایا آراستہ کیا۔ ؎
کہیں آراستہ مسند کسی جا جاجم گر کہیں
ٹھیا تھا وہاں ہر طرح کا سامان شاہانہ
احباب جمع ہونے لگے یہ وہی باغ ہے جسمیں
جوتی پرشاد نے مع اپنے دوستوں اور
ڈاکٹر اور وکیل اور لالہ منج کے دھما چوکڑی
مچائی تھی اور پیتے پیتے قریب المرگ ہو گئے
تھے۔ انھوں نے اس مرتبہ بھی انھیں احباب
کی دعوت کی جو اس جلسے میں شریک تھے جو
آیا اُسنے کوئی نہ کوئی پھبتی کہی ضرور۔
ل۔ ایں! اسے میاں آج یہ تالاب سوتا
کیوں ہے۔ وہ پیراک لوگ کہاں ہیں۔
ن۔ پیراک لوگ کہیں روز تھوڑا ہی آتے
ہیں۔ وہ تو بس پیراکی کے میلے ہی پر آتے ہیں
ج۔ (ہنسکر) خدا وہ دن نہ دکھائے۔
ل۔ آج کھڑی لگانیوالے غائب ہیں۔

ن - کبھی اُس دن کی کیفیت تو اچھی معلوم ہوتی
تھی کوئی اِدھر پیر رہی ہے - کوئی اُدھر - کوئی
پیر اک کھڑی لگا رہا ہے - کوئی ملاحی پیر رہا ہے
کہیں اُستاد ہے کہیں شاگرد -

س - مگر مجھے اُس دن اسقدر نشہ تیز تھا کہ الاماں
مجھے تو یاد نہیں مگر لالہ رُخ نے کہا کہ میں بار بار
یہی ہانک لگاتا تھا کہ سیّاں بھیجے کتوال اب
ڈر کا ہے کا -

ڈاکٹر - مگر اُس روز انکے ہاں کی وہ خانہ ساز
شراب ایسی عمدہ تھی کہ ہمنے کبھی نہیں پی خوشبو
ایسی کہ میں کیا کہوں - اور رنگت وہ چھائی کہ
تماہر تک کا جی للچاتا -

ل - ہمنے بھی پی تھی مگر ذائقہ نہیں یاد ہے -

ج - آپ کو ہوش بھی تھا -

ل - بہت چڑھ گئی تھی واللہ -

ج - اور مجھے کیا بُرا معلوم ہوتا تھا کہ میں تو سو
رہا ہوں اور ایک صاحب نشے کی ترنگ میں
بار بار کہتے ہیں کہ سونے کا خیال کرو نیند کا
دھیان کرو -

ن - سات دن تک ہم لوگوں نے پی مگر ایک
بات اچھی تھی کھانا تھوڑا بہت ہوتا جاتا تھا
ورنہ اتنا غفیل ہو گئے ہوتے -

ج - میں تو سمجھا کہ میں چلا مگر اللہ نے بچایا -

ڈاکٹر - جب کثرت ہوگی یہی ہوگا - یہ تو ویو کا
طمانچہ ہے -

اگر تو اُس روز کسی کی نا پیا ہو تو شراب کبھی پی
دل لگی مذاق چہل بھی ہوتی - گویا بھلے مانسوں
کی سی صحبت تھی - کھانے کے ساتھ بقدر ضرورت
تھوڑی تھوڑی شراب پی - یہ نہیں کہ ایک
ہفتے تک اتنے غفیل پڑے ہوئے ہیں سر دیا
کی خبر نہیں -

آخری دورہ

لیکچر

ایک روز لالہ جوتی پرشاد صاحب ایم اے
فلو آف دی کلکتہ یونیورسٹی نے اپنے
باغ میں حسب حال ایک لیکچر دیا جسمیں اکثر
احباب شریک تھے وہ دلکش لیکچر درج ذیل
کیا جاتا ہے - وھو ہذا -

حضرات - کوئی پرائی بیتی کہتا ہے ہم اسوقت
اپنی بیتی کہنے کو حاضر ہوئے ہیں
میں پاگل نہ تھا اور اب ہوں پاگل کے یہ معنی نہیں ہیں کہ
کسی کے مکان کو کرایہ پر لے اور اُسکے کواڑے کر لے
واہ یہ تو پاگلوں کا کام نہیں ہے - یہ تو بڑے خرانٹ چلبلے
شہدوں بدوضع آدمیوں کا کام ہے مکان کرایہ پر
لے کر اُسکی اینٹیں کھدوا کے بیچ لینا - کرایوں کے کواڑے
کرنا - شہتیر دھنی سب کو ٹھیل ڈالنا - سبحان اللہ اچھا
پاگل بنا ہے - جنوں کی حد تک نہیں ہیں کلکوار کی
دکان کی بند دکلوا دی تھی اُسکی بات مقرر کر کے گرا اُسکو
ہوا ہے ہم اِدھر اُدھر اُٹھا دیتا اور سینکڑا آدمی کو ایک
پیپے کی کلیجی اور ایک روپیہ کے دہی بڑے اور ایک

روپیے کی دال ہوٹل مین بھیجنا اور شراب مین بالو خاک
اور ریت ہلالی بیچنا اور اسکو اپنا سالا سُسر اپنا باد
مشہور کرنا توتلون اور پیپون کا توڑنا اور نقصان کرنا یہ
بھی کوئی پاگل پنا ہے پاگل تھے تو کنوین مین کیون نہ
کود پڑے اپنا گلا کیون نہ کاٹ ڈالا۔ دریا مین
کیون نہ ڈوب مرے۔ اسکے جواب مین شاید کوئی صاحب
یہ کہین کہ جس مقام پر معزز اور جلیل القدر افسران
یورپین اور خانوبان انگلستان ہمیشہ رہتے ہین وہان کھانا کھاتے
ہون وہان جا کر بوتلین توڑنا اور انتہا کی بیہودگی کا
کرنا جنون نہین تو کیا ہے سلمنا اگر اسکا جواب الجواب یہ ہے
کہ جنون کا ایک شعبہ تو یہ ضرور ہے لیکن صرف شراب
کی کثرت کا نتیجہ ہے۔

اسکے یہ معنی کہ اتنی پی کہ دماغ مین ایک قسم کا
خلل ہو گیا۔ ایکدن ایک بیچارہ بوتل مول لینے والا
چلا جاتا تھا اسکا نوکر رکھوا کے اسکو واہی تباہی
ادھر ادھر دوڑا دیا اور اسکی غیبت مین تو ٹنارہ کو دیدیے
اسکو جنون نہین کہتے ہین اگر جنون ہوتا تو اپنے گھر کا
پتا نہ دیتے اور اپنا نام لالہ نراین داس نہ بتاتے
الغرض یہ کل حرکتین شراب کی تھین یا یون کہین کہ
اعلا درجے کی حماقت کا نتیجہ تھا پینے پر آئے تو اللہ
سے اور بندہ سے۔ اور اسکے خلاف ہو گئے تو اب
ڈاکٹر سر ٹپک کر مر جائین مگر ایک بوند بھی حرام ہے
اسمین ہر چہ بادا باد۔
یہ کون عقل کی بات ہے لاحول ولا قوة افسوس
ہے کہ —

بے اعتدالیون سے کس سب نام ہم سب بھی جتنے زیادہ
ہوگئے اتنے ہی کم ہو گئے پینے کو کون نہین پیتا مگر بھلمنسی
کے ساتھ مین پچیس چھبیس تیس تیس چالیس چالیس
برس سے لوگ پیتے ہین اور خدا کے فضل سے خاصے مشٹنڈے
سُرخ و سفید بنے ہوئے ہین۔ غذا بھی عمدہ تھا بھی اچھی۔
تندرستی مین کوئی فرق نہین اپنا کام بھی خوش اسلوبی
کے ساتھ کرتے ہین اور پیتے بھی ہین۔ مگر اسمین شک نہین
ہے کہ بدنام کنند اہل خرد را غلط است
بلکہ می شود از صحبت نادان بدنام
یہ بھی کوئی بات ہے کہ صبح سے جو شروع کی تو دوسری
صبح تک پیا کبھی جام پر جام نہین بوتل پر بوتل بلکہ
بوتل پر بوتل ہی نہین پیپون پر پیپے۔ بلکہ مشہور ہے کہ دن
پر شہور۔ دو دن گذر گئے سوائے شغل مے کے اور دوسرا
شغل ہی نہین کھانے پینے سے کوئی بحث نہین اعتدال
سے جاتی دشمنی بجز کثرت مے نوشی کے اور کوئی کام
ہی نہین۔ اسکا نتیجہ ظاہر ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دماغ
بیکار ہو گیا۔ اور وہ حرکتین ہم سے سرزد ہوئین جو کسی سے
تمام عمر مین نہوئی ہونگی۔ ہمارے اکثر دوست
اسکے عادی ہین مگر کوئی ایسا نہین جو اس قسم
کی کارروائیان کرتا ہو۔ جو ہمنے کین ہم
مکرر کہینگے کہ ہمنے پاگل پنے کا کوئی کام
نہین کیا۔ بوڑھے مولوی بیچارے کو پاگل بنا کر پاگلخانے
مین پاگلون کی کوٹھری مین بند کرانا یہ پاگل کا
کام نہین۔ یہ بڑے چالاک آدمیون کا کام ہے
جو اٹھون گانٹھ کمیت ہون اور کسب مین اور خوشی ہوتی ہو

پاگل خانے کے سپرنٹنڈنٹ کو بہت فائدہ پہنچا کہ
داخل کر دیے ہیں - اب یہ کام کہیں پاگلوں سے
ہو سکتے ہیں -
یہ سب نتیجہ جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں اسکا
ہی کہ میرے مزاج میں اعتدال نہیں رہا -
میں بار بار کہونگا کہ اعتدال کی حد سے جو متجاوز
ہوا وہ گیا گذرا - ڈاکٹر کا دوا میں شراب دینا
اور ہمارا اس سے انکار کرنا اس سے زیادہ گدھے پن کی
بات ہو سکتی ہی اور وہی ہم ہیں کہ شراب
شروع کر دی تو سات دن تک برابر ایک
دھاچوکڑی مچی ہی - سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا لیٹنا
کھانا پینا سب شراب ہی شراب بجز شراب
کے اسے کوئی گفتگو ہی نہیں ؎

دل تقوی گر رود بادہ و جام ست اینجا
سخنے بے مے و معشوق حرام ست اینجا

تائب ہوئے تو اس آلو پینے کے ساتھ کہ
بوتلیں توڑتے پھرتے ہیں - کلوار کی دکان پر
اودھم مچانے میں کوئی عار نہیں -
فوجداری کے کر دو دن مجرم کہیں اور ترک
کر دی تو ڈاکٹر طبیب بید ایک کا کہا نہیں
مانتے - لاحول ولا قوۃ -
پینے میں جو فضیحتا ہوا اسکا حال ظاہر ہی بوتل والا
اور بوتل والی الگ گالیاں دے رہی ہیں -
کلوار الگ ہماری جان کو رو رہا ہی کہ دکان
بلٹا دی ایک کی بوتلیں توڑیں ایک کی منھ ویں

نذر ہو یا ال و الملاک گئے شراب ہی - ایک کا مکان
بیچ لیا ہماری اوقات پر لعنت - وہیں میلے
میں لیا ڈگی پر آمادہ - اور ظاہر ہی کہ جس کسی
کا مکان بیچ لوگے اسکو کہاں تک ملال ہوگا
وہ تو اس بات پر راضی ہو جائیگا کہ جان
دیدیجیے - چار پانچ ہزار کے مکان کے کوڑے
کر لیے وہ آگ ہو جائے یا نہیں - ہم نے مانا کہ
شراب پینے میں کوئی عیب نہیں مگر ؎

ہر ایک بات میں لازم ہے اعتدال ضرور
ہر ایک چیز میں ایک حد خاص ہے درکار
زیادتی ہر شے کی بری ہے نہیں چاہیے کوئی چیز ہو
اور خصوصاً شراب کی کثرت !!!

بھنگ چاہی انسان جسقدر پی جائے افیم
کا اگر عادی ہی تو دو آنے کی جگہ تین آنے کی
کھا جائے تو کوئی ہرج نہیں - چانڈو
چاہے دو چھینٹوں کے عوض چار اڑائے
چرس مدک چاہی جتنی پیے کچھ پروا نہیں مگر
شراب کی کثرت مار ہی ڈالیگی - بھنگ کی
زیادتی بھی مضر ہے - افیم کا کثرت سے کھانا
یا پینا بھی ضرر رسان ہی - چانڈو پینے سے
بھی انسان لقات ہو جاتا ہی چرس مدک
کی کثرت بری مگر سب سے زیادہ مضرت رسان
یہ کمبخت شراب ہی کہ اس کالی ناگن کے
کاٹے کا کوئی منتر نہیں - اسکی کثرت سے ہزاروں
نوجوان کفن پوش ہوئے -

صد حیف کہ گلرخان گفن پوش شدند
در خاطر یکدگر فراموش شدند
آنانکہ بصد زبان سخن میگفتند
آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

اس استفہام کا جواب یہ ہے کہ ہیچ نہ شنیدند و بادہ خوردند و مردند۔

گر بادہ خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمے لالہ رخے خندان خور
بسیار مخور فاش مکن ورد مساز
گہ گہ خور و کم کم خور و پس پنہان خور

اسکے خلاف جسنے کیا وہ مارا پڑا اسمین سب سے زیادہ دو نصیحتون پر عمل کرنا چاہیے ایک تو بسیار مخور) دوسرے کم کم خور چاہے کسی کے ساتھ پیو جان نہین جائیگی چاہے صنم لالہ رخ ہو یا نہ کسی باشد فاش بھی اگر ہو جائے تو کچھ پروا نہین گو اسکا فاش ہونا عیب ہو سکتا ہے مگر خیر جان کے لالے نہین پڑینگے۔ دور بھی اگر ہو تو چندان مضائقہ نہین۔ باشد پنہان اگر ہو سکے تو سبحان اللہ اور اگر نہو سکے تو اسکی بھی پروا نہین۔ مگر بس ان دو باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو بسیار مخور۔ اور دوسرے کم کم خور۔ دونون کے ایک ہی معنے ہین۔ حکیم طبع لوگ اسکے تعریف مین ضرور رطب اللسان ہین کہ یہ راح روح ہے یہ کیمیائے فتوح ہے۔ لیکن اگر انسان انسان کی طرح پیئے تو سبحان اللہ ورنہ زہر ہلاہل کی اسکے مقابلے

مین کوئی اصل و حقیقت نہین ہے زہر کو تو انسان جانتا ہے کہ یہ زہر ہے مگر شراب وہ زہر ہے جسکو آب حیات اور امرت سمجھکر پیتا ہے اور یہ نہین سمجھتا ہے کہ زہر پی رہا ہے نیش کو نوش سمجھتا ہے اور دشمن جان کو دلی دوست۔

شراب کا کوئی قصور نہین ہے مگر اسکی بھلائی برائی اسکے طرز استعمال پر منحصر ہے اگر دانائی کے ساتھ اسکو پیئے اور پی دارو سمجھکر پیئے تو واقعی اصل نوشدارو ہے اور اگر اسکے برعکس افسان جامۂ انسانیت سے خارج ہوکر استعمال مین لائے تو زہر ہلاہل کی اسکے مقابلے مین کوئی حقیقت نہین ہے انسان کیسا ہی تھکا کیون نہو اگر شراب ناب کے دو ایک جام پی لے تو ساری تھکاوٹ دور ہو جائے سردی کے دنون مین اگر شب کو کھانے کے رقت دو تین پگ پی لے تو نقصان کے عوض فائدہ بخشیگی مگر اسکی ذرا کثرت ہوئی اور آدمی مارا پڑا۔ بس نہین کا نرہا دین دنیا دونون سے گیا گذرا اور گرمی کے دنون مین تو اسکی کثرت مار ہی ڈالتی ہے رات بھر ٹھنڈے پانی کی خواہش یہ جی چاہتا ہے کہ صراحی کو کلیجے سے لگائے رکھیئے۔ کسی دم نہ چھوڑئے دن بھر پیاس لگتی ہے کھانا کھانے کو جی نہین چاہتا ہے

ہو گرمی الگ بارے ڈالتی ہو اس حالت
مین جو لوگ ذرا سی شراب پی لیتے ہین انکو
اسوقت تو کوئی ضرر نہین ہوتا ہی مگر رفتہ رفتہ
دن رات پینے کے عادی ہو جاتے ہین اور
یہ ستم ہو جہان ذرا ت پینے کا انسان
عادی ہوا بس سمجھ لیجیے کہ مارا پڑا پھر اسکا
خدا ہی حافظ ہی کہین ٹھکانا نہین۔
اسکا دماغ کثرت استعمال سے کبھی صحیح نہین
رہ سکتا اور جو نا عاقبت اندیش بد بد کے
اور دعوی کر کرکے فخریہ کہتے ہین کہ ہم بازی
لیجائینگے وہ دم ہی ایک بازیون مین رہی

ملک فنا ہوتی ہین اور جو لوگ خواہ مخواہ بے وجہ
بے سبب شراب کے دشمن ہین وہ بھی پاگل سے کم نہین
ڈاکٹر اگر نسخہ مین شراب لکھے تو نہ پیین یہ بھی
جہالت ہی دوا کے طور پر استعمال کر لیجیے تو زہر
تک جائز ہے اور دیا ہی جاتا ہی اور وہی زہر
اکسیر کا فائدہ بخشتا ہی الغرض ہماری رائے یہ ہی
کہ ہر شخص کو چاہی کہ اس شعر کو جو مین عرض کرونگا
کسی جواہر رقم خوشنویس سے جلی قلم اور آب زر سے لکھوا کر
اور شیشہ پر چڑھا کر کمرے مین ایسی جگہ رکھئے جہان سے
ہر دم نظر آئے اور شعر یہ ہے۔ کہ بدنام کنند اہل خرد را
غلط است بلکہ مے میشود از صحبت نادان بدنام۔

تمام شد

فہرست ناول عجیب اخلاقی تاریخی

نام کتاب	رعایتی	قیمت	نام کتاب	رعایتی	قیمت	نام کتاب	رعایتی	قیمت
نشتر	عـ	عہ/	کارنامہ صلیبیہ	عـ ۲	عہ/	بچھڑی دولھن	۳ ـ	۱۲/
اشک حسرت	للعہ	۶/	قاتل کا قاتل	۴	۱۲/	علاءالدین پدماوت	۴ ـ	عہ/
مدبر بیٹا کامل	عہ ۳	عہ/	چاند سلطانہ حصہ اول		۶/	خضر شباب	۲ عـ	۸/
سلطان زرگل اول	للعہ ۲	۱۰/	" حصہ دوم		۶/	مان کا قاتل	۴	۵/
مشتاق زہرہ	۲ ـ	عہ/	کایا پلٹ	۲ ـ	عہ/	برق غضب	۲ ـ	۱۲/
رزم بزم کامل	۲	۸/	بروگ	۴	عہ/	فیروز محمودہ	۲ للعہ	۸/
دلچسپ کامل	۲	۸/	میٹھی چھری	۲	عہ/	حجاب النسا	۲ للعہ	۶/
ڈاکٹر کی بیٹی	۴	عہ/	ہیرے کی کنی	۲	۱۰/	منیر الشباب دو حصہ	۲	۱۴/
نشیب فراز		۶/	تسخیر	ـ	۱۲/	معشوقہ غدار		۸/
مظہر العجائب	۲	عہ/	پیاری دنیا	۲	۱۲/	بوالہوس نواب	۴	۴/
شادی وغم	ـ	۶	احمق الذین		عہ/	عصمت کا الیم	۲	عہ/
مرد میدان کامل	۲	للعہ	حاجی بغلول	۲	عہ/	حمیدہ بانو		۶/
بدر النسا کی مصیبت	۲	۶/	پی کہاں		۱۰/	کمسن بی بی مسن شوہر	۴	۴/
جنت الفردوس	۲	عہ/	ارمان	۲	عہ/	جوان بی بی کمسن شوہر	۴	۴/
کنیز فاطمہ	۴	عہ/	دلکش کامل		عہ/	ظالم عشاق	۲	۶/
اسرار کامل	۴	للعہ	جام زہر	[illegible]	[illegible]	لاڈلی بیٹی	۲	۶/
فردوس برین	۴	عہ	[illegible]	۲	عہ/	معشوقہ فرانس	۲	[illegible]
حسن بن صباح	۲	۶/	فرہنگ تکمیل دنیا		۱۰/	سلیمان عذرا		۸/
کامنی		عہ/	مارگیرٹ	۲	عہ/	ذبیح فاطمہ	۲	۸/

المشتہر منیجر ہارگراسکول بکڈپو نمبر ۱۰۹۶ امین آباد پارک لکھنؤ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نام کتاب	نمبر	قیمت	نام کتاب	نمبر	قیمت	نام کتاب	نمبر	قیمت
وفادار بی بی	مجلد ۲	۲	اسمٰعیل نہ صیفہ	۲	[illegible]			
پولیسین			بہرام کی گرفتاری		۸			
یاقوت کی کان	۲	[illegible]	حبلادہ	۲	[illegible]	ترانہ سیتا		۸
قدیہ عرف پاکدامن		۸	ملاحت جان		۸	نیلی چھتری		[illegible]
پیرس کا گنڈا	۲	[illegible]	طلسم بنگال		۲	دربار حرام پور کا لال		۱۰
بڑے میاں	۲	[illegible]	عیاش شوہر وفادار بی بی	۲	۵	حسن کا ڈاکو		[illegible]
خوبصورت ناگن	۲	[illegible]	شہید حسرت	۲ جزو	۸	زندگی کا بھید		۱۲
کارگذار	۲	[illegible]	پھولا		۶	عبرت کامل		[illegible]
جیسی کرنی ویسی بھرنی		[illegible]	طلسمی انگوٹھی		[illegible]	حسن سرور		[illegible]
عاشق شیطان	۲	[illegible]	ہم خرما ہم ثواب	۲	۱۲	اختر حسینہ		[illegible]
گلشن کشور	۲	۸	تارا دتی	۲	[illegible]	جعفر عباسہ		[illegible]
بدانجام	۲	۲	مقدس دیوی	۲	۸	گورا		[illegible]
ولایتی بھوت	۲	۱۲	شیر دکن	۲	۶	نیل کا سانپ		[illegible]
امتحان محبت	۲	۱۲	حویلی کی بلندی کے سر	۲	۶	دیول دیوی		[illegible]

ہر چند داس بھارگو منیجر رسیکل بک ڈپو امین آباد پارک نمبر ۱۵-۱۶ لکھنؤ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri